

بے معنی زندگی ہے جو عشق نبوی نہیں

پناتو سبھی رکھتے ہیں اللہ

۲۰۱۱

ہمارے دوسرے حقیقت

فضائلِ درودِ سلام

مؤلف

پروفیسر رشیدی خان جلالی

جلال پبلی کیشنز



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ

عَلَىٰ سَبِيلِ
صَلَوَاتٍ

الْأَخْيَارِ ۖ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْنَا وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

○

بیشک اللہ اور اُس کے فرشتے
دُرود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبیؐ پر
اے ایمان والو! ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجو۔

اپنا تو ہے یہی اک عقیدہ ارشد بے معنی زندگی ہے جو عشق نبی نہیں

ہمارے دوسرا حقیقت

فضائلِ درودِ سلام



مؤلف

پروفیسر ارشد علی خان جلالی

جلال پبلی کیشنز

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

84064

بہارِ درود شریف	نام کتاب
پروفیسر ارشد علی خان جلالی	تالیف و تحقیق
مارچ ۲۰۱۰ء	پہلا ایڈیشن:
چوہدری محمد ادریس کبوه	کمپوزنگ:
علامہ محمد نواز بشیر جلالی صاحب	خصوصی تعاون

تعداد

اپیل

یہ پڑھنے والے سے گزارش ہے کہ درود شریف پڑھنے کے بعد

دعاے مستقرت فرمادیں۔ شکر یہ

برائے ایصالِ ثواب

بیگم وحاجی علم دین انصاری، بیگم حاجی ہدایت علی انصاری، بیگم حاجی محمد

صدیق انصاری اور حاجی محمد رفیق انصاری

دعا گو۔ رضوان محمود انصاری اینڈ برادران 0300-6597818

میں یہ کتاب جناب..... کی خدمت میں
 پیش کر رہا ہوں۔ اس امید کے ساتھ کہ آپ اس کتاب کو خود بھی بار بار پڑھیں
 اور اپنے اہل خاندان کو بھی بار بار پڑھنے کی تلقین کریں گے تاکہ آپ خود بھی اور
 آنے والی نسلیں بھی درود شریف کی فضیلت و عظمت سے واقف ہوں۔
 یہ کتاب الماریوں میں رکھنے کیلئے نہیں بلکہ پڑھنے کیلئے ہے۔ اگر آپ
 خود باقاعدگی سے نہ پڑھ سکیں تو کسی ایسے شخص کو دیدیں جو اس کو مسلسل پڑھنے کا
 شوق رکھتا ہو اسے جب بھی پڑھیں گے عاقبت کیلئے مفید ہوگی۔ (انشاء اللہ)

دعا گو

ارشاد علی خان جلالی

انتساب

میرے بچوں زریاب، محمد عبداللہ خان

اور

محمد عبدالرحمن خان

کے نام

اس دُعا کے ساتھ

کہ!

اللہ تعالیٰ اُن کو

حُبِّ و شفاعتِ نبوی ﷺ

عطا فرمائے۔

آمین۔

بفیضانِ نظر

قیوم زمان استاذ العلماء پیر طریقت

رہبر شریعت پیر سید محمد مظہر قیوم مشہدی جلالی رحمۃ اللہ علیہ

زیر پرستی

قاسم فیضان سرہند و بریلی

پیر طریقت، صاحب علم و فیض

حضرت پیر سید محمد نوید الحسن شاہ صاحب مشہدی جلالی

جانشین حضرت حافظ الحدیث والقرآن و سجادہ نشین

آستانہ عالیہ بھکھی شریف

فہرست

صفحہ نمبر	فہرست	نمبر شمار
19	نعت	1
20	منقبت	2
21	بہار درود شریف	3
22	عرض مولف	4
26	حضرت ادریس علیہ السلام اور اُمتِ محمدی ﷺ	5
26	بہترین اُمت	6
27	اُمت کے لئے آقا کی غمگسائی	7
27	اُمتِ محمدی ﷺ کا مقام	8
28	روزِ محشر اور شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ	9
28	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمتِ محمدی ﷺ میں شمولیت	10
30	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمتِ محمدی ﷺ میں شمولیت	11
32	وجہ کتابت	12
34	اعتذار	13
35	جب درود شریف پڑھنا چاہیے	14
38	جب درود شریف نہیں پڑھنا چاہیے	15
40	کون سا درود شریف پڑھنا چاہیے	16

41	دروود شریف کس طرح پڑھنا چاہیے	17
44	ثمرات درود شریف	18
46	خصائص نبوی ﷺ	19
48	فضیلت درود شریف	20
48	حضرت آدم علیہ السلام اور مقام درود شریف	21

احادیث و حکایات درود شریف

50	اخروی نجات	23
52	ایک بار پڑھا ہوا درود پاک باعث بخشش	24
54	خوفناک سانپ	25
54	بخیل کے لئے ذلت کی موت	26
55	بخل کرنے والے کا ہاتھ کٹ گیا	27
56	جان کنی میں آسانی	28
57	سور کا چہرہ اور درود شریف کی برکت	29
58	دروود شریف سے مصیبت کا ٹلنا	30
59	بخشش آدم علیہ السلام	31
61	دیدار مصطفیٰ ﷺ	32
62	ایک بڑھیا اور دیدار مصطفیٰ ﷺ	33
62	زیارت مصطفیٰ ﷺ	34

66	پل صراط کی تنگی سے نجات	35
66	درو شریف سے پل صراط پر آسانی	36
68	پل صراط کی مسافت	37
69	حب نبوی ﷺ کا انعام	38
69	ذرو پاک اور سفید دل	39
70	درو شریف اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	40
70	یار غار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبول اسلام اور مقام مصطفیٰ ﷺ	41
71	درو شریف اور محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ	42
72	حضرت آدم علیہ السلام کا حق مہر	43
73	خوش قسمت بدو	44
73	سلطان محمود غزنوی اور نام مصطفیٰ ﷺ	45
74	زمینیں کتنی ہیں	46
75	دنیا کی عمر	47
75	سمندر کتنے ہیں	48
76	ہوائیں کتنی ہیں	49
76	قرآن پاک کے کلمات	50
76	قرآن مجید کی آیات	51
77	قرآن مجید کے نام	52

77	مخلوقات کی اقسام	53
77	درود شریف اور علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ حکیم الامت	54
78	علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت میاں شیر محمد شرچپوری رحمۃ اللہ علیہ	55
79	درود شریف اور شہد کی مکھی	56
81	عرش کی بناوٹ	57
82	مصیبت زدہ کی حاجت روائی	58
84	سنت نبوی ﷺ	59
84	بِسْمِ اللّٰهِ کی برکت	60
85	تمام گناہ معاف	61
85	کثرت درود پاک تمام فکروں سے کفایت	62
87	حضرت داؤد علیہ السلام اور سرخ کیڑا	63
88	حضرت موسیٰ علیہ السلام اور کثرت درود شریف	64
89	کثرت درود شریف کی تعریف	65
93	درود پاک کی برکت	66
99	امیر بننے کا نسخہ	67
99	قرض کی ادائیگی	68
101	درود شریف سے مُردے کا دیدار	69
103	غم و تکالیف کفارہ گناہ	70

104	توبہ	71
106	گناہ کیا ہے	72
107	توبہ کیا ہے	73
108	توبہ کا طریقہ	74
108	نمازِ توبہ	75
110	سید الاستغفار	76
114	سچی توبہ	77
114	قبولِ توبہ	78
115	توبہ کا وقت	79
115	ہر انسان کے ساتھ بیس فرشتے	80
116	خوفِ خدا میں بہا آنسو	81
117	ننانوے قتل کے بعد توبہ	82
118	توبہ کی حالتیں	83
118	توبہ واجب ہے	84
119	توبہ سے شرابی ولی بن گیا	85
122	قبولیتِ دُعا	86
123	دیدارِ مصطفیٰ ﷺ	87
123	جمعۃ المبارک افضل ترین دن	88

124	جمعرات کو درود شریف کی فضیلت	89
126	دوائگیوں کے سبب مغفرت	90
126	صلعم یا ۱ لکھنا حرام	91
127	80 سال کے گناہ معاف	92
128	ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج کا ثواب	93
128	ملائکہ کا استغفار کرنا	94
130	ملائکہ کا وظیفہ اور انعام خداوندی	95

درود پاک بزبان مصطفیٰ ﷺ

134	اہل بیت کے لئے انمول درود پاک	97
135	آپ ﷺ کی اولاد پاک	98
135	آپ ﷺ کے بیٹے	99
137	آپ ﷺ کی بیٹیاں	100
140	حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد پاک	101

حضور ﷺ کی ازواج مطہرات

141	حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	103
142	حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	104
142	حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	105
143	حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	106

143	حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	107
144	حضرت زینت بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	108
145	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا	109
146	حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	110
146	حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	111
146	حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	112
147	حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	113
147	اہل بیت کون ہیں؟	114
148	آل کے بارے میں چند اقوال؟	115
150	مدینے کی گلیوں میں فرشتوں کا دوڑنا	116
151	درودِ افضل	
152	مکمل درود	
152	ایک ہزار دن تک نیکیاں	117
153	درودِ شفاعت	118
153	(80) اسی سال کے گناہ معاف	119
154	ستر فرشتوں کی دُعا	120
154	درودِ نعم البدل صدقہ	121
155	درودِ مغفرت	122

155	زیارتِ رسول ﷺ کے لئے	123
-----	----------------------	-----

اولیاء کرام اور اہل طریقت کے درود شریف

157	درودِ خضریٰ	125
157	درودِ حل المشکلات	126
158	درودِ شفاعت	127
159	درودِ مصطفیٰ ﷺ	128
160	درودِ اوّل و آخر	129
160	درودِ محمدی ﷺ	130
161	درودِ قرآنی	131
162	درودِ نعمتِ عظمیٰ	132
163	درودِ مستجاب الدعوت	133
163	درودِ ہزارہ	134
164	درودِ نجات و با	
165	درودِ شفاءِ قلوب	137
166	دینِ رات درودِ پاک پڑھنے کا ثواب	138
166	درودِ سعادت	139
167	درودِ نوری	140

167	دروودِ حبِ رسول ﷺ	141
168	دروودِ ثمرات	142
169	بغیر حساب کے جنت والا درود	143
170	انمول کثرتِ درود شریف	144
171	صلوٰۃ ذاتیہ	145

متفرقات

173	دوزخ سے نجات	148
173	ثواب میں سب سے زیادہ	149
173	قرض کی ادائیگی کے لئے	150
174	ایمان کی حفاظت کے لئے	151
174	اولاد کو عزت ملنا	152
174	کامل درود	153
175	حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درود شریف	154
175	اسی (80) سالہ گناہوں کی معافی	155
175	تابعین کا درود شریف	156
175	دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب	157
176	عرشِ عظیم کے برابر ثواب	158
176	مغفرت کا ذریعہ	159

177	دیدارِ مصطفیٰ ﷺ	160
177	ایک لاکھ درود شریف کا ثواب	161
178	گیارہ ہزار درود شریف کا ثواب	162
178	چودہ ہزار درود شریف کا ثواب	163
178	منہ کی بدبو زائل کرنے کے لئے	164
179	بارش کے وقت پڑھنے کے لئے	165
179	درودِ بہشتی	166
179	درودِ فضیلت	167
180	صلوٰۃ النور القیامہ	167
180	درودِ مفتاح الجنۃ	168
181	آبِ کوثر سے بھرا پیالہ	169
182	درودِ تنجینا	170
185	درودِ ماہی	171
188	درودِ خمسہ	172
189	درودِ غوثیہ	173
190	درودِ قبرستان	174
192	درودِ تاج	175
196	قصیدہ بردہ شریف	176

199	چهل احادیث	
219	دُعا	178
222	نعت	179
223	سلام	180

نعت

كشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ	بلغ العلیٰ بِكَمَالِهِ
صَلُّوا عَلَيْهِ وَ اِلَيْهِ	حَسُنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ
نہ غرور نہ میں ریا کروں	نہ گناہ کروں نہ خطا کروں
اور ذکرِ صَلِّ عَلٰی کروں	تیری چاہ میرے خدا کروں
كشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ	بلغ العلیٰ بِكَمَالِهِ
صَلُّوا عَلَيْهِ وَ اِلَيْهِ	حَسُنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ
آؤ میرے خواب و خیال میں	میرے آقا اب تو خدا را تم
تیرا عشق میری مراد ہو	نہ طلب رہے مجھے دُنیا کی
كشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ	بلغ العلیٰ بِكَمَالِهِ
صَلُّوا عَلَيْهِ وَ اِلَيْهِ	حَسُنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ
تیری اک نظر پہ کروں فدا	میرا دل، نگاہ اور میری جان
یہ دیوانہ صَلِّ عَلٰی کا ہے	پہنچوں جب لحد میں مَلِكُ کہیں
كشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ	بلغ العلیٰ بِكَمَالِهِ
صَلُّوا عَلَيْهِ وَ اِلَيْهِ	حَسُنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ
کرو معاف اُس کے سبھی گناہ	ارشاد کی مولا ہے التجا
تو شفاعتِ رب حبیب ہو	اُسے موت بھی جو نصیب ہو
كشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ	بلغ العلیٰ بِكَمَالِهِ
صَلُّوا عَلَيْهِ وَ اِلَيْهِ	حَسُنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ

در بارگاہِ مرشدی

اللہ کی اس قدر ہے آپ پر عطا
 کہ دیتے ہیں آپ بگڑی ہر بات کو بنا
 جب ہر طرف اندھیرا اور لاچارگی ہو تب بھی
 کرتا ہے پیر کامل ہر مرض کی دوا
 نہ ڈوبنے دے مرشد نہ ہارنے ہی دے
 کتنی ہی ہو کٹھن چاہے زندگی کی راہ
 مایوسیوں گناہوں اور آنکھوں کے شر سے
 لیتا ہے پیر اپنے مرید کو بچا
 ایسا کرم کریں مظہرِ قیوم رحمۃ اللہ علیہ مجھ پر
 سوئے ہوئے سبھی، بھاگ دیں جگا
 ملیں ایسی راختیں کہ نہ خوف ہو ازل کا
 آقا ﷺ سے جو ملائے نسبت ہو وہ عطا
 ارشد یہ آس دل میں ہے لے کے آیا مرشد!
 ڈوبے ہے اس کی نیا کنارے پہ دیں لگا

بہارِ درود شریف

یا رب درودِ پاک کی ہو اس قدر رسائی
 کہ بن جائے ہر مسلمان نبی پاک ﷺ کا شیدائی
 جو کر سکا نہ نیکی کبھی اپنی زندگی میں
 محشر میں وہ بھی پائے دامنِ مصطفائی ﷺ
 لاکھوں، کروڑوں، اربوں ہوں درودِ آقا ﷺ تم پر
 بہارِ درود بن جائے میری عصیاں سے رہائی
 فیضانِ تیری اعلیٰ و ارفع ذات کا
 پائے میری اولاد، ماں باپ، بہن بھائی
 تیرے مقام کی کیا رفعت کروں بیاں
 تو تھا جہاں تلک نہ تھی جبریل کی رسائی
 اللہ تیرا وعدہ ہے اُمت کے عاصیوں سے
 پکڑو نبی ﷺ کا دامن جو چاہیے رہائی
 لائے ہیں تیرے سامنے ہم واسطہ اسی کا
 جو وجہ کائنات ہے جو موجبِ خدائی
 اقرار کرتے ہیں ہم اپنے قصور کا
 کرنا تو رحم ہم پہ اے ذاتِ کبریائی
 یا رب تو بخش دینا ارشد کے سب گناہ
 اعمال میں اگرچہ نہیں اُس کے کچھ اچھائی

عرضِ مؤلف

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خدائے بزرگ و برتر کا کروڑہا شکر ہے کہ اُس نے مجھ جیسے ناکارہ و نابلکار سیاہ کار کے قلم سے اپنے پیارے حبیب ﷺ کی شان و رفعت بیان کرنے کا کام لیا اور مجھ سے عصیاں کار کو اپنی عاقبت سنوارنے کا ایک انمول موقع فراہم کیا اور وہ مہی ماہ رمضان کے مقدس و بابرکت مہینے میں اور اس کی تکمیل ربیع الاول کے مدنی مہینے میں انجام پائی۔

یوں تو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار احکامات ارشاد فرمائے ہیں۔ کہیں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کا ذکر ہے تو کہیں جہاد اور پچھلی امتوں کے تذکرے ہیں۔ کہیں مقاصدِ تخلیق انسان و کائنات کا ذکر ہے تو کہیں اوصاف و شان و عظمتِ انبیاء کا بیان ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو یہ عزت و عظمت عطا فرمائی کہ فرشتوں کو اُن کے سامنے جھکایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنی دوستی سے نوازا اور اُن کی جائے سکونت کو حج کا مرکز بنا دیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح کا خطاب عطا فرمایا۔ تو حضرت ادریس علیہ السلام کو اپنا سچا نبی کہہ کر پکارا حضرت یوسف علیہ السلام کو بے پناہ حسن سے نوازا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی باکمال معجزات سے تائید کی اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خود سے

84064

ہمکلام ہونے کا شرف بخشا گیا ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک خاص نعمت سے نوازا۔ مگر نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کو یہ عظمت اور شان بخشی کہ آپ ﷺ کے ذکر کو اپنا ذکر قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی حکم یا اعزاز میں یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام میں بھی کرتا ہوں تم بھی کرو مگر یہ اعزاز، یہ شرف اور یہ رتبہ صرف آقائے نامداویا ﷺ کیلئے ہے کہ جن پر صلوة و سلام نہ صرف خود خدا نے پڑھا بلکہ اس کو فرشتوں اور تمام مومنوں کو معمول بنانے کا حکم بھی فرمایا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں حکم ربی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پاک ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والوں تم بھی آپ ﷺ پر خوب درود و سلام بھیجو۔“

درود پاک پڑھنے کا اس آیت قرآنی سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوگا کہ وہ ذات جو ہر کام اور ہر چیز سے بے نیاز ہے وہ بھی حبیب کائنات ﷺ پر درود و سلام میں مصروف ہے اس حکم اور عمل کی رو سے انسانوں کیلئے آپ ﷺ پر درود شریف پڑھنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں مسلمانوں کو خبردار بھی کیا گیا ہے کہ اے درود و سلام پڑھنے والو! ہرگز ہرگز یہ گمان نہ کرنا کہ ہمارے محبوب ﷺ پر ہماری رحمتیں تمہارے مانگنے پر موقوف ہیں اور ہمارے محبوب ﷺ تمہارے درود و سلام کے محتاج ہیں۔ تم درود و سلام پڑھو یا نہ پڑھو ان پر ہماری رحمتیں برابر برستی ہی رہتی ہیں۔ تمہاری پیدائش اور تمہارا

درود و سلام پڑھنا تو اب ہوا جبکہ پیارے حبیب ﷺ پر رحمتوں کی برسات تو جب سے ہے جبکہ ”جب“ اور ”کب“ بھی نہ بنا تھا۔ ”جہاں“ ”وہاں“ اور ”کہاں“ سے بھی پہلے اُن پر رحمتیں ہی رحمتیں ہیں تم سے درود و سلام پڑھوانا یعنی آپ ﷺ کیلئے رحمت منگوانا تمہارے اپنے ہی فائدے کیلئے ہے۔ تم اگر درود و سلام پڑھو گے تو تمہیں اجرِ عظیم ملے گا۔

اس کے علاوہ آپ ﷺ تمام بنی نوع انسان کیلئے اللہ کا سب سے بڑا احسان و انعام ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعہ سے نسل انسانی کو ہدایت و رہنمائی عطا فرمائی جس سے انسان کو عزت و عظمت ملی۔ اللہ تعالیٰ نے یوں تو ہم پر بے شمار نعمتیں اور احسانات کئے ہیں مگر اس نے کسی ایک کے بارے میں بھی یہ نہیں فرمایا کہ اس نے ہم پر احسان کیا ہے کہ ہمیں ہاتھ، کان، پاؤں وغیرہ عطا کئے مگر آپ ﷺ کی بعثت کو اللہ نے قرآن میں مومنین پر ایک احسان قرار دیا لہذا ہر سچے مومن اور مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ اللہ کے اس احسان کا زیادہ سے زیادہ شکر ادا کرے اور ایسے طریقے سے کرے جو اللہ کے ہاں مقبول و پسندیدہ ہے اور وہ طریقہ آپ ﷺ پر صلوة و سلام کی کثرت ہے۔

مزید برآں ایسے آقا ﷺ جو تمام زندگی اپنی امت کی بخشش کی دعا فرماتے رہے، جو غارِ حرا میں امت کے عاصیوں کو یاد کر کے روتے اور فریاد کرتے رہے۔

رَبِّ هَبْ لِيْ اُمَّتِيْ

”اے میرے رب میری امت کو بخش دے۔“

ایسے غمگسار آقا سے اظہارِ محبت و عقیدت نہ کرنے والا شخص احسان فراموش تو ہو سکتا ہے مگر ایک سچا و پکا مسلمان اور امتی نہیں ہو سکتا۔

المختصر آپ ﷺ کے مقام و اوصاف کا احاطہ کرنا قلم یا انسان کے بس میں نہیں
 لہذا بطور امتی ہمیں عصیاں کاری ترک کر کے اس مدنی آقا ﷺ پر صلوة و سلام کے
 نذرانے بکثرت بھیجنے چاہیے تاکہ ہماری حاضری بارگاہ رسالت میں ہوتی رہے اور یوم
 محشر جو افراتفری اور شدید کرب کا دن ہوگا ہم آپ ﷺ کی شفاعت کے حقدار بن سکیں۔

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا عَنِ الْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ○

وَ سَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِينَ ○

وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○

الْصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

الْصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

نیازمند

ارشاد علی خان جلالی

حضرت ادریس علیہ السلام اور اُمتِ محمدی ﷺ:

شبِ معراجِ نبی کریم ﷺ کی جنت میں حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ادریس علیہ السلام مبارک ہو کہ ”حساب و کتاب روزِ قیامت اور حشر و نشر کے بغیر“ جنت میں پہنچ گئے تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جب سے میں جنت میں داخل ہوا ہوں صبح سے شام تک سیر کرتا ہوں تو شام کو غیب سے آواز آتی ہے کہ اے سیدنا ادریس علیہ السلام آپ معزز نبی ہیں یہ مقام آپ کا نہیں یہ تو میرے محبوب ﷺ کے فلاں اُمتی کا ہے۔ ابھی تو میں آپ ﷺ کے غلاموں، نیاز مندوں، اُمتیوں کی جنت کی سیر کر رہا ہوں جو درود شریف کی برکت سے قربِ الہی سے نوازے گئے۔

(تحفة الصلوٰۃ الی النبی المختار ۴۸)

بہترین اُمت:

ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارا تعلق اُس اُمت سے ہے جس کو قرآنِ کریم میں بہترین اُمت قرار دیا گیا ہے۔
ارشادِ بانی ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ

تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۝

اس اُمت کے مقام کا اندازہ آپ ﷺ کے اس فرمان سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔ جس میں آپ ﷺ نے اُمتیوں کو بغیر حساب جنت کی نوید سنائی ہے تاہم ہمیں

بھی اُمتی ہونے کا حق ادا کرنا پڑے گا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ صوم و صلوٰۃ کی پابندی کریں تاکہ آپ ﷺ کی شفاعت کے صحیح معنوں میں حقدار قرار پائیں۔

”حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ طلب فرمایا کہ میری اُمت میں سے ستر ہزار کو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں بھیجے گا اور ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے۔“

اُمت کیلئے آقا ﷺ کی غمگساری:

ایک دن حضرت عزرائیل علیہ السلام سے حضور ﷺ نے پوچھا اے عزرائیل علیہ السلام تم جسم سے روح کیسے نکالتے ہو تو حضرت عزرائیل علیہ السلام نے عرض کی جب کسی بالکل باریک کپڑے کو لا تعداد کانٹوں پر ڈال کر کھنچا جائے تو جتنی مشکل سے وہ پھٹتا ہے اس سے بھی زیادہ تکلیف سے میں روح نکالتا ہوں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا تم ساری جانوں کی تکلیف مجھے دے لو مگر میری اُمت کو چھوڑ دینا۔

اُمتِ محمدی ﷺ کا مقام:

حدیثِ پاک میں ہے کہ روزِ قیامت جنتیوں کی ایک سو بیس (۱۲۰)

قطاریں ہوں گی جن میں اُمتِ محمدی ﷺ کی اسی (۸۰) قطاریں ہوں گی۔

(تحفة الصلوٰۃ الی النبی المختار ۷۷۷)

روزِ محشر اور شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ:

آپ ﷺ اپنے پیارے بیٹے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات پر بہت غمگین تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ اللہ نے ہر نبی کو یہ درجہ عطا کیا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں ایک دُعا مانگ سکتے ہیں جو فوری قبول کی جائے گی تو آپ ﷺ اپنے بیٹے کی دوبارہ زندگی کی دُعا کیوں نہیں مانگ لیتے۔ اللہ قبول کرنے والا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دُعا میں نے آخرت میں اپنی اُمت کیلئے سنبھال رکھی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمتِ محمدی ﷺ میں شمولیت کی دُعا:

اخذ الالواح کے متعلق حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا رب میں الواح میں لکھا پاتا ہوں کہ ایک بہترین اُمت ہوگی جو ہمیشہ اچھی باتوں کو سکھاتی رہے گی اور بُری باتوں سے روکتی رہے گی۔ یا الہی وہ میری اُمت ہو تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام وہ تو اجماعِ ﷺ کی اُمت ہوگی۔ پھر عرض کیا یا رب ان الواح میں ایک ایسی اُمت کا پتہ چلتا ہے جو سب سے آخر میں پیدا ہوگی لیکن جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگی۔ یا الہی وہ میری اُمت ہو اللہ نے فرمایا وہ اجماعِ ﷺ کی اُمت ہے۔ پھر عرض کی یا رب اُس اُمت کا قرآن اُن کے سینوں میں ہوگا دل میں دیکھ کر پڑھتے ہوں گے حالانکہ اُن سے پہلے کے سب ہی لوگ قرآن پر نظر ڈال کر پڑھتے ہیں دل میں نہیں پڑھتے حتیٰ کہ اُن کا قرآن اگر ہٹا لیا جائے تو پھر اُن کو کچھ بھی یاد نہیں اور نہ ہی وہ کچھ پہچان سکتے ہیں۔ اللہ نے اُن کو حفظ کی ایسی قوت عطا کی ہے کہ کسی اُمت کو نہیں دی گئی ہے یا رب وہ میری اُمت ہو۔ اللہ نے فرمایا!

موسیٰ علیہ السلام وہ تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہے۔ پھر عرض کی یا رَب وہ اُمت تیری ہر کتاب پر ایمان لائے گی۔ وہ گمراہوں اور قاتلوں سے قتال کریں گے حتیٰ کہ کانے دجال سے بھی لڑیں گے الہی وہ میری اُمت ہو۔ خدا نے فرمایا! یہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہو گی۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ وہ اپنے نذرانے، صدقات خود آپس کے لوگ ہی کھالیں گے۔ حالانکہ اُس اُمت سے پہلے تک کی اُمتوں کا یہ حال تھا کہ اگر وہ صدقہ یا نذرانہ پیش کرتے اور وہ قبول ہوتی تو اللہ آگ بھیجتا اور آگ اُسے کھا جاتی اور اگر قبول نہ ہوتی تو درندے اور پرندے اُسے کھا جاتے۔ اللہ اُن کے صدقے اُن کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں کو دے گا۔ یا رَب وہ میری اُمت ہو۔ تو اللہ نے فرمایا! یہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہوگی۔ پھر عرض کی یا رَب وہ اگر کوئی نیکی کا ارادہ کرے گی لیکن عمل میں نہ لاسکے گی تو پھر بھی ایک ثواب کی حقدار ہوگی اور اگر عمل میں لائے گی تو دس حصے ثواب ملے گا بلکہ سات سو حصے تک۔ یا اللہ وہ میری اُمت ہو۔ تو اللہ نے فرمایا! وہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہوگی۔ پھر عرض کی کہ الواح میں ہے کہ وہ دوسروں کی شفاعت بھی کریں گے اور اُن کی شفاعت بھی دوسروں کی طرف سے ہوگی۔ یا الہی وہ میری اُمت ہو۔ تو خدا نے فرمایا! نہیں یہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہوگی۔ قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و فضیلت کو دیکھا تو الواح رکھ دیئے اور عرض کی یا رَب مجھے اس احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ تمنا قبول فرمائی بفضلہ تعالیٰ نبوت، رسالت اور شانِ کلیسی کے باوجود روزِ محشر آپ علیہ السلام کا شمار اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوگا۔ جبکہ حدیثِ پاک لَوْ كَانَ مُوسَىٰ حَيًّا لَمَا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِي سے اس کا واضح اشارہ ملتا ہے۔

(تحفة الصلوٰۃ الی النبی المختار ۴۴، تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۲۲۳-۲۲۴)

سبحان اللہ ہم کس قدر خوش نصیب ہیں کہ ہمارا تعلق ایک ایسی اُمت سے ہے جو تمام اُمتوں کی سردار ہے اور ہمارے رسول ﷺ تمام رسولوں کے سردار جبکہ ہماری کتاب قرآن کریم تمام کتابوں کی سردار ہے اس اُمت پر انعام و اکرام کا یہ عالم ہے کہ چھوٹے سے عمل کا ثواب کئی سو سالہ عبادت کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ یہ سب عنایات و انعامات بوسیلہ مصطفیٰ ﷺ ہیں لہذا ہمیں ہر لمحہ آپ ﷺ پر درود و سلام کی کثرت کرنی چاہیے۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُمتِ محمدی ﷺ کا مقام:

ایک بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کسی جگہ سے گزر رہے تھے کہ راستے میں ایک بہت بڑا پتھر دیکھ کر حیران ہوئے کہ میدانی علاقہ میں اس قدر بڑا پتھر کیسے آیا؟ ابھی حیران تھے کہ اللہ کی طرف سے حکم آیا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام ہم آپ کو اس سے بھی حیران کن منظر دکھاتے ہیں حکمِ ربی سے پتھر پھٹ گیا تو اُس میں سے ایک سفید کپڑوں میں ملبوس باریش بزرگ نمودار ہوئے۔ آپ علیہ السلام نے حیرت سے اُس سے پوچھا کہ وہ کب سے وہاں ہے اُس پر بزرگ نے کہا کہ وہ چار سو (۴۰۰) سال سے اس پتھر میں ہے اور مسلسل اللہ کی حمد و ثنا کر رہا ہے جبکہ پتھر میں ایک طرف انگور کی بیل ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُس کی خوراک کیلئے اگائی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ کیا کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جو اس

بزرگ کے برابر عبادت و اجر و ثواب کما سکے گا کیونکہ تمام امتوں کی عمریں کم ہوں گی اور وہ دنیا داری کے دیگر امور میں غرق ہونے کے سبب اس قدر عبادت نہ کر سکیں گے جبکہ اس بزرگ کی عبادت تو خالصتاً بے ریا اور مقبول عبادت ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام آپ ایک انسان کی بات کرتے ہیں ایسے لاکھوں نہیں کروڑوں نہیں بلکہ کھربوں لوگ ہوں گے جو صرف ایک رات (شبِ برات) عبادت کریں گے تو میں ان کو اس بزرگ کی چار سو سالہ عبادت کے برابر اجر عطا کروں گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: یا اللہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! عیسیٰ علیہ السلام وہ امتِ محمدی ﷺ کے لوگ ہوں گے۔ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے التجا کی کہ مجھے بھی اس نبی ﷺ کا امتی بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی درخواست قبول کر لی۔ چنانچہ قیامت سے قبل عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ نزول ہوگا اور آپ ﷺ کے امتی بن کر آئیں گے۔

(نزہۃ المجالس ص ۳۳)

اندازہ کیجئے کہ کس قدر مقام ہے امتِ محمدی ﷺ کا کہ جس کے رتبے کو دیکھ کر بنی اسرائیل کے نبی بھی اس امت کا حصہ بننے کے خواہش مند تھے۔ اپنی اس خوش قسمتی پر ہمیں بطور تشکر بارگاہِ نبوی ﷺ میں ہمہ وقت درود و سلام کے تحفے بھیجتے رہنا چاہیے۔ اسی میں ہماری اخروی نجات اور تکمیلِ ایمان بھی مضمحل ہے۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

وجہ کتابت

تالیف کا مقصد محبتِ نبوی ﷺ کا حصول اور اُمتِ مسلمہ کو درود شریف کا شوق دلانا ہے تاکہ اُمتِ مسلمہ کا ہمہ وقت کا مشغلہ نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجنا ہو اگر ایسا ہوا تو آپ ﷺ خوش ہوں گے اور رب رحیم راضی ہوگا اور یہی مطلوب و مقصود ہے اس کتاب کی تالیف میں جن جن کتب سے استفادہ کیا گیا ہے رب کریم مصنفین و مؤلفین کے درجات بلند فرمائے اور انہیں اپنے خاص فضل سے نوازے اور اللہ کریم میری اس کاوش کو اپنے کمالِ فضل و کرم سے شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور زندگی کے سیئات (گناہوں) کا کفارہ بنائے۔

دلائل الخیرات جو درود پاک پر لکھی گئی ایک مستند اور جامع کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

”جس شخص نے کوئی کتاب لکھ کر مجھ ﷺ پر درود و سلام بھیجا (کتاب میں لکھا) تو جب تک اُس کتاب میں میرا نام ﷺ رہے گا اللہ کے فرشتے اُس شخص پر درود و سلام بھیجنے میں مصروف رہیں گے اور اُس کی مغفرت اور نجات کی دُعائیں کرتے رہیں گے۔“

اس حدیثِ پاک اور گناہگاروں کی درود شریف کی برکت سے بخشش نے راقم الحروف کو آخری زندگی میں اپنے بے پناہ گناہوں کے باوجود توبہ و شفاعت کی اُمید پیدا کر دی۔ لہذا اس اُمید پر کہ میری یہ کاوش میری، میرے والدین اور میرے اہل و

عیال کی اُخروی زندگی میں آسانی کا باعث بن جائے گی اس عظیم کام کا بیڑہ اٹھایا کیونکہ کون سا شخص ہے جو یہ نہ چاہے گا کہ اُس کی مغفرت کیلئے خدا کے فرشتے بھی دُعا کریں انسان کے مرنے کے بعد بھی درودِ پاک پر لکھی گئی کتاب موجود رہے گی (انشاء اللہ) اور جب تک یہ موجود رہے گی اللہ کے فرشتے اس کیلئے مغفرت و نجات کی دُعا کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب پڑھنے والوں اور مجھ لکھنے والے پر تا قیامت اور قیامت کے بعد بھی اپنی رحمت کا نزول بوسیلہ سرور کونین ﷺ جاری و ساری رکھے اور درودِ پاک کی برکتوں سے ہمارے دلوں کو منور رکھے۔

(آمین)

ارشاد علی خان جلالی

اعتذار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

راقم الحروف کو پورا پورا احساس ہے کہ وہ فن تصنیف کی اہلیت نہیں رکھتا لہذا
قارئین کرام سے اپیل ہے کہ خاکسار کی کوتاہیوں سے چشم پوشی کریں اور
خُذْ مَا صَفَى دَعُ مَا كَدِرُ پر عمل کرتے ہوئے دُعائے خیر سے نوازیں
اگر کوئی خیر اور بھلائی کی بات دیکھیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق پر محمول کریں۔
اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول فرمائے اور مؤلف اور اس کے والدین اہل و
عیال و دوست احباب اور جنہوں نے اس کا رتیر میں تعاون کیا ان کیلئے بخشش کا
ذریعہ بنائے۔ (آمین)

کتاب میں احادیث و روایات کی صحت کا حتی الامکان خیال رکھا گیا
ہے۔ تاہم بشری تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے غلطی یا کمی کوتاہی کا امکان ہے آپ
سے گزارش ہے کہ کسی بھی غلطی کی صورت میں اصلاح فرمائیں اور اپنا دینی فریضہ سر
انجام دیکر مشکور فرمائیں۔ خدا آپ کو خیر کثیر عطا فرمائے۔

(آمین)

خیر اندیش

ارشاد علی خان جلالی

0345-4261392 , 0332-4535280

جب درود شریف پڑھنا چاہیے:

درود شریف ایک ایسا وظیفہ ہے جو ہر وقت پڑھا جاسکتا ہے اس کی حد مقرر ہے نہ وقت، جب چاہیں جتنا چاہیں پڑھیں دن کے وقت پڑھیں یا رات کے وقت، نماز سے پہلے پڑھیں یا بعد میں دُعا سے پہلے پڑھیں یا بعد میں کھڑے ہو کر پڑھیں یا بیٹھ کر۔ یہ وظیفہ ہر گھڑی ہر پل اور ہر آن کیا جاسکتا ہے لیکن بعض مقامات اور اوقات میں درود شریف پڑھنا زیادہ افضل ہے چند ایک کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

- ۱۔ نماز کے آخری قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا لازم ہے۔
- ۲۔ جمعہ کے دونوں خطبوں میں درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔
- ۳۔ نماز عیدین میں خطبوں میں درود شریف پڑھنا اشد ضروری ہے۔
- ۴۔ نماز کے بعد دُعا سے قبل درودِ پاک پڑھنا دُعا کی قبولیت کا باعث ہے۔
- ۵۔ مساجد میں داخل ہوتے، نکلتے اور بیٹھتے وقت۔
- ۶۔ وضو کے وقت، وضو کے بعد، تیمم کے بعد اور غسل جنابت کے بعد۔
- ۷۔ دورانِ حج بیت اللہ درود شریف کا پڑھنا بہت افضل ہے۔
- ۸۔ صفاء مروہ کی سعی اور حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت۔
- ۹۔ طواف کے بعد خانہ کعبہ سے نکلتے وقت۔
- ۱۰۔ مدینہ شریف اور روضہ رسول ﷺ پر حاضری کے وقت۔
- ۱۱۔ آپ ﷺ کے متبرک آثار دیکھتے وقت۔
- ۱۲۔ جمعرات کو بعد نمازِ عشاء یا بعد نمازِ تہجد۔

- ۱۳۔ جمعہ کے دن قبل از جمعہ یا بعد از جمعہ کثرت سے۔
- ۱۴۔ ہر روز صبح اور شام کے وقت۔
- ۱۵۔ ہفتہ کے دن کثرت سے درود شریف پڑھنا شفاعت کی دلیل ہے۔
- ۱۶۔ پیر کے روز صبح درود شریف پڑھنا بے پناہ فضیلت کا حامل ہے۔ کیونکہ یہ آپ ﷺ کا یوم ولادت بھی ہے۔
- ۱۷۔ آپ ﷺ کا نام مبارک سن کر یا لکھتے وقت۔
- ۱۸۔ کسی بھی محفل میں گفتگو سے قبل۔
- ۱۹۔ رمضان میں روزانہ درود پاک پڑھنا انتہائی افضل ہے۔
- ۲۰۔ رات کو سوتے وقت اور سو کر اٹھتے وقت۔
- ۲۱۔ نیند نہ آنے کی صورت میں۔
- ۲۲۔ کوئی چیز بھول جانے کی صورت میں۔
- ۲۳۔ گناہ کے بعد توبہ کے وقت قبولیت کا سبب ہے۔
- ۲۴۔ مصیبت اور سختی کے وقت راحت کا باعث ہے۔
- ۲۵۔ صاف بہت پانی دیکھتے ہوئے۔
- ۲۶۔ خوشبو سونگھتے ہوئے۔
- ۲۷۔ کسی چیز کے اچھا لگتے وقت۔
- ۲۸۔ مصافحہ و معانقہ کرتے ہوئے۔
- ۲۹۔ شب قدر کو کثرت درود شریف باعث نجات ہے۔
- ۳۰۔ جمعۃ الوداع کے دن کثرت سے۔

- ۳۱۔ میت کو قبر میں اتارتے وقت۔
- ۳۲۔ حالتِ سفر میں درودِ پاک کا پڑھنا حفاظت و خیریت کا باعث ہے۔
- ۳۳۔ حالتِ مرض میں درود شریف باعثِ شفاء ہے۔
- ۳۴۔ شبِ بارات میں آدھی رات کے بعد استغفار کے بعد۔
- ۳۵۔ گھر میں داخل ہوتے وقت باعثِ برکت و کثرتِ مال کا ذریعہ ہے۔
- ۳۶۔ ہر نیک کام سے پہلے پڑھنا انجامِ بخیر کا باعث ہے۔
- ۳۷۔ علم کی اشاعت اور پڑھائی سے پہلے۔

صَلِّ اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نُورٌ مِّنْ نُورِ اللّٰهِ ۝

جب درود شریف نہیں پڑھنا چاہیے:

حضورِ اقدس ﷺ پر ہر لمحہ ہر وقت درود شریف کی کثرت باعثِ نجات و

پاکی ہے تاہم درج ذیل اوقات و حالات میں درود شریف نہیں پڑھنا چاہیے۔

- ۱۔ پیشاپ یا پاخانہ کرتے وقت۔
- ۲۔ مباشرت کے وقت۔
- ۳۔ ٹھوکر کھاتے وقت۔
- ۴۔ کسی چیز کو کاٹتے وقت یا جانور کو ذبح کرتے وقت کیونکہ یہ ظہورِ شانِ قہاری و جباری ہے۔
- ۵۔ تعجب کے وقت۔
- ۶۔ بدبودار جگہ سے گذرتے وقت۔
- ۷۔ حقہ، سگریٹ یا جن چیزوں کے کھانے سے بدبو یا کرہت پیدا ہو۔
- ۸۔ حالت نماز میں، تلاوتِ قرآنِ پاک اور خطباتِ رفیعہ حج شریف، جمعہ المبارک، عیدینِ سعیدین میں نامِ اقدس ﷺ سنے یا لے تو درود نہ پڑھے (عام طور پر لوگ خطبہ جمعہ یا عیدین میں خطیب سے نامِ اقدس سنتے ہی بلند آواز سے درود شریف پڑھتے ہیں اسی طرح حج کے دوران ہوتا ہے) علماء

احناف کے نزدیک یہاں درود شریف نہیں پڑھنا چاہئے کیونکہ خطبہ قائم مقام نماز ہے نیز قرآن پاک کی تلاوت تسلسل کے ساتھ افضل ہے ہاں تلاوت سے پہلے یا بعد میں درود شریف پڑھ لے تو افضل ترین عمل ہوگا۔

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۷۱)

اوپر بیان کردہ اوقات کے علاوہ چوبیس گھنٹوں میں ہر سانس میں، ہر لمحے،

ہر وقت آپ ﷺ پر درود شریف پڑھنا چاہیے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّ عَلَي آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

کون سا درود شریف پڑھنا چاہیے:

نماز میں جب صحابہ کرام کو التحیات کی تعلیم دی گئی تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ التحیات میں صرف آپ ﷺ پر سلام بھیجا گیا ہے جبکہ قرآن میں آپ ﷺ پر درود و سلام کا حکم دیا گیا ہے۔ لہذا درود شریف ہم کیسے پڑھیں؟ آپ ﷺ نے درود ابراہیمی کی تعلیم فرمائی گو یا نماز میں سلام بھی آگیا اور درود شریف بھی نماز کے بعد جب درود ابراہیمی پڑھا جاتا ہے تو اس میں صرف درود شریف ہے سلام نہیں جبکہ ہم آپ ﷺ کا نام آنے پر ﷺ کہتے ہیں یعنی اس میں درود و سلام دونوں آجاتے ہیں۔ لہذا نماز کے بعد جب بھی درود پڑھا جائے تو ایسا درود پاک ہو جس میں درود بھی ہو اور سلام بھی کیونکہ صرف درود شریف پڑھنے سے درود شریف تو ہو جائے گا مگر قرآن پاک کے حکم کی تعمیل نہ ہوگی۔ اسی طرح صرف سلام پڑھنے سے آپ ﷺ پر سلام تو ہو جائے گا مگر قرآن پاک کے حکم کی تعمیل نہ ہوگی کیونکہ حکم الہی تو درود و سلام اکٹھے پڑھنے کا ہے اور اللہ خود بھی وہ درود شریف پڑھا رہا ہے جس میں درود و سلام اکٹھا ہے۔

لہذا تمام مسلمین و مسلمات سے التماس ہے کہ نماز کے علاوہ جب بھی درود شریف پڑھیں صرف اور صرف وہی درود شریف پڑھیں جس میں درود شریف بھی ہو اور سلام بھی تاکہ حکم ربی کی مکمل تعمیل ہو۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الْأُمِّيِّ ۝

درود شریف کس طرح پڑھنا چاہیے:

ہزار بار بشویم دہن بہ مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

عظیم المرتبت ہستی کا نام لینے کیلئے آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا اشد ضروری ہے۔ اس لئے درود شریف پڑھتے ہوئے ظاہری اور باطنی آداب کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے کیونکہ تقاضہ محبت یہی ہے کہ ادب سے بارگاہ رسالت ﷺ میں درود شریف پیش کیا جائے۔ لہذا درود شریف پڑھتے وقت درج ذیل آداب کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔

- ۱- درود شریف پورے ذوق و شوق اور لگن سے پڑھنا چاہیے۔
- ۲- دل و دماغ کو پوری طرح حاضر رکھ کر اور ہر طرح کے دوسرے خیالات دل سے نکال کر پوری توجہ درود شریف پر رکھنی چاہیے۔
- ۳- ذہن میں تصور کریں کہ آپ نبی پاک ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر درود پاک پڑھ رہے ہیں۔
- ۴- چہرے کا رخ آپ ﷺ کے روضہ اقدس کی طرف رکھیں اور پھر آنکھیں بند کر کے مراقبہ کی صورت میں درود شریف پڑھنا شروع کریں۔
- ۵- درود شریف کو حکم الہی کی اتباع تصور کرنا چاہیے اور درود شریف کا مقصد رضائے الہی رکھنا چاہیے۔
- ۶- درود پاک پڑھنے والے کا جسم اور لباس پاک ہونا چاہیے کیونکہ ہر عبادت کیلئے طہارت اور پاکیزگی ضروری ہے۔

- ۷۔ درود شریف با وضو پڑھا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔
- ۸۔ جس جگہ درود شریف پڑھا جائے اُس کا پاک صاف ہونا بھی ضروری ہے۔
اس لئے ناپاکی اور گندگی والی جگہ درود شریف نہیں پڑھنا چاہیے۔
- ۹۔ کسی ایسی جگہ درود شریف نہ پڑھیں جہاں نشہ کیا جاتا ہو مثلاً حقہ نوشی، شراب نوشی، افیون، بھنگ، چرس، وغیرہ کا نشہ۔ اسی طرح ایسی جگہ جہاں عیش و عشرت کی محفل گرم ہو، ناچ گانا، لہو و لعب کی مجلس یا جھوٹ بولا جا رہا ہو، غیر شرعی گفتگو ہوتی ہو۔ ایسی جگہ درود شریف نہیں پڑھنا چاہیے۔
- ۱۰۔ درود شریف پڑھتے وقت شہرت و ریا کاری سے بچنا چاہیے۔
- ۱۱۔ نبی پاک ﷺ کا نام سنیں یا لکھیں تو اُس پر درود شریف ضرور پڑھیں۔ یعنی ﷺ ضرور پڑھیں۔ حضرت ابو عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور محدث آپ ﷺ کا نام لکھتے وقت صرف صَلَّى اللہُ لکھا کرتے تھے یعنی وَ سَلَّمَ کا لفظ ترک کر دیتے تھے ایک رات نبی پاک ﷺ نے فرمایا تم چالیس نیکیوں کو ضائع کرتے ہو مجھ پر وَ سَلَّمَ کے چار حروف کو نظر انداز کر کے ان نیکیوں سے کیوں محروم رہتے ہو اُس روز سے حضرت ابو عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درود شریف کے پورے الفاظ لکھنے شروع کر دیئے۔
- ۱۲۔ درود شریف دونوں طرح یعنی بلند آواز یا پست آواز سے پڑھ سکتے ہیں۔ درود شریف پڑھتے وقت آواز کو دلکش انداز میں نکالنا چاہیے۔ درود شریف پست آواز میں پڑھنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس سے دلجمعی پیدا ہوتی ہے اور روحانی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

۱۳۔ درود شریف میں جہاں اسم محمد ﷺ آئے اور سیدنا نہ لکھا ہو تو وہاں سیدنا کا لفظ ادباً اور عقیدتاً خود پڑھ لینا چاہیے کیونکہ سیدنا کا لفظ ادب و تعظیم کا ہے اس لئے آپ ﷺ کے ذاتی نام کے ساتھ اس لفظ کا اضافہ کرنا بہتر ہے۔ اکثر علماء کرام نے تشہد میں بھی سیدنا کا کلمہ زیادہ کرنے کو بہتر قرار دیا ہے۔

(جواہر البحار ج ۳ ص ۸۳۰)

۱۴۔ درود پاک اگرچہ ہر مسلمان کو کثرت سے پڑھنا چاہیے اگر اس کے پڑھنے کیلئے شیخِ کامل کی اجازت سے تائید حاصل کر لی جائے تو بہتر ہے۔ اگر کسی نے بیعت نہ کی ہو تو اسے درود شریف پڑھنے سے گریز نہیں کرنا چاہیے۔

۱۵۔ درود شریف آہستہ آہستہ پڑھنا چاہیے تاہم اگر وقت تھوڑا ہو تو جلدی جلدی پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ ایسی عبادت ہے جو ہر حال میں مقبول ہے حضرت ابوالمواہب شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے درود پاک جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تا کہ میرا ورد جو کہ ایک ہزار روزانہ تھا جلدی پورا ہو جائے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا! اے شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے ”آہستہ آہستہ اور ترتیب کے ساتھ پڑھو ہاں اگر تھوڑا وقت ہو تو جلدی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔“

پھر فرمایا پڑھ۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



فوائد و ثمراتِ درود شریف:

- (۱) - درود شریف گناہوں اور بُری تقدیر کو مٹاتا ہے۔ اس سے آپ ﷺ کی خصوصی نظر ہوتی ہے جس سے غمی خوشی میں، تنگی آسانی میں، بلا عطا میں اور زحمت رحمت میں بدل جاتی ہے
- (۲) - درود شریف پڑھنے والے کو حضور ﷺ اپنی محفل میں یاد فرماتے ہیں۔ اور جسے وہ یاد فرماتے ہیں وہ اللہ کا بھی منظور نظر ہو جاتا ہے
- (۳) - کثرتِ درود شریف سے عشقِ مصطفیٰ ﷺ حاصل ہوتا ہے۔
- (۴) - درود شریف پڑھنے والے کی قبر میں آپ ﷺ خود جلوہ نما ہوں گے۔ اور اسکی قبر بقعہء نور بن جائے گی اور قبر بھی زندہ ہو جائے گی۔
- (۵) - تمام عبادتیں بسبب کسی قصور کے رد ہو سکتی ہیں مگر درود شریف ایسی عبادت ہے جو کسی حالت میں رد نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ مقبول ہی رہتا ہے۔
- (۶) - درود شریف پڑھنے والے کو مرنے سے پہلے جنت کی سیر کرا دی جاتی ہے۔
- (۷) - درود شریف پڑھنے سے کند ذہنی ختم ہو جاتی ہے اور ذہانت میں اضافہ ہوتا ہے۔
- (۸) - درود شریف کے درمیان مانگی گئی دعا بھی مقبول ہو کر رہتی ہے۔
- (۹) - درود شریف سے مکارمِ اخلاق کی تکمیل ہوتی ہے جو کہ بعثتِ نبوی ﷺ کا مقصد ہے۔
- (۱۰) - درود شریف پڑھنے سے زبان میں تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ اور قلب فیضانِ درود سے پر نور ہو جاتا ہے۔

- (۱۱)۔ صبح شام درود پڑھنے سے رزق سے بے فکری اور اسباب سے نظر اٹھ جاتی ہے۔
- (۱۲)۔ مرض الموت میں درود پاک آسانی کا باعث ہے
- (۱۳)۔ درود شریف سے عاجزی و انکساری حاصل ہوتی ہے اور لوگوں میں بھی عزت و شرف حاصل ہوتا ہے
- (۱۴)۔ درود شریف کی کثرت خاتمہ بالا ایمان کی دلیل ہے
- (۱۵)۔ قضاء فرائض یعنی نماز ادا بالقضاء کی تاخیر اور کوتاہی کا کفارہ درود شریف ہے۔
- (۱۶)۔ درود شریف قائم مقام صدقہ ہے بلکہ صدقہ سے بھی افضل ہے۔
- (۱۷)۔ درود شریف پڑھنے والے کو کبھی آپ ﷺ کی خواب میں زیارت ہوتی ہے تو کبھی آپ ﷺ اس کو مدینہ منورہ بلا تے ہیں
- (۱۸)۔ درود شریف کی برکت سے عمل کی توفیق ملتی ہے۔ اور دل تو حید و رسالت کا گہوارہ بن جاتا ہے۔
- (۱۹)۔ درود شریف سے مکر شیطانی، شر نفس اور جنسی شیطانوں سے نجات اور دشمنوں اور بدخواہوں پر فتح نصیب ہوتی ہے۔
- (۲۰)۔ درود پاک کی کثرت پل صراط پر معاون ہوگی۔
- (۲۱)۔ درود شریف پڑھنے والے کے تمام امور کا کفیل اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے جو کہ کافی، وافی، شافی ذات ہے۔
- (۲۲)۔ درود پڑھنے والا مستجاب الدعوات ہو جاتا ہے اس کی دعا سے اللہ بڑی تقدیر کو نال دیتا ہے۔
- (۲۳)۔ درود شریف انسانی زندگی کے لئے حفاظت اور گناہوں کا کفارہ ہے

(۲۴)۔ روزِ قیامت درود پڑھنے والا لواءِ الحمد کے سایہ میں ہوگا۔ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ آپ کوثر خود اُسے اپنے ہاتھوں سے پلائیں گے۔

(۲۵)۔ ہر چیز کیلئے طہارت ہے اور قلب و روح کی طہارت درود شریف ہے۔

(۲۶)۔ درود شریف کا ثواب حجِ مبرور اور اسکی عطا زیارتِ رسول مقبول ﷺ ہے

خصائصِ نبوی ﷺ:

(۱)۔ آپ ﷺ کا نور امرِ کن سے پہلے تخلیق ہوا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي

”ہر چیز سے پہلے میرا نور تخلیق کیا گیا“

۲ آپ ﷺ نے بعد ولادت سجدہ کیا اور انگشتِ شہادت سے گواہی دی

۳ آپ ﷺ کی چشمانِ مبارک سوئیں لیکن دل بیدار رہتا تھا۔

۴ آپ ﷺ کا پسینہ مبارک کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار تھا۔

۵ آپ ﷺ جیسے روشنی میں دیکھتے ویسے ہی اندھیرے میں بھی دیکھتے تھے۔

۶ آپ ﷺ کے جسمِ اطہر کا سایہ نہ تھا۔

۷ آپ ﷺ کے جسمِ مقدس پر نہ کبھی مکھی بیٹھی اور نہ کبھی جوں پڑی۔

۸ آپ ﷺ کا لعابِ دہن کڑوے پانی کو میٹھا کر دیتا تھا

۹ آپ ﷺ شیر خوار بچے کے منہ میں لعابِ دہن ڈالتے تو وہ شکم سیر ہو جاتا

۱۰ آپ ﷺ کی آواز مبارک دور تک سنی جاسکتی تھی جتنی دوسروں کیلئے ممکن نہ

تھی۔ اس کا اندازہ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر کم و بیش سو لاکھ لوگوں تک۔

آپ ﷺ کی آواز مبارک کا بغیر کسی ذریعہ (سپیکر وغیرہ) کے پہنچنے سے لگایا

- جاسکتا ہے۔
- ۱۱ آپ ﷺ نے کبھی بلغم " کھنگار " نہیں تھوکا۔
- ۱۲ آپ ﷺ کے فضلاتِ مبارک زمین نکل جاتی تو وہاں کستوری کی خوشبو آتی
- ۱۳ آپ ﷺ کا سوتے میں کبھی جسم ناپاک نہیں ہوا۔
- ۱۴ آپ ﷺ جس جانور پر سوار ہوتے وہ بول و برازنہ کرتا۔
- ۱۵ آپ ﷺ پچشمِ ظاہری دیدارِ الہی سے مشرف ہوئے۔
- ۱۶ آپ ﷺ کے ساتھ ہمیشہ فرشتوں کی جماعت رہتی تھی۔
- ۱۷ آپ ﷺ آخری نبی ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔
- ۱۸ آپ ﷺ سید المرسلین ہیں اور تمام انبیاء آپ ﷺ پر ایمان لائے۔
- ۱۹ آپ ﷺ سب سے پہلے قبر انور سے اٹھیں گے۔
- ۲۰ آپ ﷺ کے بارے میں ہی قبر میں سوال ہوگا۔
- ۲۱ آپ ﷺ شفیع المذنبین ہیں بابِ شفاعت آپ ﷺ ہی کھولیں گے۔
- ۲۲ آپ ﷺ کا مقام محمودتِ رب العزت کے بائیں جانب ہوگا۔
- ۲۳ آپ ﷺ روزِ قیامت وہ حمد بیان کریں گے جو آج تک کسی نے نہیں بیان کی۔
- ۲۴ آپ ﷺ پر اللہ بھی درودِ پاک بھیجتا ہے اور تمام فرشتے بھی۔
- ۲۵ آپ ﷺ شاہد، حاضر ناظر، مشہود اور سراج منیر ہیں۔
- ۲۶ آپ ﷺ کی مثل کائنات میں نہیں انی لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ (صحیح بخاری)
- ۲۷ آپ ﷺ کی صورت اور ظاہری جمال کے مثل کائنات میں نہیں۔ (صحیح بخاری)
- ۲۸ آپ ﷺ جیسے آگے دیکھتے تھے ویسے ہی پیچھے بھی دیکھتے تھے۔
- ۲۹ آپ ﷺ کو کبھی جماعی نہیں آئی۔

فضیلتِ درود شریف:

ایک دفعہ ایک فرشتہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی طاقت دی ہے کہ میں آنکھ جھپکنے سے پہلے ساری دُنیا کے درختوں کے پتے گن سکتا ہوں، آنکھ جھپکنے سے پہلے آسمانوں کے سارے ستارے گن سکتا ہوں اور آنکھ جھپکنے سے پہلے تمام سمندروں اور بارش کے پانی کے سارے قطرے اور ریت کے ذرے گن سکتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی طاقت عطا فرمائی ہے جو کسی بھی انسان کو نہیں دی لیکن باوجود اتنے علم اور طاقت کے ساری زندگی بھی لگا رہوں تو اُس شخص کے ثواب اور رحمت کی تعداد کو نہیں گن سکتا جس نے آپ ﷺ پر ایک بار درود شریف پڑھا۔
(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۳۵۸)

حضرت آدم علیہ السلام کی نصیحت:

حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے لختِ جگر نورِ چشم پیارے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام کو بوقت وصال وصیت فرمائی بیٹا ذکر اللہ کے ساتھ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ ضرور کرنا۔

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۶)

احادیث
و
حکایات
درود شریف

حدیث نبوی ﷺ:

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ كُنْتُ شَفِيعَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

”جو مجھ پر درودِ پاک پڑھے گا قیامت کے روز میں اُس کی

شفاعت کروں گا۔“

(القول البدیع ۱۲۱)

آخری نجات:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ روز قیامت اللہ کے حکم سے آدم علیہ السلام عرش الہی کے پاس سبز حلقہ پہن کر تشریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد میں سے کس کس کو جنت اور جہنم میں لے جاتے ہیں۔ اچانک حضرت آدم علیہ السلام دیکھیں گے کہ ایک نبی یا ک ﷺ کے اُمتی کو فرشتے دوزخ کی طرف لے کر جا رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت آدم علیہ السلام یہ ندا دیں گے اے اللہ کے حبیب ﷺ آپ کے ایک اُمتی کو فرشتے دوزخ کی طرف لے جا رہے ہیں آپ ﷺ فرماتے ہیں یہ سُن کر میں تہبند مضبوط پکڑ کر ان فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا اور کہوں گا اے اللہ تعالیٰ کے فرشتو! ٹھہر جاؤ۔ فرشتے یہ سُن کر عرض کریں گے یا حبیب اللہ ﷺ ہم فرشتے ہیں ہم اللہ کے حکم کی عدولی نہیں کر سکتے اور ہم وہ کرتے ہیں جس کا ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف

سے حکم ملتا ہے۔ یہ سن کر نبی پاک ﷺ اپنی ریش مبارک (داڑھی) پکڑ کر دربار الہی میں عرض کریں گے۔

”اے میرے رب کریم کیا تیرا میرے ساتھ وعدہ نہیں تھا کہ

تجھے تیری امت کے بارے میں رسوا نہیں کروں گا۔“

اس پر عرش الہی سے حکم آئے گا میرے حبیب ﷺ کی اطاعت کرو اور اس شخص کو واپس میزان کی طرف لے چلو۔ فرشتے اس شخص کو فوراً میزان کی طرف لے جائیں گے۔ جب اس کے اعمال کا وزن کریں گے تو میں اپنی جیب سے نور کا ایک سفید کاغذ نکالوں گا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دوں گا تو اس کا نیکیوں والا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔

اچانک شور ہوگا کامیاب ہو گیا، کامیاب ہو گیا اس کو جنت میں لے جاؤ۔ جب فرشتے اس کو جنت میں لے جا رہے ہوں گے تو وہ کہے گا اے فرشتو! ٹھہرو اس بزرگ سے کچھ عرض کر لوں۔ تب وہ عرض کرے گا۔

میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کا کیسا نورانی چہرہ ہے اور آپ کا خلق کتنا عظیم ہے۔ آپ نے میرے آنسوؤں پر رحم کھایا اور میری لغزشوں کو معاف کرایا۔ آپ کون ہو؟ آپ ﷺ فرمائیں گے میں تمہارا نبی ﷺ ہوں اور یہ تیرا درود پاک تھا جو تو نے مجھ پر پڑھا ہوا تھا وہ میں نے تیرے آج کے دن کیلئے محفوظ کر رکھا تھا۔

(القول البدیع ۱۲۳ معارج النبوة ۳۰۳)

سُبْحَانَ اللَّهِ! درج بالا حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ درود شریف پڑھنا کس قدر افضل ہے۔ روز قیامت جب انسان پر مشکلات و تکالیف کا بار ہوگا تب اس مشکل

گھڑی میں اُس کا دُنیا میں پڑھا ہو اور وِپاک شفاعت کا باعث بنے گا۔ لہذا اُخروی زندگی میں اللہ کے عتاب اور جہنم کے عذاب سے بچنے کیلئے درود شریف کی کثرت کرنی چاہیے۔ علماء کرام نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ ساری زندگی میں کم از کم ایک بار پڑھا ہو اور وِپاک بھی انسان کی نجات کا باعث بن سکتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلَى اٰلِهِ
وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ ۝

ایک بار پڑھا ہو اور وِپاک باعثِ بخشش:

بنی اسرائیل میں ایک شخص جو انتہائی گنہگار اور مجرم تھا اُس نے سو سال یا دو سو سال فسق و فجور میں گزار دیئے جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اُسے گھسیٹ کر کوڑے کے ڈھیر پر ڈال دیا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی۔

”اے پیارے کلیم! ہمارا ایک بندہ فوت ہو گیا ہے اور بنی اسرائیل نے اُسے گندگی پر پھینک دیا ہے آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ وہ اُسے وہاں سے اٹھائیں تجھیزو تکفین کر کے آپ علیہ السلام اُس کا جنازہ پڑھائیں اور لوگوں کو بھی جنازہ پڑھنے کی رغبت دلائیں جب موسیٰ علیہ السلام وہاں پہنچے تو اُس میت کو پہچان لیا تعمیل حکم کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ یہ شخص مشہور ترین مجرم تھا تو بجائے سزا کے یہ اُس انعام کا حقدار کیسے ہوا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! بیشک یہ بہت بڑی سزا اور عذاب کا مستحق تھا لیکن اِس نے ایک دن تورات مبارک کھولی اور اُس میں میرے حبیب ﷺ کا نام لکھا دیکھا محبت سے اُسے بوسہ دیا اور درود شریف پڑھا تو اُس نام پاک کی تعظیم

کرنے کی وجہ سے میں نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے۔

(مقاصد السالکین ۵۵ القول البدیع ۱۱۰)

قسم خدا کی یہ اک زندہ حقیقت ہے
 پڑھا جس نے درود اُن پر پایا جنت کا پروانہ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ○

اس واقعہ میں ہم جیسے گناہ گاروں کیلئے اللہ کے خصوصی کرم و عنایت کا اشارہ ہے محض ایک بار درود شریف پڑھنا اور آپ ﷺ کی تکریم ایک بدنام ترین شخص کی معافی کا سبب بن سکتی ہے۔ تو پھر ہم جیسے اُمتِ محمدی ﷺ کے عاصیوں کیلئے باعثِ نجات کیوں نہ ہوگا۔ جن کی بخشش اور معافی کیلئے اللہ کے حبیب ﷺ اکثر رویا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔

رَبِّ هَبْ لِيْ اُمَّتِيْ

”اے میرے رب میری اُمت کو بخش دے۔“

حدیث:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 الْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ
 ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخیل ہے وہ شخص جس کے پاس میرا
 ذکر ہوا اور اُس نے درودِ پاک نہ پڑھا۔“

(آبِ كُوْثَرٍ، تَرْمِذِي، مُشْكُوْةٌ ۸۷)

خوفناک سانپ:

ایک شخص کا انتقال ہوا تو اُس کیلئے قبر کھودی گئی مگر اُس میں ایک کالا خوفناک سانپ تھا۔ لوگوں نے گھبرا کر وہ قبر بند کر دی اور دوسری جگہ کھودی گئی وہاں بھی وہی کالا سانپ موجود تھا۔ تیسری دفعہ قبر کھودی تو وہی کالا سانپ وہاں بھی موجود تھا۔ آخر کار سانپ نے زبان سے پکار کر کہا! ”تم جہاں بھی قبر کھودو گے میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔“ لوگوں نے پوچھا یہ قبر و عذاب کیوں ہے؟ سانپ بولا یہ شخص جب سرکارِ مدینہ ﷺ کا نام سنتا تو درود شریف پڑھنے میں بخل کرتا تھا اب میں اس بخیل کو ہزا دیتا رہوں گا۔

(آبِ کوثر، سعادت الدارین، شفاء القلوب)

بخیل کے لئے ذلت کی موت:

ایک عالم دین نے کسی رئیس کیلئے جو کہ موطا شریف (حدیث شریف کی کتاب) سے بڑی محبت رکھتا تھا موطا شریف کا ایک نسخہ تیار کیا اُسے خوب اچھی طرح سے لکھا تھا لیکن جہاں نبی پاک ﷺ کا نام مبارک آیا وہاں سے درود شریف حذف کر دیا اور اُس کی جگہ صرف ”م“ لکھ دیا لکھنے کے بعد جب پیش کیا تو رئیس بہت خوش ہوا اور اُسے انعام و اکرام دینے کا ارادہ کیا مگر اُس نے انعام دینے سے پہلے اُس کی اس خیانت کو دیکھ لیا اور بجائے انعام دینے کے اُسے دھکے دے کر نکال دیا پھر وہ عالم دین گنہگار ہو گیا اور ذلت کی موت مر گیا۔

(آبِ کوثر ۲۲۴، سعادت الدارین ۱۳۱)

بخل کرنے والے کا ہاتھ کٹ گیا:

حضرت ابو زکریا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے ایک دوست نے مجھے یہ واقعہ سنایا ہے بصرہ میں ایک آدمی حدیثِ پاک لکھا کرتا تھا اور قصداً کاغذ کی بچت کیلئے نبی پاک ﷺ پر درودِ پاک لکھنا چھوڑ دیتا اُس کے دائیں ہاتھ میں آکلہ کی بیماری لگ گئی اُس کا ہاتھ کٹ گیا اور وہ اسی تکلیف میں مر گیا۔

ایک شخص حضور ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ صرف ”صلعم“ لکھا کرتا تھا۔ اُس کی موت سے پہلے زبان کٹ گئی۔ (سعادة الدارين ۱۳۱)

ان حکایات سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف درودِ پاک کے معاملہ میں بخل کرنے والے کو دُنیا ہی میں کتنی عبرتناک سزائیں ملتی ہیں۔ ذرا تصور کریں اُن بد بختوں کے بارے میں جو شانِ بروت میں کمی و تخفیف کی کوشش کرتے ہیں جبکہ خود قرآنِ پاک نے ان کے مقام کو ان الفاظ میں بلند عطا کی ہے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

”اور ہم نے آپ ﷺ کا ذکر بلند کیا ہے“

لہذا آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے جب مرنے لگتے ہیں تو ان پر طرح طرح کے عذاب مسلط کر دیئے جاتے ہیں جیسا کہ ان کی زبانیں باہر نکل آتی ہیں آتشِ پھیل جاتا ہے، زبانیں کٹ جاتی ہیں الغرض اُن کی موت نشانِ عبرت بن جاتی ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عشقِ نبی ﷺ میں جینے مرنے اور درود شریف کے فیضان سے سیراب ہونے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

میں وہ عاشق ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ
صَلِّ اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَ سَلِّمْ

حدیث:

أَكْثَرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتِكُمْ مَغْفِرَةٌ لَدُنُوبِكُمْ
وَاطْلُبُوا إِلَيَّ الدَّرَجَةَ وَالْوَسِيلَةَ عِنْدَ فَإِنَّ وَسِيلَتِي
عِنْدَ رَبِّي شَفَاعَةٌ لَكُمْ ○

”مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو اس لئے کہ تمہارا درود پاک
پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لئے اللہ تعالیٰ
سے درجہ اور وسیلہ کی دعا کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا
وسیلہ تمہارے لئے شفاعت ہے۔“

(جامع صغیر ۵۴ ج ۱)

جان کنی میں آسانی:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک مال دار آدمی تھا
جس کا کردار اچھا نہ تھا لیکن اُسے درود پاک کا بہت شوق تھا کسی وقت وہ درود پاک
سے غافل نہ رہتا اُس کا آخری وقت آیا تو اُس کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور بہت تنگی لاحق ہوئی
تھی کہ جو دیکھتا ڈر جاتا اُس نے جان کنی کی حالت میں دعا دی۔

”اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ ﷺ سے محبت رکھتا ہوں اور درودِ

پاک کی کثرت کرتا ہوں۔“

ابھی اُس کی بند اپوری نہ ہوئی تھی کہ آسمان سے ایک پرندہ نازل ہوا اُس نے اپنا پر اُس کے چہرہ پر پھیر دیا فوراً اُس کا چہرہ چمک اٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک اٹھی اور وہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دُنیا سے رخصت ہو گیا اور جب اُس کو دفن کیا جا رہا تھا تو غیب سے آواز آئی کہ ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کفایت کی اور اُس درودِ پاک نے جو یہ مجھ ﷺ پر پڑھتا تھا اُسے قبر سے اٹھا کر جنت میں پہنچا دیا ہے۔ یہ سن کر لوگ بہت متعجب ہوئے اور پھر جب رات ہوئی تو دیکھا کہ وہ زمین اور آسمان کے درمیان چل رہا ہے اور پڑھ رہا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ○

(سبحان اللہ)

(آب، کوثر ۲۲، درة الناصحين ۳۷۲)

مشکل کبھی جو آن پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی

مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پہ درود اور سلام

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ الْعَالَمِينَ ○

سور کا چہرہ اور درود شریف سے بخشش:

ایک شخص اور اُس کا بیٹا سفر کر رہے تھے کہ راستہ میں باپ کا انتقال ہو گیا اور

اُس کا سر اور چہرہ سوز جیسا ہو گیا وہ بیٹا بہت رویا اور اللہ کی بارگاہ میں بہت دُعا اور عاجزی کی اتنے میں اُس کی آنکھ لگ گئی تو خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا تھا تیرا باپ سو دکھایا کرتا تھا اس لئے اس کی شکل بدل گئی۔ لیکن آپ ﷺ نے اس کی سفارش کی ہے اس لئے کہ جب یہ آپ ﷺ کا ذکر سنتا تو درود شریف بھیجا کرتا تھا۔ اسی درود پاک کی بدولت اس کو اس کی اپنی اصلی صورت میں لوٹا دیا گیا۔

(آب کوثر، فضائل اعمال ۷۲۳)

درود شریف سے مصیبت کا ٹلنا:

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہے کہ میں طواف کر رہا تھا۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر درود پاک ہی پڑھتا ہے اور کوئی چیز تسبیح و تہلیل نہیں پڑھتا میں نے اُس سے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ اُس نے بہت استفسار کے بعد کہا کہ میں اور میرے والد حج کو جا رہے تھے کہ راستے میں والد بوجہ علالت انتقال کر گئے اور اُن کا منہ کالا ہو گیا میں یہ حالت دیکھ کر بہت رنجیدہ ہوا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ پڑھی اور کپڑے سے اُن کا منہ ڈھک دیا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور اُن سے زیادہ صاف ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا اور اُن سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کبھی نہیں سونگھی تیزی سے قدم بڑھائے چلے آ رہے ہیں انہوں نے میرے باپ کے منہ سے کپڑا ہٹایا اور اُس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو اُس کا چہرہ سفید ہو گیا وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے اُن کا کپڑا پکڑ لیا اور میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ

پر رحم کرے آپ کون ہو؟ کہ آپ کی وجہ سے اللہ نے میرے باپ پر مسافرت میں احسان فرمایا۔ وہ کہنے لگے تو مجھے نہیں پہچانتا۔ میں محمد ﷺ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ صاحب قرآن ہوں یہ تیرا باپ بڑا گنہگار تھا مگر مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجتا تھا جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو اس کی فریاد کو پہنچا ہوں اور میں ﷺ ہر اس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھے۔

(آب کوثر ۲۶۱، فضائل اعمال ۷۲۳)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

بخشش حضرت آدم علیہ السلام اور درود شریف:

حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی تو آپ علیہ السلام نے تین سو (۳۰۰) سال تک بوجہ حیا آسمان کی طرف سر نہ اٹھایا اور آپ علیہ السلام کے آنسو روئے زمین والوں کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے ان الفاظ میں دُعا مانگی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ خَطِيْئَتِيْ بِاسْمِ
مُحَمَّدٍ ^{صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ}

اس پر مجیب الدعوات سے حکم ہوا تم نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا ابھی تو آپ ﷺ کا جو ہر روحانی، صدف جسمانی میں بھی نہیں آیا عرض کیا اے رب کریم جب تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میرے جسم میں روح علوی کو پھونکا تو میں نے عرش پر لکھا دیکھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

تو میں نے جان لیا کہ یہ تیرا سب سے مقرب اور محبوب بندہ ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اے اَبُو الْبَشَرِ اَدَمِ عَلَیْهِ السَّلَام: تو میری بارگاہ میں وسیلہ میرے محبوب ﷺ کا لایا ہے لہذا میں نے تیری لغزش معاف کی۔

اندازہ کیجئے کہ جب آپ ﷺ ظاہراً ابھی تشریف نہ لائے تھے تو بھی غمگساری اور معافی کیلئے وسیلہ بن گئے تو پھر یہ کیونکر نہ ہوگا کہ آپ ﷺ خود زبان اقدس سے فرمائیں کہ ”جو مجھ پر درود پڑھے میں روزِ قیامت اُس کی شفاعت کروں گا۔“

یقیناً انشاء اللہ عشقِ محمدی ﷺ تمام مسلمین و مسلمات کا وسیلہ ثابت ہوگا۔

مجھے اپنے عمل سے تو نہیں امید بخشش کی

بھرم روزِ قیامت میرا رکھنا یا رسول اللہ ﷺ

(تحفة الصلوٰۃ الی النبی المختار ۴۸)

حدیث:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَ

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَ مَنْ صَلَّى

عَلَيَّ مِائَةً كَتَبَ اللّٰهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ وَ بَرَاءَةً

مِنَ النَّارِ وَ اَسْكَنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ ○

(القول البدیع ۱۵۲، الترغیب والترہیب ۴۹۵ ج ۲)

”جو مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں

نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درودِ پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس پر سو مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو سو بار درودِ پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور اُس کو قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔“

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى حَبِيبِكَ الْمُصْطَفَى
وَ عَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ ۝

دیدارِ مصطفیٰ ﷺ:

ابوالفضل قرمسانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس ایک شخص خراسان سے آیا اور فرمایا کہ مجھے خواب میں نبی پاک ﷺ کا دیدار نصیب ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ مسجد نبوی میں جلوہ نما ہیں اور مجھے حکم دیا کہ جب تم ہمدان میں جاؤ تو فضل بن زریک رحمۃ اللہ علیہ کو میرا سلام کہنا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس پر ایسا کرم کس وجہ سے ہے آپ ﷺ نے فرمایا! وہ روزانہ سو مرتبہ درودِ پاک پڑھتا ہے۔ جب آنے والے نے سرکارِ مدینہ ﷺ کا پیغام پہنچایا اور یہ بھی کہا کہ وہ درودِ پاک مجھے بھی بتا دیجئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں روزانہ سو بار یہ درودِ پاک پڑھتا ہوں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَ عَلَى
آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا هُوَ أَهْلُهُ.

اُس نے مجھ سے یہ درودِ پاک یاد کر لیا اور قسم کھا کر کہنے لگا میں آپ کو نہیں جانتا تھا۔ مجھے آپ ﷺ نے خواب میں آپ کے متعلق بتایا ہے۔ (سعادة العارفين)

یہ گھڑی بھی آئے تو خواب میں یہ دکھائے اپنی تجلیاں
میں کہوں کہ آج حضور ﷺ نے میرا سویا نصیب جگا دیا

ایک بڑھیا اور دیدارِ مصطفیٰ ﷺ:

ایک پچاسی (۸۵) سالہ بڑھیا حج پر گئی۔ مدینہ منورہ میں سنہری جالیوں کے
روبر و صلوة و سلام عرض کرنے کیلئے حاضر ہوئی اور اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں صلوة
و سلام عرض کرنا شروع کر دیا۔ ناگاہ اُس کی نظر ایک خاتون پر پڑی جو ایک کتاب میں
سے دیکھ دیکھ کر بڑے عمدہ القاب کے ساتھ صلوة و سلام عرض کر رہی تھی۔ یہ دیکھ کر بے
چاری اُن پڑھ بڑھیا کا دل ڈوبنے لگا۔ اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں تو پڑھی
لکھی نہیں آپ ﷺ کے شایان شان القاب کے ساتھ سلام عرض کرنا آتا ہی نہیں۔
آپ ﷺ کی عظمت و شان واقعی بہت ہی بلند و بالا ہے آپ ﷺ تو انہیں کا سلام قبول
فرماتے ہوں گے جو بہترین انداز میں سلام پیش کرتے ہوں گے ظاہر ہے مجھ اُن پڑھ
کا سلام آپ کو کہاں پسند آئے گا۔ دل بھر آیا رو دھو کر چپ ہو رہی رات کو جب سوئی تو
قسمت انگڑائی لے کے جاگ اٹھی کیا دیکھتی ہے کہ سرہانے اُمت کے والی سرکارِ
مدینہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا!

”ماپوس کیوں ہوتی ہو ہم نے تمہارا سلام سب سے زیادہ قبول فرمایا ہے۔“

(فیضانِ سنت)

زیارتِ نبوی ﷺ کا حصول:

حضور ﷺ کی زیارت کی تمنا کس مسلمان کی نہ ہوگی اکابرین و مشائخ نے

بہت سے اعمال اور بہت سے درودوں کے متعلق اپنے تجربات تحریر کیے ہیں۔ تاہم علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول البدیع میں آپ ﷺ کا ایک ارشاد نقل کیا ہے۔

مَنْ صَلَّى عَلَي رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَعَلَى جَسَدِهِ

فِي الْأَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ ○

”جو شخص روح محمد ﷺ پر ارواح میں اور آپ ﷺ کے جسم اطہر

پر بدنوں میں اور آپ ﷺ کی قبر مبارک پر قبور میں درودِ پاک

بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا۔“

(آبِ كُوثر، فضائل اعمال ۶۷۲)

نبی پاک ﷺ کا ارشادِ پاک ہے کہ:

مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ ○

”جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے حق دیکھا۔“

ایک دوسرے مقام پر آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسِيرَانِي فِي يَقْظَةٍ وَلَا يَتَمَثَّلُ

الشَّيْطَانُ ○

(بخاری شریف، صحیح مسلم)

پیارے نبی ﷺ کی معراج دیدار کبریا ہے اور عاشق کی معراج دیدار

مصطفیٰ ﷺ ہے۔ جو شخص نبی کریم ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ

آپ ﷺ پر کثرت سے درودِ پاک پڑھے اور سادات اولیاء سے محبت رکھے ورنہ

خواب کا دروازہ اُس کیلئے بند ہوگا کیونکہ وہ نفوس قدسیہ تمام لوگوں کے سردار ہیں وہ

جن سے ناراض ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اُس کا پیارا حبیب ﷺ بھی اُن سے ناراض

ہو جاتے ہیں۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ درودِ پاک پڑھے گا اُس کو خواب میں میری زیارت ہوگی اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے مجھے ہی دیکھا اور قیامت کے دن بھی دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے دن دیکھے گا میں اُس کی شفاعت کروں گا۔ وہ حوضِ کوثر کا جام پئے گا اور اُس کے جسم کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام کر دے گا۔

(کشف الغمۃ، القول البدیع)

(۱)۔ درودِ پاک یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی

جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہِ فِي الْقُبُوْرِ ۝

”اے اللہ رحمت فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر عالم ارواح میں اور اُن

کے جسمِ پاک پر عالمِ اجسام میں اور قبرِ انور پر قبور میں۔“

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن

ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھے گا تو اُسے دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوگا یا جنت میں

اپنی منزل دیکھ لے گا۔ اگر پہلی بار مقصد پورا نہ ہو تو دوسرے جمعہ کو بھی اس کو پڑھ لے

انشاء اللہ پانچ جمعوں تک سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔

(۲)۔ جذبِ القلوب میں ہے کہ جو شخص شبِ جمعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی

شب) دو رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیۃ

الکریٰ گیارہ بار اور پھر گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھے اور پھر سو بار نیچے دیا گیا

درود شریف پڑھے تو انشاء اللہ تین جمعے نہ گزریں گے کہ زیارت سے فیض

یاب ہوگا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَ آلِهِ وَ سَلِّمْ ۝
 ”اے اللہ! اُمی لقب نبی محمد ﷺ پر اور اُن کی اولاد پر رحمت و
 سلامتی نازل فرما۔“

(۳)۔ جو شخص شب جمعہ دو رکعت نفل ادا کرے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد
 پچیس بار سورہ اخلاص پڑھے پھر سلام پھیرنے کے بعد ایک ہزار بار یہ درود
 پاک پڑھے انشاء اللہ زیارتِ مُصَنَّفَةِ عَائِشَةَ نَصِيبٌ ہوگی۔

صَلِّ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ۝
 ”اللہ کی رحمت ہو نبی اُمی ﷺ پر۔“

(جذب القلوب)

عزیزان! اگر زیارت میں تاخیر ہو جائے یا کسی کو زیارت ہوتی ہی نہیں تو
 اس میں دل برداشتہ ہونے کی ضرورت نہیں یہ اُن کی مرضی ہے۔ اس میں کوئی نہ کوئی
 حکمت ہوگی۔ لہذا ہمیں کثرتِ درود شریف کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیے انشاء اللہ کبھی نہ
 کبھی زیارت ضرور ہوگی۔

نجانے کب اُجالے کی کرن گھر میں اتر آئے
 شبِ تاریک میں بھی گھر کا دروازہ کھلا رکھنا

حدیث:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُصَلِّيِ عَلَى نُورٍ
 عَلَى الصِّرَاطِ وَمَنْ كَانَ عَلَى الصِّرَاطِ مِنْ أَهْلِ

النُّورِ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ۝

(دلائل الخیرات ۹)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درودِ پاک پڑھنے والے کو پلِ صراط پر عظیم الشان نور حاصل ہوگا اور جس کو پلِ صراط پر نور عطا ہوگا وہ اہل دوزخ سے نہ ہوگا۔“

پلِ صراط کی تنگی سے نجات:

حضرت عبداللہ بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے رات کو ایک عجیب سا منظر دیکھا، کہ ایک شخص ہے وہ پلِ صراط کے اوپر کبھی تو گھسٹ کر چلتا ہے، کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے۔ اتنے میں اُس کا مجھ پر پڑھا ہو اور دوشرف پہنچا اور اُس نے اُس کو کھڑا کر دیا یہاں تک کہ وہ پلِ صراط سے گذر گیا۔

(مطالع المسرات، فضائل اعمال ۷۱۴)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَانزِلْهُ الْمَقْعَدَ

الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝

درود شریف سے پلِ صراط پر آسانی:

ایک مولوی صاحب لوگوں کے سامنے نبی پاک ﷺ کی عظمت و شان

اور فضیلت درود پاک بیان کیا کرتے تھے اُن کے شاگرد نے خواب دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے جس میں مخلوقِ خدا جمع ہے۔ حشر کا دن ہے خوف کے مارے خلقت کانپ رہی ہے ایک طرف دیکھا رسول اللہ ﷺ کھڑے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ اچانک ہمارے قریب سے ہمارے استاد گذرے وہ اُس طرف جا رہے تھے جدھر نبی پاک ﷺ جلوہ نما تھے۔ میں بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ اُس طرف چل پڑا جب استاد صاحب نبی پاک ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے ہاتھ مبارک سے لوگوں کو اشارہ کیا کہ راستہ چھوڑ دو لوگوں نے راستہ چھوڑ دیا اور استاد صاحب نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے اپنی چادر مبارک میں ان کو چھپا لیا استاد صاحب کی چادر کا صرف ایک کونہ باہر رہ گیا تو ہم نے وہ کونہ تھام لیا کہ کہیں وہ غائب نہ ہو جائیں۔ تھوڑی دیر کے بعد رسول اللہ ﷺ نے چادر اٹھائی اور فرمایا اب جاؤ اب کوئی فکر نہیں یہ سن کر استاد صاحب چل پڑے کچھ دُور گئے تو دیکھا کہ پُلِ صراط ہے وہاں پہرہ لگا ہوا ہے دونوں طرف فرشتے کھڑے ہیں جب ہم پُلِ صراط سے گذرنے لگے، تو ایک پہریدار نے پوچھا: تم کون ہو؟ اور کہاں جا رہے ہو؟ لیکن استاد صاحب نے پکارنے والے کی پرواہ نہ کی اور چلتے رہے پہریدار نے دو تین مرتبہ آوازیں دیں اور پھر خاموش ہو گیا اور استاد صاحب چلتے رہے جب ہم پُلِ صراط سے پار ہوئے تو دیکھا کہ نبی پاک ﷺ تشریف فرما ہیں اور استاد صاحب سے پوچھا کہ خیریت سے پہنچ گئے اُنہوں نے عرض کی: جی حضور ﷺ۔ پھر سر کا ﷺ نے فرمایا کہ سامنے جنت ہے داخل ہو جاؤ۔

(آب کوثر ۲۱۵)

عزیزانِ محترم! یہ بات ہمارے لئے خوشخبری سے کم نہیں کہ پُلِ صراط جو کہ

بال سے بھی زیادہ باریک اور تلوار سے بھی زیادہ تیز ہوگی اُس کی آزمائش سے ہمیں صرف نبی پاک ﷺ ہی نکالیں گے اور یہ اسی وقت ممکن ہوگا جب ہم مسلسل درود پاک کے نذرانے اپنے آقا ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتے رہیں ورنہ آخرت کی ہولناکیاں ہمیں کہیں کا نہ چھوڑیں گی۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو روزِ محشر کے عذاب و مشکلات سے بوسیلہ احمد مختار ﷺ محفوظ فرمائے۔ (آمین)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلُّوا عَلَيْهِ ۝

پلِ صراط کی مسافت:

بعض احادیث میں ہے کہ پلِ صراط کی لمبائی تین ہزار سال کی مسافت ہے ایک ہزار سال کی چڑھائی ہے ایک ہزار سال کی مسافت سیدھا اور ایک ہزار سال کی مسافت اترائی ہوگی۔ ابن عساکر حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ پلِ صراط کی مسافت پندرہ ہزار سال ہے۔ پانچ ہزار سال چڑھائی، پانچ ہزار سال اترائی اور پانچ ہزار سال سیدھا ہے۔ بال سے زیادہ باریک، تلوار سے زیادہ تیز اور جہنم کی پشت پر ہے اسے وہی طے کر سکے گا جو خوفِ خداوندی سے دبلا پتلا ہوگا۔

(مطالع المسرات ۱۲۴)

حُبِ نبوی ﷺ کا انعام:

قیامت کے دن ایک ایسی جماعت ہوگی جن کے سرچاند کی طرح روشن ہوں گے اور ان کے بال سچے موتیوں سے لبریز ہوں گے اور نور کے میز پر بیٹھے ہوں گے۔ اہل جنت کہیں گے یہ فرشتے ہیں یا انبیاء اکرام ہیں؟ وہ جواب دیں گے ہم نہ نبی ہیں اور نہ ہی فرشتے ہم حضرت محمد ﷺ کے امتی ہیں۔

فرشتے حیران ہو کر کہیں گے یہ مرتبہ کیسے نصیب ہوا؟ وہ کہیں گے پانچ وقت کی نماز ہم نے آداب اور سنتوں کے ساتھ باجماعت پڑھی اور اس کے ساتھ جب حضرت محمد ﷺ کا نام مبارک آتا تھا تب ہم آپ ﷺ کی محبت و عشق کے باعث زل سے درود و سلام پڑھتے تھے۔

(زائد الواعظین)

درودِ پاک اور سفید بادل:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب کوئی بندہ مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی سانسوں سے ایک سفید بادل پیدا کرتا ہے پھر اس کے بعد اس کو برسنے کا حکم ملتا ہے۔ اس کا جو قطرہ زمین پر پڑتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ سونا، جو پہاڑوں پر پڑتا ہے اس سے چاندی پیدا کرتا ہے اور جو قطرہ کسی کافر پر پڑتا ہے اسے ایمان کی دولت عطا ہوتی ہے۔

(فضیلت و عظمت درود شریف، مکاشفۃ القلوب)

درود شریف اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

ایک دفعہ چند کافر ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے ایک فقیر آیا اور اُس نے اُن سے کچھ سوال کیا اُنہوں نے تمسخر کے طور پر کہہ دیا تم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاؤ وہ تمہیں کچھ دیں گے۔ سائل جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے کہا: کہ اللہ کے نام پر مجھے کچھ دیجئے، میں بہت تنگ دست ہوں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اُس کو دینے کیلئے بظاہر کچھ نہ تھا لیکن فراست سے جان گئے کہ کافروں نے مذاق سے بھیجا ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار درود شریف پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک ماری اور فرمایا ہتھیلی بند کر لو اور وہاں جا کر کھولنا جب سائل کافروں کے پاس آیا تو اُنہوں نے کہا تجھے کیا دیا گیا ہے اُس نے مٹھی کھولی تو اللہ کے کرم و رحمت سے مٹھی سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی یہ دیکھ کر کافر مسلمان ہو گئے۔

(راحت القلوب)

اللَّهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یا رِغَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، كَا قَبُولِ إِسْلَامِ أَوْرِ مَقَامِ مُصْطَفَى ﷺ:

حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبل اسلام اور قبل ظہور نبوت ملک شام کی طرف تجارت کیلئے سفر فرمایا۔ شام کے قریب ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر آپ نے بحیرا راہب

سے معلوم کی اس راہب نے کہا اللہ آپ کا خواب سچا کرے۔ آپ کی قوم سے ایک نبی مبعوث ہوگا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کی حیات میں اُن کے وزیر ہوں گے اور وصال کے بعد خلیفہ ہوں گے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس خواب کا ذکر کسی سے نہ کیا یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ کو نبوت عطا ہوئی اور اعلان نبوت سُن کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے محمد ﷺ آپ ﷺ نے جو دعویٰ فرمایا ہے اُس کی دلیل کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! کہ اُس کی دلیل وہ خواب ہے جو تم نے ملک شام میں دیکھا تھا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرطِ جذبات اور خوشی سے آپ ﷺ کے گلے لگ گئے اور آپ ﷺ کی پیشانی کا بوسہ لیا اور قبولِ اسلام سے شرف یاب ہوئے۔

(معجزات نبوی ﷺ، خصائص کبریٰ جلد ۲۹)

درود شریف اور محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ:

بے وضو درود شریف پڑھنا ادب کے خلاف ہے سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ قصیدہ بردہ شریف بطورِ وظیفہ اس غرض سے پڑھتے کہ آپ ﷺ کی زیارت نصیب ہو۔ کسی محرم راز سے پوچھا تو اُس نے کہا کہ قصیدہ بردہ شریف کا ہی ورد جاری رکھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا کیا تو پھر حضور ﷺ کی زیارت سے شرف یاب ہوئے آپ ہمیشہ با وضو رہتے اور اسمِ پاک محمد ﷺ کبھی بے وضو نہ لیتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ذاتِ نبوت سے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ فرماتے تھے۔

شرم آمد کہ بے وضو نام محمد ﷺ بر زبان رانم

(تحفة الصلوٰۃ الی النبی المختار ص ۱۰۷، تاریخ فرشتہ جلد ۱)

حضرت آدم علیہ السلام کا حق مہر:

سیدنا حضرت آدم علیہ السلام جب جنت میں قیام پذیر ہو گئے تو اپنے دل میں آرزو کرتے تھے کہ کاش میرا کوئی ہم جنس پیدا ہوتا تاکہ میں اُس سے اُنس پکڑتا حق سبحانہ و تعالیٰ نے رحمت فرمائی۔ فرشتوں کو حکم دیا کہ جب عفی اللہ علیہ السلام سوئیں تو اُن کی بائیں پسلی سے ایک خوبصورت ترین عورت بنائیں جب وہ پیدا ہوئیں تو ایک لمحہ میں اُن کا قد و قامت درست ہو گیا آپ علیہ السلام بیدار ہوئے تو دیکھا کہ میری ہم جنس ایک عورت میرے پہلو میں بیٹھی ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے پوچھا! تو کون ہے؟ تو اللہ سبحانہ نے فرمایا یہ اِمْتُ الْبَلَدِ ”اللہ کی بندی ہے“ اس کا نام حوا ہے تیری اُنسیت کیلئے میں نے اسے پیدا کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے قربت کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدم علیہ السلام پہلے اس کا حق مہر ادا کرو اس پر حضرت آدم علیہ السلام نے عرض! کیا یا اللہ: وہ کیا ہے تو حکم ہوا کہ اے آدم علیہ السلام اس کا حق مہر میرے محبوب پاک صاحب لولابک حضرت محمد ﷺ پر دس مرتبہ درود پاک بھیجنا ہے۔ اس پر آپ علیہ السلام نے دس بار یہ درود پاک پڑھا تو آپ علیہ السلام کا نکاح روبرو ملائکہ (بطور گواہ) قرار پایا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَ سَلِّمْ ط
(تحفة الصلوة الی النبی المختار ۲۷۵)

خوش قسمت بدو:

ایک بدو آپ ﷺ کے روضہ انور پر حاضر ہوا اور صلوٰۃ و سلام کے بعد عرض کی یا اللہ! تو نے غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم دیا ہے یہ تیرے محبوب ہیں اور میں تیرا غلام۔ اپنے محبوب کی قبر اطہر پر مجھ غلام کو آگ سے آزادی عطا فرما غیب سے آواز آئی تم نے تنہا اپنے لئے آزادی مانگی تمام آدمیوں کیلئے کیوں نہ مانگی؟ جاہم نے تجھے جہنم کی آگ سے آزاد کیا اور جنت عطا کر دی۔ سبحان اللہ کیا کہنے مقام مصطفیٰ ﷺ کے کہ جس کے وسیلہ اور قربت کے صدقے فوری بخشش اور جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَوَسَلِّمْ

(تحفة الصلوٰۃ الی النبی المختار، ۴۱۰، مواہب الدین علی شمائل الحمدیہ)

سلطان محمود غزنوی اور نام مصطفیٰ ﷺ:

ایک روز سلطان محمود غزنوی نے طہارت خانہ میں سے آواز دی اے ایاز کے بیٹے! پانی لاؤ۔ ایاز کو یہ سن کر بہت افسوس ہوا کہ شاید میرے بیٹے سے کوئی قصور سرزد ہوا ہے جس کی وجہ سے سلطان نے اس کا نام نہیں لیا۔ جب بادشاہ فارغ ہوئے۔ تو ایاز کو متفکر پایا تو پوچھا کہ پریشانی کی کیا وجہ ہے؟ ایاز نے عرض کیا! حضور آپ نے آج میرے بیٹے کو نام سے نہیں پکارا۔ مبادا کہ اُس سے کوئی قصور یا سوء ادبی ہوگئی ہے۔ سلطان نے مسکرا کر فرمایا: ایاز خاطر جمع رکھ تیرے بیٹے سے کوئی قصور نہیں

ہوا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ تیرے بیٹے کا نام محمد ہے اور حدیثِ پاک میں نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو اللہ سبحانہ کا نام لے جلّ شانہ کہے اور جو میرا نام پاک لے تو درود شریف ﷺ پڑھے اگر ایسا نہ کرے تو زمرہ بخیلوں میں داخل کیا جائے گا۔ میرا اُس وقت وضو نہ تھا اور میں شرمایا کہ بے وضو یہ مبارک نام لوں کیونکہ تیرا بیٹا ہم نام ہے میرے پیارے مصطفیٰ ﷺ کا۔ اس لئے میں نے تیرے بیٹے کا نام نہیں لیا کہ ہمہ وقت با وضو رہنا بزرگانِ دین کا طریقہ ہے۔

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۴۱۷)

زمینیں سات:

جس طرح آسمانوں کی تعداد سات ہے۔ ویسے ہی زمینوں کی تعداد بھی سات ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔
 الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ۔
 اسی طرح نبی پاک ﷺ نے فرمایا:
 ”جس نے ایک بالشت زمین غصب کی اللہ ساتوں زمینوں سے اتنی مقدار اُس کے گلے کا طوق بنا دے گا۔“

اس کے علاوہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے الفاظ سے بھی زمینوں کے سات ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

”اسے قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔“

دُنیا کی عمر:

جب سے اللہ تعالیٰ نے دُنیا کو پیدا کیا ہے اس وقت سے لیکر اس کے ختم ہونے تک کا عرصہ پچاس ہزار سال ہے۔ جیسا کہ احادیث میں آیا ہے۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”اوّل سے آخر دُنیا کی عمر پچاس ہزار سال ہے، تم میں سے کوئی از خود نہیں جان سکتا کہ اس کی کتنی عمر گزر گئی ہے اور کتنی باقی ہے۔ اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ غالباً ان کی مراد یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے جب سے زمین پیدا کی گئی ہے۔“

(مطالع المسرات صفحہ ۵۸۲)

سات سمندر:

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا اعجاز دیکھیے کہ اُس نے سات زمینیں، سات آسمان اور سات سمندر بنائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ
جہاں تک سات سمندر کا تعلق ہے وہ یہ ہیں۔

(۱) بحر ہند (۲) بحر طبرستان (۳) بحر کرمان

(۴) بحر عمان (۵) بحر قلزم (۶) بحر روم

(۷) بحر مغرب

(واللہ تعالیٰ اعلم)

(مطالع المسرات صفحہ ۵۸۲)

ہوائیں آٹھ قسم کی ہیں:

تعداد کے لحاظ سے ہوائیں آٹھ قسم کی ہیں:

العباء: جو مشرق سے مغرب کی طرف چلتی ہے۔

الدبور: جو مغرب سے مشرق کی طرف چلتی ہے۔

الجنوب: اسے یماتیہ بھی کہتے ہیں یہ جنوب سے شمال کی طرف چلتی ہے۔

الشمالیہ: یہ شمال سے جنوب کی طرف چلتی ہے۔

نگباء: ہر وہ ہوا جو دو ہواؤں کے درمیان چلتی ہے اس کو نگباء کہتے ہیں۔ جو خاص طور پر صباء

اور الشمالیہ کے درمیان چلتی ہے۔ اصل چار ہوائیں ہیں اور نگباء بھی چار ہیں۔

(مطالع المسرات صفحہ ۶۲۸)

قرآن پاک کی آیات:

قرآن مجید میں آیات کی تعداد چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ (۶۶۶۶) ہے۔

ایک ہزار امر، ایک ہزار نہی، ایک ہزار وعدے، ایک ہزار وعید، ایک ہزار قسے

(واقعات) اور خبریں اور ایک ہزار امثال اور عبرتیں ہیں۔ پانچ سو آیات حلال و

حرام۔ ایک سو ناسخ و منسوخ کو بیان کرتی ہیں اور چھیاسٹھ دعا و استغفار پر مشتمل ہیں۔

قرآن پاک کے کلمات:

قرآن پاک میں کلمات کی تعداد انیس ہزار تین سو (۱۹۳۰۰) ہے۔ بعض

علماء نے فرمایا ہے کہ ستر ہزار نو سو چونتیس (۷۷۹۳۴) بعض نے کہا چار سو سینتیس (۲۳۷)۔
(واللہ تعالیٰ اعلم)

قرآن مجید کے نام:

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے پچپن (۵۵) نام رکھے ہیں۔

قرآن کریم کے حروف کی تعداد:

قرآن کریم کے حروف تین لاکھ تیس ہزار چھ سو اکہتر (۳۲۳۶۷۱) ہیں۔

(مطالع المسرات صفحہ ۶۶۴)

مخلوقات کی اقسام:

کائنات میں پانچ طرح کی مخلوقات پائی جاتی ہیں

ملائکہ۔ جنات۔ جمادات۔ حیوانات، نباتات

درد شریف اور علامہ اقبال حکیم الامت:

ڈاکٹر عبدالمجید ملک نے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ آپ حکیم الامت کب سے بن گئے؟ علامہ صاحب نے فرمایا: یہ تو کوئی مشکل نہیں آپ چاہیں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں ملک صاحب نے عرض کیا: وہ کیسے؟ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے گن کر ایک کروڑ بار درد شریف پڑھا ہے آپ بھی اس

نسخہ پر عمل کریں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔

(فضیلت و عظمت درود شریف، نوائے وقت ۱۲، اپریل ۱۹۸۸ء)

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی یہ نبی پاک ﷺ سے محبت اور درود شریف کی برکت تھی کہ آپ اتنے پائے کے مفکر اور حکیم الامت بنے اور آپ نے فرمایا!

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَا شَفِيعَ الْأُمَمِ ○

علامہ اقبال اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ:

ایک دفعہ حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کیلئے گئے جو سلسلہ نقشبندیہ کے ایک جلیل القدر اور صاحب کشف ولی تھے ان کے مریدین نے یہ کہہ کر ملاقات کرانے سے انکار کر دیا کہ حضرت صاحب بغیر داڑھی کے کسی کو نہیں ملتے۔ اس پر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صرف جا کر میرا نام بتادیں اور عرض کریں کہ صوفیا کرام کا وطرہ ہے کہ گناہ سے نفرت کرتے ہیں گنہگار سے نہیں اس کے بعد اگر اجازت دیں تو ٹھیک ورنہ میں چلا جاؤں گا۔ جب مریدین نے حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ خود اٹھ کر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کیلئے پہنچ گئے۔ سبحان اللہ! اندازہ کیجئے کہ درود پاک سے محبت کرنے والے کو ہر بزم میں کس قدر عزت و توقیر حاصل ہوتی ہے۔ حضرت علامہ اقبال کی درود پاک سے محبت کے سبب ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار عاشقان

مصطفیٰ میں آج بھی بصد عقیدت و احترام لیا جاتا ہے اور کوئی بھی دینی محفل آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عشقِ مصطفوی ﷺ سے لبریز کلام کے بغیر مکمل نہیں ہو پاتی۔
(حدیثِ دلبراں)

درد شریف اور شہد کی مکھی:

ایک دن نبی پاک ﷺ اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کیلئے تشریف لے جا رہے تھے راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھا لو۔ جب کھانا کھانے لگے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ روٹی کے ساتھ نان خورش (سالن) نہیں ہے۔ پھر صحابہ نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکھی آئی وہ بڑے زور سے بھنھنا رہی تھی۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ مکھی کیوں شور مچا رہی ہے؟ فرمایا! یہ کہہ رہی ہے کہ نکھیاں بے قرار ہیں اس وجہ سے کہ اصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سالن نہیں ہے حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا چھتہ لگا رکھا ہے۔ وہ کون لائے گا؟ ہم اُسے اٹھا کر نہیں لاسکتیں۔ فرمایا! پیارے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پیالہ پکڑ کر اُس مکھی کے پیچھے ہوئے۔ وہ مکھی آگے آگے ایک غار میں پہنچ گئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں پہنچ کر شہد مصفا نچوڑ لیا اور دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہو گئے۔ حضور ﷺ نے وہ شہد تقسیم فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھانے لگے تو مکھی پھر آگئی اور بھنھنا شروع کر دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مکھی پھر اس طرح شور کر رہی ہے۔ تو فرمایا! میں نے اس سے ایک

سوال پوچھا ہے یہ اُس کا جواب دے رہی ہے۔ میں نے پوچھا ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے؟ مکھی کہتی ہے! کہ پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہے۔ میں نے پوچھا پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں، پھیکے بھی اور بد مزہ بھی۔ تو تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے؟ تو مکھی نے جواب دیا: یا رسول اللہ ﷺ ہمارا ایک امیر اور سردار ہے، ہم اُس کے تابع ہیں جب ہم پھولوں کا رس چوستی ہیں تو ہمارا امیر آپ ﷺ پر درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیتا ہے اور ہم بھی اُس کے ساتھ مل کر درودِ پاک پڑھتی ہیں تو وہ بد مزہ اور کڑوے پھولوں کا رس درودِ پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اسی کی برکت و رحمت کی وجہ سے وہ شہد شفاء بن جاتا ہے۔ (سبحان اللہ)

(آب کوثر، مقاصد السائلین ۵۳)

ذرا سوچئے کہ اگر درودِ پاک کی برکت سے کڑوے اور بد مزہ پھول کا رس نہایت میٹھا شہد بن سکتا ہے، تلخی شیریں میں بدل سکتی ہے تو درودِ پاک کی برکت سے ہمارے گناہ نیکوں میں بدل سکتے ہیں۔ اور ہماری نامکمل نمازیں اور نا تمام سجدے و دیگر عبادتیں بھی یقیناً قبول ہو سکتی ہیں۔ لہذا ہر لمحہ، ہر سانس مدنی آقا ﷺ پر درود و سلام کی برسات جاری و ساری رکھیں تاکہ ہمارے گناہوں کو بھی نامِ مصطفیٰ ﷺ کی بدولت اللہ تعالیٰ درگزر فرمادے اور بے حساب جنت عطا فرمائے۔ (آمین)۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاهُ.

حدیث:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
ثَلَاثَةٌ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا ظِلَّ
إِلَّا ظِلُّهُ قِيلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ فَرَّجَ عَنُ
مَكْرُوبٍ مِنْ أُمَّتِي وَ أَحْيَا سُنَّتِي وَ أَكْثَرَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ.

(آبِ كُوثر، القول البدیع ۱۲۳، سعادت الدارین ۶۳)

”نبی پاک ﷺ نے فرمایا! قیامت کے دن تین شخص عرشِ الہی کے سایہ میں ہوں گے جس دن کہ اُس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ خوش نصیب کون ہیں؟ فرمایا! ایک وہ جس نے میرے کسی مصیبت زدہ اُمتی کی پریشانی دُور کی، دوسرا وہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا، تیسرا وہ شخص جس نے مجھ پر کثرت سے درودِ پاک پڑھا۔“

عرش کی بناوٹ:

”تَحْتَ الْعَرْشِ“ یہ عرشِ مجید ہے۔

عرش کے بارے میں ایک روایت ہے کہ یہ سرخ یا قوت کا ہے۔ دوسری روایت ہے کہ سبز زرد کا ہے اور اس کے چار پائے سرخ یا قوت کے ہیں۔ ایک

روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے نور سے پیدا فرمایا ہے۔ اور یہ (جسمانی طور پر) اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی مخلوق ہے۔ عرش کے تین سو ساٹھ پائے ہیں۔ ہر پائے کی چوڑائی دُنیا کی چوڑائی سے ستر ہزار گنا ہے۔ ہر دو پایوں کے درمیان ساٹھ ہزار صحرا ہیں۔ ہر صحرا میں ساٹھ ہزار جہان ہیں اور ہر جہان جن وانس کے برابر ہے۔ (مطالع المسرات صفحہ ۱۱۶، ۱۳۱)

مصیبت زدہ کی حاجت روائی:

حضرت ابوالحسن واعظ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسلاف کرام میں سے ایک شخص کی شدید تمنا تھی کہ حج کرے اسی سے مجھے روایت کیا گیا ہے اُس نے پیسہ پیسہ اکٹھا کر کے (۵۰۰) دینار جمع کر لیے اور بغداد سے حج کیلئے جانے والے قافلے کے ساتھ چل دیا۔ وہ سامان حج لینے کیلئے بازار گیا راستہ میں اُسے ایک عورت ملی اُس نے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے میں ایک شریف عورت ہوں۔ میری بچیوں کے پاس زینب تن کرنے کیلئے کپڑے نہیں اور گذشتہ چار دن سے انہوں نے کچھ نہیں کھایا۔ اُس عورت کی یہ التجاء اُس مرد صالح کے دل میں گھر کر گئی لہذا اُس نے پانچ سو دینار اُس کے دامن میں رکھ دیئے اور کہا کہ گھر چلی جاؤ اور بچیوں کیلئے کپڑے اور کھانے پینے کا سامان خرید لے اُس عورت نے رب تعالیٰ کی تعریف کی اور واپس چلی گئی اُس عورت کے جانے کے بعد وہ بھی واپس چل دیا۔ قافلہ جا چکا تھا اور اُس کے پاس رقم بھی نہ تھی لہذا اُس نے راستے میں ہی پڑاؤ کا فیصلہ کیا تا کہ کم از کم حاج کا دیدار ہی کر لے گا اور اس طرح اپنے جذبات کی تسکین

کر لے گا۔ آخر کار حاجی واپس لوٹنا شروع ہوئے۔ جب اُن کا قافلہ اُس جگہ سے گذرا جہاں اُس کا قیام تھا تو وہ ایک ایک حاجی کے پاس گیا اُن سے عقیدت و سوز سے ملتا اور پوچھتا: میرے بھائیو! بتاؤ جب پہلی نظر خانہ کعبہ پر پڑی تو کیا منظر و کیفیت تھی؟ کیسا محسوس کیا؟ جب مقامِ ابراہیم پر نوافل ادا کئے مسجد نبوی میں نوافل کی ادائیگی پر کیا عالم تھا؟ لوگ اُس کی اس حالت پر حیران ہو جاتے اور کہتے بھائی ہم سے کیوں پوچھ رہے ہو جبکہ تم خود بھی ہمارے ساتھ ان مناسک کی ادائیگی میں موجود تھے۔ وہ کہنے لگا: بھائیو! میں تو کسی مجبوری کے باعث نہ جاسکا اس پر انہوں نے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ ہم سب نے نہ صرف تمہیں دیکھا بلکہ خانہ کعبہ میں با آواز بلند یہ اعلان بھی کیا گیا تھا کہ فلاں بن فلاں کا حج اللہ نے قبول فرمایا ہے۔ اس پر اُس نے کہا کہ جب میں گیا ہی نہیں تو کیسا حج اور کیسی قبولیت؟ قصہ کوتاہ اسی پریشانی کے عالم میں وہ سو گیا اسی رات حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا اے فلاں! لوگ تجھے حج کی مبارک دے رہے ہیں تو اس پر تعجب نہ کرتو نے بے کس کی مدد کی، کمزور کو غنی کیا میں نے رب تعالیٰ سے التجاء کی اُس نے تیری ہی شکل کا ایک فرشتہ پیدا کر دیا ہے وہ ہر سال تیری طرف سے حج کرتا رہے گا تم چاہو تو حج کرو چاہو تو حج نہ کرو۔ (حکایات صوفیاء کا انسائیکلو پیڈیا ۲۳۵)

سبحان اللہ! اُس شخص کی قسمت کے کیا کہنے کہ اُس کا نہ صرف حج مقبول قرار دیا گیا بلکہ قیامت تک اُس کی شکل کا فرشتہ ہر حج ادا کرتا رہے گا۔ یہ انعام اُس شخص کو انسانیت کا درد بانٹنے اور دکھی خاندان کی مدد کرنے کے صلہ میں ملا۔ ہمیں بھی رسول پاک ﷺ کے فرمان کے مطابق مخلوقِ خدا کی مدد کر کے اپنے لیے خدا کی رضا کو یقینی

بنانا چاہیے۔ کیونکہ

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کم نہ تھے کروہیاں

سُنّتِ نبوی ﷺ:

ہر اچھے کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا نبی پاک ﷺ کی سنت ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ:

”جس نے ایک بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا اُس کے گناہوں میں ایک ذرہ بھی باقی نہیں بچتا۔“

(انیس الواعظین)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی برکت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک قبر کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ اُس میں عذاب ہو رہا ہے۔ واپسی پر گزرے تو دیکھا کہ اُس قبر پر نور ہی نور ہے اور اہل قبر پر رحمت کی بارش ہو رہی ہے۔ آپ علیہ السلام نے حیرت سے بارگاہِ الہی میں عرض کی کہ مجھے اِس کا بہید بتایا جائے اِس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ علیہ السلام یہ شخص جب مرا تو انتہائی بدکار اور گناہ گار تھا لہذا اِس پر عذاب مسلط کر دیا گیا مگر اِس کی وفات کے بعد اِس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تھا جو آج چار سال کا ہو گیا ہے آج اِس کی ماں نے اُس بچے کو مدرسے میں بھیجا ہے اور اُس بچے کے استاد نے اُسے بِسْمِ اللّٰهِ

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھائی ہے۔ مجھے اس بات پر حیا آئی کہ میں اُس شخص کو زمین کے اندر عذاب دوں جبکہ اس کا بچہ زمین پر مجھے رحمن اور رحیم کہہ رہا ہے۔

(تفسیر نعیمی)

تمام گناہ معاف:

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد

سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار

الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ بار

اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳ بار

پڑھے اور سو (۱۰۰) کی گنتی پوری کرنے کیلئے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۰

”پڑھے تو اُس کے (تمام) گناہ بخش دیئے جائیں گے چاہے

سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔“

(مسلم، ابوداؤد، نسائی)

کثرتِ درودِ پاک:

حضرت ابی کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول

اللہ ﷺ میں آپ ﷺ پر کثرت سے درودِ پاک بھیجنا چاہتا ہوں تو اُس کی مقدار اپنی

دُعا کے اوقات میں کیا مقرر کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! جتنا تمہارا جی چاہیے۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ایک چوتھائی آپ ﷺ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اس پر بڑھا دے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ تو میں نے عرض کی دو تہائی کر دوں تو آپ ﷺ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھا لو تو تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے سارے وقت کو آپ ﷺ پر درود شریف پڑھنے کیلئے مقرر کرتا ہوں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اس صورت میں تمہارے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دیئے جائیں گے۔

(مسلم، القول البدیع، آچہ کوثر)

اسی طرح امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر میں اپنے سارے وقت کو آپ ﷺ پر درود کیلئے وقف کر دوں تو کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ تیرے لیے دُنیا اور آخرت کے سارے فکروں کی کفایت فرمائے گا۔

احادیث مبارکہ سے یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ مسلمان کی فلاح اسی میں ہے کہ وہ احکام خداوندی کی پیروی بصورت کثرت درود پاک کرتا رہے دونوں اصحاب سے آپ ﷺ نے اُن کی عبادت کا سارا وقت درود شریف کیلئے وقف کرنے کو فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگر تم لوگ کثرت درود شریف کی وجہ سے دعایا کسی حاجت کا اظہار نہ کر سکو تو یہ رب تعالیٰ پر حق ہے کہ تم کو وہ بھی عطا کرے گا جو تم نہ مانگ سکتے اور تمہاری یہ کثرت میرے قرب اور عطائے خداوندی کا ذریعہ بھی بنے گی۔

(انشاء اللہ)

تیری سادگی پر لاکھوں تیری عاجزی پر لاکھوں

ہوں درودِ عاجزانہ مدنی مدینے والے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاهُ.

حضرت داؤد علیہ السلام اور سُرخ کیڑا:

حضرت داؤد علیہ السلام اپنے کمرے میں بیٹھے زبور پڑھ رہے تھے۔ دیکھا

کہ مٹی میں سے ایک سُرخ کیڑا نکلا ہے، انہوں نے اپنے دل میں سوچا کہ اس

کیڑے کو اللہ تعالیٰ نے کس لیے بنایا ہے۔ کیڑے کو اللہ نے حکم دیا اور وہ بول اٹھا کہ

”اے اللہ کے نبی میرا دن اس طرح گذرتا ہے کہ اللہ نے میرے دل میں

یہ بات ڈال دی ہے کہ ہر روز ہزار بار پڑھا کروں:

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ○

”اللہ پاک ہے اللہ کی حمد ہے اور اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں اور

اللہ سب سے بڑا ہے۔“

اور میری ہر شب اس طرح گزرتی ہے کہ رات کو میرے اندر اللہ نے یہ

بات ڈال دی ہے کہ ہزار بار یہ درود شریف پڑھوں:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نَبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ

وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ○

”اے اللہ محمد نبی اُمی (ﷺ) پر رحمت فرما اور آپ ﷺ کی

آل و اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر سلامتی فرما۔“

اب آپ علیہ السلام کیا فرمانا چاہتے ہیں تاکہ میں آپ علیہ السلام سے استفادہ کر سکوں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کیڑے کو حقیر جاننے پر نادم ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈر کر توبہ کی اور اُسی پر بھروسہ کیا۔ (مکاشفۃ القلوب)

اس واقعہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق اُس کی حمد اور ثنائے مصطفیٰ ﷺ میں مصروف ہے۔ صرف ایک انسان ہی ہے جو اُس کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے۔ ہمیں بھی اشرف المخلوقات ہونے کے سبب آقائے نامد اولیائے ﷺ پر درود و سلام بھیجتے رہنا چاہیے۔ تاکہ آپ ﷺ کے سچے امتی ہونے کا حق ادا کر سکیں۔ اور اللہ کے اس احسان کا شکر ادا کر سکیں جو اُس نے ہم پر آپ ﷺ کی بعثت کے ذریعے کیا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَ سَلِّمْ

کثرتِ درود شریف اور موسیٰ علیہ السلام:

حضرت کعب بن احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو تورات کے بہت بڑے عالم تھے وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے موسیٰ علیہ السلام اگر دُنیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو میری حمد و ثنا کرتے ہیں تو میں آسمانوں سے ایک قطرہ پانی نہ ٹپکاؤں اور زمین سے ایک دانہ نہ اُگاؤں اور بھی بہت سی چیزوں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھ سے اُس سے بھی زیادہ

قریب ہو جاؤں جتنا تیرا کلام تیری زبان سے، جتنا تیرے دل سے اُس کے خطرات اور تیرے بدن سے اُس کی روح اور تیری آنکھ سے تیری روشنی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ ضرور۔ ارشاد ہوا:

”آپ ﷺ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔“

(فضائل اعمال صفحہ ۷۱۹)

حضرت امام ابی القاسم القشیری رحمۃ اللہ علیہ سالہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میں نے تجھ میں دس ہزار کان پیدا فرمائے یہاں تک کہ تو نے میرا کلام سنا اور دس ہزار زبانیں پیدا کیں جس کے سبب تو نے مجھ سے کلام کیا تو مجھ سے سب سے زیادہ محبوب اور نزدیک ترین اُس وقت ہو گا جب تو میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف بھیجے گا۔

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار، فیضان سنت صفحہ ۱۴۷)

کثرتِ درود شریف کی تعریف:

درود شریف کی کثرت کے بارے میں بار بار پڑھنے اور سننے کے بعد ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ کثرتِ درود شریف کی تعریف کیا ہے؟ کیا دن رات چوبیس گھنٹے درود و سلام پڑھنا کثرتِ درود کہلاتا ہے؟ اس معاملہ میں مختلف علماء، اکابرین اور بزرگوں کے اقوال بطور سند پیش کیے گئے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک بزرگ کے بتائے ہوئے عدد کو بھی وظیفہ و معمول بنا لیا جائے تو انشاء اللہ آپ کا شمار کثرتِ درود

شریف پڑھنے والوں میں ہو جائے گا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر کسی کو کروڑوں سال کی عمر بھی مل جائے اور وہ ہر لمحہ درود پڑھتا رہے تو پھر بھی درود و سلام پڑھنے کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ تاہم کسی ایک درود پاک کو بطور وظیفہ دیئے گئے اعداد میں سے کسی ایک کے مطابق پڑھ لینا آپ ﷺ کی حدیث مبارکہ کے مطابق کثرتِ درود پاک شمار ہوگا۔

(انشاء اللہ)

حضرت علامہ شہاب خفاجی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح شفاء شریف میں فرمایا ہے کہ کثرتِ درود شریف سے مراد کم از کم تین سو تیرہ (۳۱۳) بار درود شریف پڑھنا ہے۔

مزرع الحسنات میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین سو تیرہ (۳۱۳) کے عدد میں خاص تاثیر رکھی ہے۔ جہاں پر یہ عود پایا جاتا ہے۔ وہاں فلاح و بہبود اور خیر و برکت پائی جاتی ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پینچمبروں میں سے ۳۱۳ کو رسول بنایا۔ غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کی تعداد بھی ۳۱۳ تھی۔ جس نے ہزاروں کفار کو مار بھگایا۔ اسی طرح حضرت خالوت علیہ السلام کا لشکر جس نے خالوت اور اس کے ساتھیوں کو مار بھگایا۔ انکی تعداد بھی ۳۱۳ تھی۔ اس لیے ۳۱۳ بھی مسیحا عدد ہے۔

(وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ)

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قوت القلوب سے نقل کیا ہے کہ کثرتِ درود شریف کی کم از کم تعداد ۳۰۰ ہے۔ حضرت اقدس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے متوسلین کو یہ تعداد ۳۰۰ بتایا کرتے تھے۔

ابن احبان نے حدیث مبارکہ کہ!

”بے شک یومِ قیامت لوگوں میں سب سے زیادہ میرے نزدیک

وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا۔“

اس حدیث مبارکہ کے حوالہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس لحاظ

سے محدثین قیامت کے دن نبی پاک ﷺ کے زیادہ نزدیک ہوں گے کیونکہ یہ

حضرات سب سے زیادہ درود پڑھنے اور لکھنے والے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

”روزانہ کم از کم (۱۰۰۰) ہزار بار درود شریف ضرور پڑھیں ورنہ

۵۰۰ پراکتفا کریں۔“

بعض بزرگوں نے نماز فجر اور عصر کے بعد دو، دو سو بار (۲۰۰) درود شریف

پڑھنے کو کثرتِ درود شریف لکھا ہے۔

بعض درود شریف ایسے صیغے ہوتے ہیں کہ ان کو پڑھ کر آسانی سے

۱۰۰۰ (ہزار) کا لفظ پورا کیا جاسکتا ہے لہذا ان کو ہی وظیفہ بنا لینا چاہیے۔ مثلاً

(i) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(ii) صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ.

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ کا بیان ہے کہ کم از کم

کثرت ساڑھے تین سو (۳۵۰) بار دن میں اور ساڑھے تین سو بار شام کو درود شریف

پڑھنا، کہلاتا ہے۔

حاصل کلام:

درج بالا فرامین سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ تین سو (۳۰۰) سے لے کر

ہزار (۱۰۰۰) یا دس ہزار تک درود شریف روزانہ پڑھنا یا کم از کم سو (۱۰۰) یا دو سو (۲۰۰) بار درود پاک بصد عقیدت و احترام پڑھنا بھی کثرت درود شریف کے زمرہ میں آتا ہے۔

عزیزانِ محترم:

اگر زندگی مندرجہ ذیل تین اصولوں کے مطابق گزاری جائے تو واقعی ہم نہ صرف شیطان کے فریب سے بچ جائیں گے بلکہ امن و امان اور عافیت کا دور دورہ ہوگا اور ہمارے پاس اللہ کی عبادت اور درود و سلام کیلئے وقت ہی وقت ہوگا۔

اصول یہ ہیں:

- (i) تقلیلِ کلام - (کم بولنا)
- (ii) تقلیلِ طعام - (کم کھانا)
- (iii) تقلیلِ منام - (کم سونا)

حقیقت میں باتونی شخص بارہا پریشانی اور پشیمانی کا سامنا کرتا ہے۔ اپنا اور دوسروں کا وقت برباد کرتا ہے۔ زیادہ کھانے والا مختلف بیماریوں کا شکار رہتا ہے۔ اونگھتا رہتا ہے۔ یہ سب کچھ اُس کو خدا کی عبادت سے دُور رکھتا ہے اور غلبہٴ نیند کی وجہ سے وہ سویا رہتا ہے اور زیادہ سونا تو کھونا ہی کھونا ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

”دُنیا سے بے رغبتی دل اور بدن کو آرام دیتی ہے۔“

دُنیا کی محبت غموں اور پریشانیوں اور تمام گناہوں کی جڑ ہے جبکہ اس سے

بے رغبتی ہر نیکی اور بھلائی کی بنیاد ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)
 لہذا اس مختصری دنیاوی زندگی میں ہمیں شیطان کے مکر و فریب اور وساوس
 سے بچنے، آخرت کے دہشت ناک اور پرخطر مراحل سے بخیریت و عافیت گزرنے
 کیلئے فضولیات و لغویات سے پرہیز کرنا چاہیے اور کثرتِ درود سلام کرنا چاہیے۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ

حدیث:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَسَرَتْ عَلَيْهِ
 حَاجَةٌ فَلْيُكْثِرْ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ فَإِنَّهَا تَكْشِفُ الْهُمُومَ
 وَالْغَمُومَ وَالْكُرُوبَ وَتُكْثِرُ الْأَرْزَاقَ وَتَقْضِي الْحَوَائِجَ.

(دلائل الخیرات کانپوری صفحہ ۱۲، نزہتہ الناظرین صفحہ ۱۳)

”جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو، وہ مجھ پر درودِ پاک کی کثرت
 کرے کیونکہ درودِ پاک پریشانیوں، دکھوں اور مصیبتوں کو لے
 جاتا ہے، رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں بر لاتا ہے۔“

درودِ پاک کی برکت:

حضرت ابو عبد اللہ رضاع اپنی کتاب تحفہ میں لکھتے ہیں کہ بغداد میں ایک
 شخص حقیر، حاجت مند، عیال دار، صابر و عابد رہتا تھا۔ ایک دن وہ رات کو نماز کیلئے

اٹھا تو اُس کے بچے بھوک کی وجہ سے رو رہے تھے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اُس نے بچوں اور بیوی کو بلایا اور کہا بیٹھو اور اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ پر درود پاک پڑھو اور دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کیسے درود پاک کی برکت سے ہمیں غنی کرتا ہے۔

وہ سب بیٹھ گئے اور درود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ درود پاک پڑھتے پڑھتے بچے تو سو گئے اور اللہ تعالیٰ نے اُس مرد صالح پر بھی نیند مسلط کر دی۔ جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اٹھی اور وہ شاہ کونین ﷺ کے دیدار سے فیض یاب ہوا۔ آپ ﷺ نے اُسے تسلی دی اور فرمایا صبح فلاں مجوسی کے گھر چلے جانا اور اُسے میرا سلام کہنا نیز یہ کہنا کہ تیرے حق میں جو دعا ہے وہ قبول ہو چکی ہے اور تجھے اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کے دیئے میں سے میری (قاصد کی) مدد کر۔

یہ فرما کر آپ ﷺ تشریف لے گئے اور وہ شخص بیدار ہوا تو انتہائی خوش تھا لیکن اُس نے دل میں سوچا کہ جس نے خواب میں حضور ﷺ کو دیکھا، اُس نے الحق حضور ﷺ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان حضور ﷺ کی شکل میں نہیں آسکتا اور پھر یہ بھی محال ہے کہ حضور ﷺ مجھے ایک آگ کے پجاری مجوسی کے پاس بھیجیں اور پھر اُس کو سلام بھی فرمائیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ سوچ کر وہ پھر سو گیا تو خواب میں پھر آپ ﷺ کا دیدار ہوا اور آپ ﷺ نے وہی حکم دیا۔

جب صبح ہوئی تو وہ مجوسی کے گھر پہنچ گیا کیونکہ وہ علاقے کا ایک مالدار اور وسیع کاروبار والا شخص تھا۔ لہذا اُس کے ارد گرد اُس کے کافی کارندے بھی تھے۔ مجوسی نے اُسے اجنبی دیکھ کر پوچھا کیا آپ کو کوئی کام ہے تو مرد صالح نے کہا۔ وہ میرے اور تیرے درمیان علیحدگی کی بات ہے۔“

اُس نے نوکروں اور غلاموں کو حکم دیا کہ وہ باہر چلے جائیں جب تخلیہ ہو تو مرد صالح نے کہا تجھے ہمارے نبی ﷺ نے سلام فرمایا ہے۔ یہ سن کر مجوسی نے کہا تمہارا نبی کون ہے؟ فرمایا محمد ﷺ یہ سن کر مجوسی نے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میں مجوسی ہوں اور میں اُن کے لائے ہوئے دین کو نہیں مانتا۔ اس پر اُس مرد صالح نے کہا جی ہاں میں جانتا ہوں لیکن میں نے دوبار آپ ﷺ کی زیارت کی ہے اور مجھے اُنہوں نے اسی بات کی تاکید فرمائی ہے۔ یہ سن کر مجوسی نے اللہ تعالیٰ کی قسم دلائی کہ کیا واقعی تجھے تمہارے نبی ﷺ نے بھیجا ہے اُس نے کہا بالکل، اللہ شاہد ہے اور مجھے یہی فرمایا گیا ہے۔ پھر مجوسی نے کہا اور کیا کہا ہے؟ اُس نے کہا آپ ﷺ نے مزید فرمایا۔ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے سے مجھے کچھ دے اور یہ کہ تیرے حق میں دُعا قبول ہے۔ مجوسی نے پوچھا تجھے معلوم ہے وہ کونسی دُعا ہے؟ اُس نے جواباً کہا مجھے علم نہیں۔ پھر مجوسی نے کہا میرے ساتھ اندر آؤ۔ میں تمہیں بتاؤں وہ کون سی دُعا ہے۔ جب میں اندر گیا تو مجوسی نے کہا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں اور اُس نے ہاتھ پکڑ کر کہا:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۝ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (ﷺ)

اسلام قبول کر لینے کے بعد اُس نے اپنے ہم نشینوں اور کارندوں کو بلایا اور کہا سن لو میں گمراہی میں تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہے۔ میں نے ہدایت قبول کر لی ہے اور میں نے تصدیق کی اور ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے نبی ﷺ پر ابھدا تم میں سے جو ایمان لے آئے تو اُس کیلئے میرا مال حلال ہے اور جو ایمان نہ لائے تو وہ میرا مال ابھی واپس کر دے اور آئندہ نہ وہ مجھے دیکھے، نہ میں اُسے دیکھوں۔ چونکہ اُس

کے مال سے کافی مخلوق تجارت کرتی تھی اس کے اعلان سے اکثر ان میں سے ایمان لے آئے اور جو ایمان نہ لائے وہ اس کا مال واپس کر کے چلے گئے پھر اس نے اپنے بیٹے کو بلایا اور کہا بیٹا! میں نے اسلام قبول کر لیا ہے لہذا اگر تو بھی اسلام قبول کر لے تو تو میرا بیٹا اور میں تیرا باپ ورنہ آج سے نہ تو میرا بیٹا نہ میں تیرا باپ۔“

یہ سن کر بیٹے نے کہا ابا جان! جو راستہ آپ نے اختیار کیا ہے میں اس کی مخالفت ہرگز نہ کروں گا۔ سن لیجئے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۝ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (ﷺ)

پھر اس نے اپنی بیٹی کو بلایا جو کہ اپنے ہی بھائی سے شادی شدہ تھی اور یہ مجوسیوں کے مذہب کے مطابق تھا اس نے بیٹی سے بھی وہی کہا جو بیٹے سے کہا تھا یہ سن کر بیٹی نے کہا مجھے قسم ہے خدا کی! میرا شادی کے دن سے آج تک اپنے بھائی سے ملاپ نہیں ہوا بلکہ مجھے سخت نفرت رہی ہے۔ اس کے بعد اس نے بھی کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئی۔

یہ سن کر باپ بہت خوش ہوا پھر اس نے مرد صالح سے کہا کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو وہ دعائے قبولیت کی خوشخبری آپ لائے ہیں اور وہ کیا چیز ہے جس نے نبی پاک ﷺ کو مجھ سے راضی کیا ہے؟ مرد صالح نے کہا ضرور بتائیں۔ اس نے کہا۔

جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے عام دعوت کی تھی۔ سب لوگوں کو کھانا کھلایا حتیٰ کہ کیا شہری اور کیا دیہاتی سب کھا گئے۔ جب سب کھا کر فارغ ہو چکے تو چونکہ میں تھک کر چور ہو چکا تھا۔ میں نے مکان کی چھت پر

بستر لگوا یا تاکہ آرام کروں اور میرے پڑوس میں ایک سیدزادی جو کہ سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہے اور اُس کی چھوٹی چھوٹی بچیاں رہتی تھیں۔ جب میں اوپر لیٹا تو میں نے ایک صاحبزادی سے سنا وہ اپنی والدہ محترمہ سے کہہ رہی تھی۔ امی جان آپ نے دیکھا ہمارے پڑوسی مجوسی نے کیا کیا ہے؟ ہمارا اُس نے دل دکھایا ہے سب کو کھلایا مگر ہمیں اُس نے پوچھا تک نہیں اللہ تعالیٰ اُسے ہماری طرف سے اچھی جزا نہ دے۔ جب میں نے اُس شہزادی سے یہ بات سنی تو میرا دل پھٹ گیا اور سخت کوفت ہوئی ہائے! میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں جلدی سے نیچے اُتر اور پوچھا کہ یہ کتنی شہزادیاں ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ تین شہزادیاں ہیں اور ایک اُن کی والدہ محترمہ ہے۔

میں نے کھانا پختا اور چار بہترین جوڑے کپڑوں کے لیے اور کچھ نقدی رکھ کر نوکرانی کے ہاتھ اُن کے گھر بھیج دیئے اور خود پھر مکان کی چھت پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ جب وہ چیزیں جو میں نے بھیجی تھیں اُن کے ہاں پہنچیں تو وہ بہت خوش ہوئیں اور شہزادیوں نے کہا امی جان! ہم کیسے یہ کھانا کھائیں جبکہ بھینجے والا مجوسی ہے؟ یہ سُن کر اُن کی والدہ نے کہا۔ بیٹی یہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے اُس نے بھیجا ہے۔ تو شہزادیوں نے کہا ہمارا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہم کھانا ہرگز نہ کھائیں گی جب تک وہ مجوسی ہے پہلے اُس کیلئے اپنے نانا جان کی شفاعت سے اُس کے مسلمان ہونے اور اُس کے جنتی ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں۔

ان شہزادیوں نے دعا کرنا شروع کی اور اُن کی والدہ محترمہ آمین کہتی رہیں لہذا یہ وہ دُعا ہے جس کی قبولیت کی بشارت نبی پاک ﷺ نے تیرے ہاتھ بھیجی ہے۔

اور اب میں حضور ﷺ کے حکم کی تعمیل یوں کرتا ہوں کہ جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے ساری جائیداد میں سے نصف ان لڑکے لڑکی کو دی تھی اور نصف میں نے رکھا تھا اور اب چونکہ ہم سب مسلمان ہو گئے ہیں اور اس مبارک اسلام نے دونوں (بہن بھائی) کے درمیان جدائی کر دی ہے اب وہ مال جو ان کو دیا تھا وہ آپ کا ہے۔ آپ لے جائیں۔

(سعادة الدارين صفحہ ۳۹۸)

حاصل کلام:

اس واقعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ پر درود شریف کی کثرت کرنے والوں کیلئے غیب سے مصائب و آلام کا حل عطا کرتا ہے نیز یہ کہ سادات کرام کی خدمت کرنے سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے حبیب ﷺ راضی ہوتے ہیں۔ اور اس کے عوض جنت اور شفاعت نصیب ہوتی ہے اور یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ نبی پاک ﷺ اپنی امت کے ہر فرد سے باذن اللہ واقف ہیں۔

اہم نکتہ:

سوال: حضور ﷺ کی شریعت مطہرہ کا قانون ہے کہ غیر مسلم کو سلام مت کہو تو خود آپ ﷺ نے اُس مجوسی کو کیوں سلام کیا؟

جواب: اہل سنت کا یہ عقیدہ مصمم ہے کہ رسول اللہ ﷺ باذن اللہ دلوں کے حال جانتے ہیں لہذا ہمارے عقیدے کے مطابق ہی نبی پاک ﷺ نے مجوسی کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عطا سے ایمان دیکھ لیا تھا اور اسی ایمان کی بنیاد پر

آپ ﷺ نے اُسے سلام بھیجا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ (ﷺ)

نُورِ الْأَنْوَارِ وَسِرِّ الْأَسْرَارِ وَسَيِّدِ الْأَبْرَارِ

امیر بننے کا نسخہ:

شرح احیاء علوم دین میں روایت ہے کہ کثرت سے درود شریف پڑھنا فاقہ، افلاس اور غربت کو دور کرتا ہے۔ واقعی اگر کوئی نماز عشا کے بعد ۳۱۳ بار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کے ساتھ ۳۱۳ بار درود شریف پڑھے تو وہ بہت جلد امیر ہو جائے گا کیونکہ حدیث شریف ہے کہ جو کوئی درود شریف پڑھتا ہے تو رسول کریم ﷺ اُس کے کاروبار کے متولی اور وکیل ہو جاتے ہیں۔ حشر، حساب اور میزان میں تو لنے کے وقت، پل صراط پر چلنے کے وقت ہر جگہ آپ ﷺ اُمّتی کا ساتھ دیتے ہیں حتیٰ کہ سب گناہ بخشوا کر اُسے جنت میں داخل کروائیں گے۔

(ترتیب الصلوٰۃ، فضیلت و عظمت درود شریف صفحہ ۵۳)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَ صَلِّ

عَلَي الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

قرض کی ادائیگی:

ایک شخص کے ذمہ پانچ سو (۵۰۰) درہم قرض تھا۔ مگر حالات ایسے تھے کہ وہ قرض ادا نہ کر سکتا تھا۔ اُس کو دیدار نبی ﷺ ہوا تو اُس نے اپنی پریشانی بیان کی

آپ ﷺ نے اپنے امتی کی پریشانی سن کر فرمایا کہ تم ابو الحسن کیسائی کے پاس چلے جاؤ اور میری ﷺ طرف سے کہنا کہ تمہیں پانچ سو (۵۰۰) درہم دے وہ نیشاپور میں ایک سخی مرد ہے اگر وہ نشانی طلب کرے تو کہہ دینا کہ تم روزانہ دربار رسالت ﷺ میں سو بار درود شریف پڑھتے ہو مگر کل تم نے درود شریف نہیں پڑھا۔

وہ شخص بیدار ہوا اور ابو الحسن کیسائی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا اور مدعی بیان کیا مگر اُس نے کوئی توجہ نہ دی مگر جب آپ ﷺ کا پیغام دیا تو اُس نے نشانی طلب کی نشانی سن کر ابو الحسن تخت سے زمین پر کود پڑا۔ دربار الہی میں سجدہ شکر بجالایا اور پھر کہا اے بھائی یہ میرے اور اللہ کے درمیان ایک راز تھا کوئی دوسرا اس راز سے واقف نہ تھا۔ واقعی کل میں نے درود شریف نہیں پڑھا۔

ابو الحسن نے اُسے ۵۰۰ کی بجائے دو ہزار درہم دیئے اور عرض کیا! اے بھائی یہ ہزار آقا ﷺ کی طرف سے پیغام اور بشارت لانے کیلئے بطور شکرانہ جبکہ دوسرا ہزار آپ کے یہاں تشریف لانے کیلئے بطور شکر یہ اور ۵۰۰ درہم آقا ﷺ کے حکم کی تعمیل ہے اور مزید کہا آئندہ آپ کو کوئی تکلیف ہو تو میرے پاس تشریف لایا کریں۔

(معارج النبوة صفحہ ۳۲۹، ج ۱)

اللہ کے خزانوں کے وارث ہیں نبی سرور

یہ سچ ہے نیازی ہم سرکار کا کھاتے ہیں

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ

وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

حدیث:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ عَلَيَّ كُفَّارَةٌ لَكُمْ وَرَكَاةٌ
 فَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ .

(القول البدیع صفحہ ۱۰۳)

”حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود پاک پڑھو، کیونکہ مجھ پر درود پڑھنا
 تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے باطن کی طہارت ہے
 اور جو مجھ پر ایک بار بھی درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اُس پر دس
 رحمتیں بھیجتا ہے۔“

صَلِّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

درود شریف سے مُردے کا دیدار:

ایک عورت نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گزارش کی
 کہ وہ اپنی مرحوم بیٹی کو خواب میں دیکھنا چاہتی ہے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
 نے فرمایا: نماز عشاء کے بعد چار رکعت نماز نفل پڑھ اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے
 بعد سورہ الْهٰكُمُ التَّكَاثُرِ ایک مرتبہ پڑھ کر لیٹ جاؤ اور نبی پاک ﷺ پر درود پاک
 پڑھتی پڑھتی سو جاؤ۔ اُس نے ایسا ہی کیا خواب میں اُس نے اپنی بیٹی کو دیکھا جو عذاب

میں مبتلا تھی اُس کو تار کول کا لباس پہنا کر ہاتھوں میں آگ کی ہتھکڑیاں اور پاؤں میں آگ کی بیڑیاں پہنا دی گئی ہیں۔

وہ گھبرا کر بیدار ہوئی اور اگلے دن حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے واقعہ بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ کچھ صدقہ کرو شاید اللہ تعالیٰ اُس کو معاف فرما دے۔ اس کے بعد حضرت بصری رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک باغ ہے جس میں بڑے اور بلند تخت پر ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہے۔ اور اُس کے سر پر نورانی تاج ہے۔ اُس لڑکی نے عرض کی کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں۔ اُس نے کہا میں وہی لڑکی ہوں جس کی والدہ نے آپ سے میری ملاقات و دیدار کیلئے کہا تھا اور آپ نے اُس کو کچھ پڑھنے کو فرمایا تھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مگر بیٹی تمہاری والدہ نے تو تمہارے بارے میں کچھ اور بتایا تھا مگر میں اُس حالت کے برعکس دیکھ رہا ہوں یہ سن کر لڑکی نے عرض کی کہ جیسے میری والدہ نے بیان کیا تھا نہ صرف میری ایسی حالت تھی بلکہ اُس قبرستان میں ستر ہزار مردے تھے اُن سب پر عذاب ہو رہا تھا، ہماری خوش نصیبی کہ ہمارے اُس قبرستان کے پاس سے ایک عاشق رسول ﷺ کا گزرا تھا اور اُس نے درود پاک پڑھ کر ثواب ہمیں بخشا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس درود پاک کے صدقہ سے ہم سب پر رحمت فرمائی اور عذاب سے نجات دے دی اور یہ انعام و اکرام عطا فرمایا جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں۔ اس کو قرطبی نے تذکرہ میں ذکر کیا ہے۔

(القول البدیع صفحہ ۱۳۱، سعادت الدارین صفحہ ۳۳۸، فضائل اعمال صفحہ ۶۷۲)

صَلِّ اللّٰهَ عَلٰی النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

غم و تکالیف کفارہ گناہ:

آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا:

”اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس کے حساب میں مناقشہ (باز پرس) کیا جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ مومن کو جو تکلیف بھی پہنچتی ہے اُس کے گناہوں کا کفارہ بنا دی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اُسے جو کٹنا چبھتا ہے (وہ بھی اُس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے)۔“

(مطالع المسرات صفحہ ۵۲۸)

درج بالا فرمان سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہر پریشانی گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ لہذا ہمیں ہر قسم کی تکلیف کو یہ سوچ کر برداشت کرنا چاہئے کہ یہ نقصان آخرت میں ہمیں عذاب و تکالیف سے بچائے گا۔ ویسے بھی نقصان پر رونے دھونے سے اس کی تلافی تو ہوتی نہیں الٹا ہم مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے سب سے بہتر طرز عمل مصیبت کو ثابت قدمی اور صبر سے برداشت کرنا ہے۔ اس سے تکمیل حکم ربی بھی ہے اور بہت زیادہ اجر بھی۔

توبہ

انسان کو اللہ کی عبادت کیلئے تخلیق کیا گیا ہے اور اُسے مستقل امتحانوں سے گذرنا پڑتا ہے۔ انسان کی اوسط عمر (۶۰) ساٹھ سال ہے اور یہ کوئی اتنا زیادہ عرصہ نہیں اس عرصہ کے بعد انسان کو بالآخر اللہ کے سامنے حاضر ہو کر اپنی زندگی کے ہر سیکنڈ کا حساب دینا ہے وہ لوگ جو دنیاوی زندگی میں خوفِ خدا نہیں کرتے اور اللہ کے عذاب کو جھٹلاتے ہیں روزِ محشر انہیں جہنم کے ابدی عذاب کی طرف دھکیل دیا جائے گا۔ ان کیلئے فرار کا کوئی راستہ نہ ہوگا اور ان کے بدن اور روہیں کبھی نہ ختم ہونے والی ناقابلِ برداشت تکلیف میں مبتلا ہوں گی لیکن ان کو ملنے والی کوئی بھی سزا ان کا خاتمہ نہیں کرے گی بلکہ انہیں آگ میں بار بار ڈھلا جائے گا ہر بار جلنے پر انہیں نئی جلد عطا کی جائے گی اور یوں ان کا عذاب جاری رہے گا۔ وہ عذاب کے خاتمہ کیلئے گروگڑائیں گے مگر انہیں جواب ملے گا۔

”اور وہ پکاریں گے اے مالک! تیرا رب ہمارا خاتمہ کر ڈالے وہ فرمائے گا کہ تمہیں تو ہمیشہ جلتے رہنا ہے۔“

یاد رکھیں کہ موت ایسی حقیقت ہے جس کے بعد دنیاوی زندگی میں کوئی امکان نہیں قرآن مجید میں ہے کہ

”کیا ہم نے تمہیں وہ (اتنی) عمر نہ دی تھی جس میں (با آسانی) نصیحت قبول کر لیتا وہ جو نصیحت قبول کرنا چاہتا۔“
(سورۃ فاطر ۳۷)

جب مقررہ وقت آ پہنچا تو انسان جتنا بھی گڑگڑائے، التجا کرے اُسے مزید

کوئی موقع نہیں دیا جاتا۔

صبح سویرے جب ہم نیند سے بیدار ہوتے ہیں تو اُس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دن اور ایک اور موقع عطا کیا ہے تاکہ ہم جبینِ سجدہ بجالائیں اور اُس کے آگے جھک کر اپنے گزشتہ گناہوں کی فوراً معافی طلب کر سکیں اور اگر ہم نے اُس موقع سے فائدہ نہ اٹھایا تو مرنے کے بعد مسلسل اور نہ ختم ہونے والا عذاب ہی ہمارا مقدر ہوگا۔ اے غفلت میں ڈوبے مسلمانو!

خدارا! اب بھی وقت ہے، سنجیدگی سے اُس ہولناک عتاب و عذاب سے بچنے کا ساماں کر لو اور توبہ کے ذریعے اُس کے جلال سے امان میں آ جاؤ۔ یاد رہے کہ خدا کے خوف سے توبہ کرنے والے مومنوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی رحم و کرم کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

”آپ فرمائیے، اے میرے بندو جنہوں نے زیادتیاں کیں اپنے نفسوں پر، مایوس نہ ہوں اللہ کی رحمت سے یقیناً اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے سارے گناہ بلاشبہ وہی بخشنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔“

(سورۃ الزمر آیت: ۵۳)

یاد رہے کہ یہ رحمت اور کرم توبۃ النصوح سے حاصل ہوگی جس کے بارے میں قرآن میں ہے۔

”توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے ذمہ لیا ہے اُن کی توبہ ہے جو بے سمجھی سے گناہ کر بیٹھتے ہیں اور پھر جلدی سے توبہ کرتے ہیں پس یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ (نظر رحمت سے) توجہ فرماتا ہے اور نہیں یہ توبہ (جس کے مقبول کرنے کا وعدہ ہے)

ان لوگوں کیلئے جو کرتے ہیں برائیاں (ساری عمر) یہاں تک کہ جب آجائے کسی ایک کو ان میں سے موت (تو) کہے بے شک میں توبہ کرتا ہوں اب اور نہ ان لوگوں کی توبہ جو مرتے ہیں اس حال میں کہ وہ کافر ہیں۔ (سورۃ النساء آیات ۱۷-۱۸)

افسوسناک بات تو یہ ہے کہ ہم روز اپنے ارد گرد لوگوں کو مرتاد دیکھتے ہیں مگر نصیحت نہیں پکڑتے۔ یہ جاننے کے باوجود کہ حیات بعد از موت ہماری منتظر ہے۔ اپنے بدنوں کو عمر سے کمزور ہوتا دیکھنے کے باوجود موت کے بارے میں سوچنے سے انکار کرتے ہیں اور یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ”ہمارے علاوہ“ ہر دوسرے شخص کو موت آئے گی۔ ہماری غفلت اور چشم پوشی ہمیں دن بدن اُس سخت اور اذیت ناک انجام کی طرف لے کر جا رہی ہے جس دن ہمارے چیخنے چلانے، رونے گڑ گڑانے، تڑپنے اور بھیک مانگنے کا کچھ فائدہ نہ ہوگا لہذا دستیاب گھڑیوں کو غنیمت جان کر ہمیں آج ہی اُس الہِ مطلق، اُس غفور الرحیم کے سامنے جھک کر سچی و پکی توبہ کرنی چاہیے تاکہ جہنم کے عتاب و عذاب سے بچ سکیں۔ (آمین)

ای شخص غنیمت شمار عمر
پیشتر ایں کہ صدا آید فلاں نماںد

گناہ کیا ہے؟

”آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ جو کام کر کے تمہارا دل مطمئن ہو جائے وہ نیکی

جبکہ جو کام کرنے سے تمہارا دل بے چین ہو جائے وہ گناہ ہے۔“

آدمی پر گناہ کا کفارہ فرض ہے اور وہ توبہ ہے اور جو توبہ بوسیلاً مصطفیٰ ﷺ نہ

ہو اُس کی قبولیت ناممکن ہے۔

توبہ کیا ہے؟

توبہ کے لفظی معنی لوٹنے اور رجوع کرنے کے ہیں لیکن شرعی اصطلاح میں توبہ سے مراد ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ترک کر کے اطاعت کی طرف لوٹے اور اطاعت یہ ہے کہ انسان اپنی عملی زندگی میں احکامات الہیہ کی تعمیل کرے۔

توبہ سے پہلے ایمانِ کامل ضروری ہے ایمانِ کامل انسانی ضمیر کو زندہ رکھتا ہے کیونکہ انسان جب برائیوں کی طرف بڑھنے لگتا ہے تو سب سے پہلے اُس کا ضمیر اُس کو ملامت کرتا ہے کہ وہ یہ گناہ کیوں کرنے لگا ہے۔

توبہ، گناہ چھوڑنے کا وعدہ:

توبہ دراصل گناہ نہ کرنے کا میثاق ہے جو انسان اللہ تعالیٰ سے کرتا ہے اور سابقہ گناہوں کو چھوڑنے کا عہد کرتا ہے یہ وعدہ انسان اللہ سے کسی بھی وقت کر سکتا ہے۔ عمر کے کسی بھی حصے میں جس وقت انسان کے دل میں گناہ چھوڑنے کا احساس پیدا ہو جائے تو انسان اپنے گناہوں پر معافی مانگنے کیلئے توبہ کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے۔

جامع تعریف:

انسان اپنی کی ہوئی خطاؤں پر نادم ہو، جو برائی کر رہا ہے، اُسے چھوڑ دے اور آئندہ اس کا ارتکاب نہ کرے اور وہ برائی جو وہ کر چکا ہے اُس کی تلافی کی کوشش کرے اگر تلافی کی صورت ممکن نہ ہو تو اللہ سے معافی مانگے اور زیادہ سے زیادہ

نیکیاں کرے تاکہ اپنی برائی کے داغوں کو دھو ڈالے۔ لیکن توبہ اُس وقت تک حقیقی نہیں ہو سکتی جب تک کہ اللہ کی رضا کی خاطر نہ ہو، کسی دوسری وجہ سے کسی بُرے فعل کو ترک کر دینا توبہ نہیں کہلاتا۔

بنی اسرائیل کے پیغمبر نے ایک دفعہ حق تعالیٰ سے سفارش کی کہ خدایا فلاں شخص کی توبہ قبول فرمائے۔ حق تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ مجھے اپنی عزت کی قسم ہے! اگر آسمان کے تمام فرشتے بھی اس کی سفارش کریں تو بھی اُس کی توبہ قبول نہ کروں گا کیونکہ اس کے دل میں ابھی تک گناہ کی حلاوت موجود ہے۔

توبہ کا طریقہ:

(۱)۔ جب بھی کوئی خطا سز د ہو جائے یا گناہ کر بیٹھے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور دونوں ہاتھ اللہ عزوجل کی طرف اٹھا کر کہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْهَا لَا أَرْجِعُ إِلَيْهَا أَبَدًا

”اے اللہ! میں تیرے سامنے اس (خطایا گناہ) سے توبہ کرتا ہوں

اور (عہد کرتا ہوں کہ) پھر کبھی یہ گناہ یا خطا ہرگز نہیں کروں گا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ!۔

جو شخص اس طرح توبہ کرے گا اُس کا گناہ بخش دیا جائے گا بشرطیکہ دوبارہ وہی

گناہ نہ کرے۔

نماز توبہ:

(۱)۔ جو شخص بھی کوئی گناہ کر بیٹھے تو فوراً کھڑا ہو اور (گناہ سے طہارت کی نیت

سے) اچھی طرح غسل یا وضو کرے پھر دو (۲) رکعت نمازِ توبہ پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کی مغفرت طلب کرے۔

حدیث شریف میں ہے کہ۔

جو شخص اس طریق پر (غسل توبہ اور نمازِ توبہ کے بعد) اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا اسکے گناہ ضرور معاف کر دیئے جائیں گے۔

(۲)۔ کوئی بڑا گناہ سرزد ہو جائے تو تین مرتبہ یہ الفاظ کہے:

اللَّهُمَّ مَغْفِرَ تِكْ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتِكَ أَرْجَى
عِنْدِي مِنْ عَمَلِي

”اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت وسیع ہے اور مجھے اپنے عمل کی نسبت تیری رحمت کی بہت زیادہ امید ہے۔“

(۳)۔ کم از کم ایک مرتبہ دن اور ایک مرتبہ رات میں توبہ ضرور کرنی چاہیے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

اللہ تعالیٰ رات میں اپنا (رحمت کا) ہاتھ بڑھاتا ہے تاکہ دن کا گنہگار (دن کے گناہوں سے) توبہ کر لے اور دن میں رحمت کا ہاتھ بڑھاتے ہیں تاکہ رات کا گنہگار (رات کے گناہوں سے) توبہ کر لے (یہ سلسلہ برابر جاری رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے (اور قیامت آئے)۔

(۴)۔ اسی طرح ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا

رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے (تو کیا ہوتا ہے؟) حضور ﷺ نے

فرمایا! (اس کے نامہ اعمال میں) لکھ دیا جاتا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا: پھر اس گناہ

سے توبہ واستغفار کر لیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! اس کی توبہ قبول کر لی جاتی ہے اور بخش دیا جاتا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا: وہ دوبارہ وہی گناہ کر لیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! (پھر) اس کے ذمے لکھ دیا جاتا ہے۔ اس نے عرض کیا وہ پھر توبہ واستغفار کر لیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! پھر اس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے اور مغفرت کر دی جاتی ہے اور (یاد رکھو) اللہ (توبہ اور مغفرت سے) نہیں تھکتا، تم ہی تھک جاؤ تو تھک جاؤ۔

سَيِّدُ الْأَسْتِغْفَارِ

جو شخص یہ کلمات صبح کے وقت پڑھے اور اگر دن میں مر جائے تو شہید ہوگا۔ اور اگر رات کو پڑھے اور اُسے موت آجائے تو بھی شہید ہوگا۔ نیز اس کے پڑھنے سے زندگی کے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَ أَنَا عَبْدُكَ
وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوؤُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ أَبُوؤُ
بِذَنْبِي فَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ O
”اے اللہ! تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو
نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں تیرے
وعدہ اور عہد پر (قائم) ہوں جس قدر مجھ میں استطاعت ہے
میں پناہ مانگتا ہوں ان (تمام کاموں) کے شر سے جو میں نے
کیئے اور میرے اوپر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں
اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں پس تو میرے

گناہوں کو بخش دے اس لئے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو
نہیں بخش سکتا۔“ (آمین)

حدیث شریف میں ہے کہ:-

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میں دن میں ستر (۷۰) مرتبہ (دوسری روایت
میں ہے) ستر (۷۰) مرتبہ سے بھی زیادہ اللہ سے توبہ و استغفار کرتا ہوں تیسری
روایت میں ہے سو (۱۰۰) مرتبہ۔

ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! تم (زیادہ سے زیادہ) اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کیا
کر و اس لئے کہ میں (خود) دن میں سو (۱۰۰) بار توبہ کرتا ہوں۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ:-

جس شخص نے (ہر گناہ کرنے کے بعد فوراً توبہ) استغفار کر لیا اس نے گناہ
پر اصرار نہیں کیا اگرچہ ستر (۷۰) مرتبہ (توبہ و استغفار کے بعد بھی) گناہ کرے۔
ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

جو شخص چاہے کہ قیامت کے دن اس کا نامہ اعمال اس کو خوش کر دے تو اس
کو کثرت سے (توبہ) استغفار کرتے رہنا چاہیے۔
ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

اللہ تعالیٰ (اولادِ آدم علیہ السلام سے خطاب فرما کر) کہتا ہے: اے آدم
علیہ السلام کی اولاد! بیشک تو جب تک مجھ سے دُعا مانگتا رہے گا اور (مغفرت کی) اُمید
رکھے گا میں تجھ کو معاف کر دوں گا کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں اور (مطلق) پرواہ نہ

کروں گا اے آدم کی اولاد! اگر تیرے گناہ (زمین سے) آسمان کی بلندی تک بھی پہنچ جائیں گے اور پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے گا تو میں تیرے گناہ بخش دوں گا۔ اے آدم کی اولاد! اگر تو زمین بھر گناہ بھی میرے سامنے لائے گا اور پھر تو میرے سامنے اس حالت میں پیش ہوگا کہ تو نے کسی کو میرے ساتھ شریک نہ کیا ہوگا تو میں بھی زمین بھر مغفرت تیرے لئے ضرور لاؤں گا۔ (وسیع تر مغفرت سے سرفراز کر دوں گا)۔
ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

کوئی بھی بندہ جب گناہ کر لیتا ہے اور پھر (اسی وقت نادم ہو کر) کہتا ہے اے میرے پروردگار میں تو گناہ کر بیٹھا اب تو اس کو بخش دے۔ تو اس کا پروردگار (فرشتوں کے سامنے) فرماتا ہے! میرے اس بندہ کو یقین ہے کہ اس کا پروردگار ہے جو گناہوں کو معاف بھی کرتا ہے اور ان پر پکڑ بھی کرتا ہے؟ (سن لو) میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا پھر وہ بندہ جب تک خدا چاہتا ہے اس عہد پر قائم رہتا ہے پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو پھر (نادم ہو کر) کہتا ہے: اے میرے پروردگار میں تو یہ ایک اور گناہ کر بیٹھا ہوں تو اس کو بھی بخش دے۔ تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے! میرے اس بندہ کو یقین ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو گناہ کو معاف بھی کرتا ہے اور اس پر مواخذہ بھی کرتا ہے؟ (سن لو) میں نے اس کو (پھر) معاف کر دیا ہے۔ پھر جب تک خدا چاہے وہ گناہوں سے باز رہتا ہے پھر گناہ کر بیٹھتا ہے تو پھر (نادم ہو کر) کہتا ہے! اے میرے پروردگار: میں تو پھر یہ گناہ کر بیٹھا تو اس کو بھی بخش دے۔ اللہ تعالیٰ پھر (فرشتوں سے) فرماتا ہے: میرے اس بندے کو یقین ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو گناہوں کو معاف بھی کرتا اور ان پر سزا بھی دیتا ہے (سنو) میں نے اس بندے کو پھر

معاف کر دیا۔ (رسول اللہ ﷺ نے) تین مرتبہ اس بندہ کے گناہ اور توبہ کرنے کا ذکر فرمایا اور (اس کے بعد) فرمایا! پس اسی طرح جو چاہے کرتا رہے (یعنی ہر گناہ کے بعد توبہ کرتا رہے)۔

ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

خوشخبری ہے اُس شخص کے لئے جس کے نامہ اعمال میں کثرت سے

استغفار موجود ہو۔

(۵)۔ (صدقِ دل سے معنی کا دھیان کر کے) یا تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ ان کلمات

کے ساتھ استغفار پڑھا کرو۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ:-

جو شخص ان کلمات کے ساتھ (صدقِ دل سے) تین بار (۳) مغفرت

طلب کرے گا اُس کی مغفرت کر دی جائے گی اگرچہ اُس کے گناہ سمندر کی جھاگ

کے برابر ہوں۔ (یعنی بی شمار ہوں)۔

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ أَتُوبُ

إِلَيْهِ

”میں مغفرت چاہتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود

نہیں ہے وہ (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والا (آسمان و زمین کو)

قائم رکھنے والا ہے اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔“

(حصن حصین ۲۸۵، ۲۸۰)

سچی توبہ:

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے ”توبۃ النصوح“ یعنی سچی توبہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم سے کوئی قصور ہو جائے تو اپنے گناہ پر نادم ہو پھر شرمندگی سے اس پر اللہ سے استغفار کرو اور آئندہ اُس فعل کا کبھی ارتکاب نہ کرو۔“

قرآن مجید میں ارشادِ باری ہے کہ

”مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کو

کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا

مہربان ہے اور جو توبہ کرے اور اچھا کام کرے تو وہ اللہ کی طرف

رجوع لایا جیسے چاہیے تھا۔“

(سورۃ الفرقان ۰۷ تا ۱۷)

قبول توبہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ گناہ کا اعتراف کر کے اللہ سے توبہ کرتا ہے تو وہ اُس کی توبہ کو قبول فرما لیتا ہے۔

(بخاری)

توبہ کرنے والے بہتر ہیں:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا سارے بنی آدم خطا کار ہیں اور خطا کاروں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کر لیتے ہیں۔

(ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

توبہ کا وقت کب تک ہے؟

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ توبہ کا وقت اُس وقت تک ہے جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔

(ابوداؤد، دارمی)

ہر انسان کے ساتھ بیس فرشتے:

تفسیر ابن جریر میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہر بندے کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! ایک تو دائیں جانب نیکیاں لکھنے والا جو بائیں جانب دالے پر امیر ہے جب تو کوئی نیکی کرتا ہے تو وہ ایک کی بجائے دس لکھتا ہے جب تو کوئی برائی کرے تو بائیں والا دائیں والے سے اس کی اجازت طلب کرتا ہے وہ کہتا ہے ٹھہر جاؤ شاید ابھی توبہ استغفار کر لے۔ تین مرتبہ وہ اجازت مانگتا ہے تب اگر اُس نے توبہ نہ کی تو یہ نیکی کا فرشتہ اُس کو کہتا ہے اب لکھ لو یہ تو بڑا برا سا تھی ہے اسے خدا کا لحاظ نہیں یہ اُس

سے نہیں شرمایا کہ اللہ کا فرمان ہے کہ انسان جو بات زبان پر لاتا ہے اُس پر نگہبان متعین ہے اور دو (۲) تیرے آگے پیچھے ہیں ایک فرشتہ تمہارے ماتھے کے بال تھامے ہوئے ہے جب تو خدا کی تواضع اور فروتنی (عبادت و حمد) کرتا ہے وہ تجھے بلند درجہ کر دیتا ہے اور جب تو اللہ کے سامنے سرکشی اور تکبر کرتا ہے وہ تجھے پست اور عاجز کر دیتا ہے۔ دو (۲) فرشتے تیرے ہونٹوں پر ہیں جو درود شریف تو مجھ ﷺ پر پڑھتا ہے وہ اُس کی حفاظت کرتے ہیں۔ ایک فرشتہ تیرے منہ پر کھڑا ہے کوئی سانپ وغیرہ جیسی چیز تیرے حلق میں نہ چلی جائے اور دو (۲) فرشتے تیری آنکھوں پر ہیں۔ یہ دس (۱۰) فرشتے ہر بنی آدم کے ساتھ ہیں پھر دن کے فرشتے الگ ہیں اور رات کے الگ ہیں۔ یوں ہر شخص کے ساتھ بیس فرشتے من جانب اللہ مومل ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر ۳۲ جلد ۳)

خوفِ خدا میں بہا آنسو:

کتاب الزہد میں حضرت حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی گئی ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے تو وہاں کوئی شخص خوفِ خدا سے رو رہا تھا تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انسان کے تمام اعمال کا وزن تو ہوگا مگر خدا اور آخرت کے خوف سے رونا ایسا عمل ہے جس کو تولانا جائے گا بلکہ ایک آنسو بھی جہنم کی بڑی سے بڑی آگ کو بجھا دے گا۔

(معارف القرآن جلد ۳۳)

ننانوے قتل کے بعد توبہ:

حضرت ابو خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا کہ!

”بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے ننانوے افراد کو قتل کیا اور پھر وہ توبہ کیلئے در بدر پھرا یہاں تک کہ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اُس سے کہا کہ میں نے ننانوے قتل کیے ہیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ راہب بولا نہیں اُس آدمی نے راہب کو بھی قتل کر کے سو قتل پورے کر دیئے۔ پھر اُس نے دوبارہ دُنیا کے سب سے بڑے راہب کی تلاش شروع کی تو اُسے ایک عالم کا پتہ چلا وہ اُس عالم کے پاس گیا اور کہا میں نے (۱۰۰) قتل کیے ہیں کیا میری توبہ ممکن ہے؟ عالم نے کہا ہاں فلاں فلاں جگہ جاؤ وہاں اللہ تعالیٰ کے نیک اور عبادت گزار لوگ رہتے ہیں تم بھی وہیں جا کر اُن کے ساتھ عبادت کرو اور پھر اپنے وطن واپس نہ ہونا کیونکہ یہ بڑی بُری جگہ ہے۔

چنانچہ وہ چل پڑا لیکن راستہ میں ہی اُسے موت آگئی۔ لہذا اس کے متعلق رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں جھگڑا ہو گیا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ تائب ہو کر اپنا دل رحمت خداوندی سے لگانے آرہا تھا، عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی۔ تب ان کے پاس آدمی کی شکل میں ایک فرشتہ آیا جسے انہوں نے اپنا حکم تسلیم کر لیا اُس فرشتہ نے کہا تم زمین ناپ لو وہ جس بستی کے قریب تھا وہ انہیں میں شمار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے نیکیوں کی بستی کو حکم دیا کہ اُس شخص کے قریب ہو جا اور دوسری بستی سے کہا تو اُس سے دور ہو جا۔ اس کے بعد جب فرشتوں نے فاصلہ ناپا تو وہ

جس طرف جا رہا تھا (نیلوں کی بستی) ایک بالشت کم تھا لہذا اس بنا پر اُس کی بخشش کر دی گئی۔
(بخاری شریف)

توبہ کی حالتیں:

حضرت نظام الدین اولیاء کا قول ہے کہ توبہ کی تین حالتیں ہیں: حال، ماضی، مستقبل۔ حال کی توبہ یہ ہے کہ اپنی گناہ گاری پر پچھتائے اور شرمسار ہو۔ ماضی کی توبہ یہ ہے کہ دشمنوں کو خوش کرے اگر کسی کے دو چار روپے چھین لیے اور پھر توبہ کر لی یہ توبہ نہیں۔ توبہ یہ ہے کہ وہ رقم اُس کو واپس کرے اور اُس سے معذرت کرے۔ اگر وہ مرچکا ہے ہو تو غلام آزاد کرے گویا اُس نے مردہ کو زندہ کیا۔ اگر کوئی کسی کنیریا منکوحہ سے زنا کرے تو اُس آدمی کے پاس نہ جائے بلکہ خدائے غفور و رحیم کے دربار میں آئے اور توبہ کرے اگر شرابی توبہ کرے تو لوگوں کو صاف اور ٹھنڈا پانی پلائے مقصد یہ ہے کہ توبہ کی حالت میں نافرمانی و گناہ کے کام سے معذرت کرے اور مستقبل کی یہ نیت کرے کہ وہ اس کے بعد گناہ کے کام سے باز رہے گا۔ (فوائد الفواد)

توبہ واجب ہے:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ بد بخت ہے وہ شخص جو خود تو مر جائے مگر اس کا گناہ نہ مرے (یعنی کوئی بُری بات جاری کر جائے)۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک اور موقع پر فرمایا کہ بوڑھے کا توبہ کرنا عمدہ کام ہے لیکن جوان کی توبہ بہت ہی عمدہ کام ہے۔

توبہ سے شرابی ولی بن گیا:

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ توبہ سے پہلے بہت بڑے شرابی تھے۔ ایک مرتبہ شراب کے نشے اور مستی کے عالم میں کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں آپ نے کاغذ کا ایک ٹکڑا دیکھا جس پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھا تھا۔ آپ نے اس کاغذ کو معطر سے معطر کر کے کسی بلند مقام پر رکھ دیا۔ اسی رات ایک بزرگ کو خواب میں منجانب اللہ یہ حکم ملا کہ بشر کو یہ خوش خبری سنا دو کہ تم نے میرے نام کو معطر کیا ہے۔ اُس کی تعظیم کی ہے اور اُسے بلند مقام پر رکھا ہے۔ ہم بھی تمہیں پاک کر دیں گے اور دُنیا و آخرت میں تمہیں بزرگی عطا کریں گے۔ اُن بزرگ عجلتہ ہو چا کہ بشر تو ایک شرابی اور فاسق شخص ہے شاید میں نے یہ خواب غلط دیکھا ہے۔ چنانچہ انہوں نے وضو کیا، نفل پڑھے اور پھر سو رہے۔ دوسری بار انہوں نے پھر وہی خواب دیکھا۔ جب تیسری بار پھر وہی خواب نظر آیا تو وہ بشر کی تلاش میں نکلے۔ انہیں پتہ چلا کہ وہ شراب خانے میں ہیں اور نشہ میں چور مست پڑے ہیں۔ انہوں نے لوگوں سے کہا کہ اُس سے جا کر کہہ دو کہ میں اُس کیلئے ایک ضروری پیغام لایا ہوں۔ لوگوں نے جا کر بشر کو بتایا کہ کوئی بزرگ آئے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ بشر سے کہو کہ میں اُس کیلئے اللہ کا پیغام لایا ہوں۔ جب بشر نے یہ پیغام سنا تو فوراً باہر آئے۔ پیغامِ حق سُن کر سچی توبہ کی اور اُس بلند مقام پر پہنچے کہ مشاہدہٴ حق کے غلبہ کی شدت کی وجہ سے ننگے پاؤں رہنے لگے اور کبھی جوتا پاؤں میں نہ پہنا اس لئے آپ حافی کے نام سے مشہور ہوئے ”حافی“ ننگے پاؤں والے کو کہتے ہیں۔ قبولیتِ توبہ نے حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کو وہ مقام عطا کر دیا

کہ جب تک آپ زندہ رہے کبھی کسی جانور نے آپ کے راستہ میں غلاظت (گوبر وغیرہ) نہ کی۔

درج بالا تفصیل و حکایات سے یہ بات واضح ہے کہ بشری تقاضوں کے باعث انسان کا خطا کاری، بدکاری، عصیان کاری یا گناہ میں مبتلا ہو جانا کچھ اچنبھے کی بات نہیں لیکن اپنے کیئے ہوئے تمام گناہوں سے معافی مانگنا اور سچی توبہ کرنا بھی فرض عین ہے۔ انسان کو تمام گناہوں سے بیک وقت توبہ کرنی چاہیے! ایسا نہ ہو کہ ایک گناہ سے توبہ کر لی جائے اور دوسرے گناہوں کو ویسے ہی سرانجام دیتا چلا جائے۔ توبہ کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے کیونکہ نجانے کب انسان کی زندگی کی شمع بجھادی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور جھکتا ہے، اُسے اپنی مہربانی اور رحمت سے ڈھانپ لیتا ہے اور اُس کے صغیرہ و کبیرہ گناہوں کو بخش دیتا ہے اگرچہ اس کے گناہ آسمان وزمین اور پہاڑوں سے بھی زیادہ ہوں۔ اُس کی رحمت اور مغفرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک بار شیطان نے اللہ تعالیٰ سے یہ عرض کی کہ اے اللہ تو مجھے مردود تو کر رہا ہے مگر میں تیری مخلوق کو گناہوں میں مبتلا کر کے تیری عبادت سے غافل کر دوں گا اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے مردود شیطان اگر میری مخلوق کے گناہ اس قدر بھی ہو گئے جس قدر زمین اور آسمان کا درمیانی فاصلہ ہے تو پھر بھی صرف اُن کے ایک بار مجھے پکارنے اور توبہ کرنے سے میں اُن کے تمام گناہ بخش دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

”اور مغفرت طلب کرو اپنے رب سے پھر اُس کی بارگاہ میں توبہ کرو

پیشک میرا رب رحم کرنے والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔“

(ہود: ۹۰)

اہم نکتہ:

یاد رہے کہ توبہ کی قبولیت کیلئے ہمیں اللہ تعالیٰ نے جو طریقہ بتایا ہے وہ بوسیلہ مصطفیٰ ﷺ ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ

”اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر کے اپنا نقصان کر بیٹھیں۔ اُس وقت (اے رسول ﷺ) وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں اور رسول اللہ ﷺ بھی اللہ تعالیٰ سے ان کیلئے معافی چاہتے ہوں تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحمت والا پائیں گے۔“

یہ آیت قرآنی ہمیں واضح طور پر توبہ کا طریقہ کار بتاتی ہے۔ اور دعوتِ عام دیتی ہے کہ ہمیں اپنے گناہوں سے معافی طلب کرنا ہے تو بوسیلہ مصطفیٰ ﷺ ہی ایسا ممکن ہوگا۔

رب ذوالجلال! اَرْحَمَ الرَّحِمِينَ سے دُعا ہے کہ ہم سب کو سچی و پکی توبہ کی توفیق بوسیلہ نبی آخر الزماں ﷺ عطا فرمائیاور ہمارے عیبوں پر پردہ ڈال کر بے حساب ہم سب کو جنت نصیب کرے۔

اللَّهُمَّ مَغْفِرِ بَجَاهِ النَّبِيِّ ﷺ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا وَحَبِيبِنَا وَمَحْبُوبِنَا

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۝

قبولیتِ دُعا:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دعا زمین اور آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے۔ جب تک کہ آپ ﷺ پر درود نہ پڑھا جائے یہ اوپر نہیں جاسکتی۔ اسی طرح ایک اور مقام پر آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ

الدُّعَاءُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ لَا يُرَدُّ. (ہجرت المحامل صفحہ ۴۱۳)

”وہ دُعا جو کہ دو درودوں کے درمیان کی ہو وہ رد نہ کی جائے گی۔“

حدیث:

(i) إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاتَّكِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ.

(سعادة الدارين صفحہ ۵۷)

”جب جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات آئے تو مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔“

(ii) عَنْ عَلِيٍّ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةً مَرَّةً

جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَعَهُ نُورٌ لَوْ قَسِمَ ذَلِكَ النُّورُ بَيْنَ الْخَلَائِقِ كُلِّهِمْ لَوْ سَعَهُمْ.

(آب کوثر، دلائل الخیرات کانپوری صفحہ ۱۲)

”حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سو بار مجھ پر درود

شریف پڑھے، جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اُس کے ساتھ ایسا نور ہوگا کہ اگر ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ سب کو کافی ہوگا۔“

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ.

دیدارِ مصطفیٰ ﷺ:

ایک شخص خواب میں زیارتِ نبوی ﷺ سے بہرہ ور ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ فلاں شخص نے آپ ﷺ پر حدیث بیان کی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اُس کے اسی سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا اُس نے سچ کہا ہے۔
صَلِّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

(نزہۃ المجالس صفحہ ۱۱۳)

جمعۃ المبارک افضل ترین دن ہے:

حضرت اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ امام بخاری کی شرط پر صحیح ہے تمہارا افضل ترین دن جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔ اسی دن ان کا وصال ہوا۔ اسی دن پہلا صور پھونکا جائے گا، اسی دن تمام مخلوق بے ہوش ہوگی یعنی اسی دن دوسرا صور پھونکا جائے گا۔ پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارا درود آپ ﷺ پر کیسے پیش کیا جائے گا؟ حالانکہ (عام تصور کے مطابق) آپ ﷺ کا جسدِ انور اپنی اصل حالت پر نہیں ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیائے کرام کے جسم کھائے۔ جمعہ کی رات نورِ مکرم بطنِ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں منتقل ہوا:

بعض حضرات نے کہا ہے کہ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کو یہ فضیلت اس لیے حاصل ہے کہ جمعہ کی رات نورِ مکرم حضرت آمنہ مکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطنِ اطہر میں منتقل ہوا لہذا جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کو آپ ﷺ کی ولادتِ بے سعادت سے نسبت حاصل ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کیلئے اور آپ ﷺ کی تشریف آوری پر خوشی منانے اور تعظیم کیلئے اس دن کو عید منانا چاہیے اور کثرت سے درود پاک پڑھنا چاہیے۔

مزید برآں اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور درود پاک پڑھنے والے کا درود شریف بارگاہِ اقدس ﷺ میں پیش کیا جاتا ہے اور اس دن قبولیت کی ایک گھڑی بھی ہے۔ اس کے علاوہ نسبتِ نبوی ﷺ سے یہ سید الايام بھی ہے اس لیے اس دن درود پاک پڑھنے کی فضیلت وہ ہے جو دوسرے ایام میں نہیں۔

(مطالع المسرات، شرح دلائل الخیرات صفحہ ۹۴-۹۵)

جمعرات کو درود شریف کی فضیلت:

جمعرات کو جمعۃ المبارک کا قرب حاصل ہے دُنیا اور قیامت کے درمیان

ایک مقام برزخ ہے اور جمعرات کو بھی جمعۃ المبارک کے برزخ سے تعبیر کیا گیا ہے جمعرات کو ارواح موتہ گھروں میں حاضر ہوتی ہیں اور ایصالِ ثواب کا تقاضا کرتی ہیں۔ لہذا جمعرات کو کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے اور مرحومین کو ایصالِ ثواب کرنا چاہیے جو کہ اپنے پچھلوں (زندہ رشتہ داروں) سے اس مدد کے منتظر رہتے ہیں ایک بار نبی پاک ﷺ نے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ میری امت کے اکثر لوگ مریں گے تو جہنمی ہوں گے مگر جب قبروں سے نکلیں گے تو جنتی ہوں گے اس پر اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مرنے کے بعد تو عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے پھر وہ کیسے جنتی ہوں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اُن کے پچھلے اُن کیلئے دُعا اور ایصالِ ثواب کریں گے جو اُن کے گناہوں کو معاف کروا کر انہیں جنت کا حق دار بنائے گا۔

اس حدیثِ پاک سے واضح ہے کہ مرنے والے کیلئے ایصالِ ثواب اُس کی اُخروی زندگی کیلئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ خصوصاً درود شریف اور تسبیحات جو بظاہر چھوٹی چھوٹی سی ہوتی ہیں مگر سخت ترین عذاب سے بچا دیتی ہیں۔ جمعرات کو سو بار درود پاک پڑھنے والا کبھی محتاج نہ ہوگا۔ امام محمد بن وضاح علیہ رحمۃ نے یہ روایت بحوالہ مفاخر الاسلام نقل کی ہے۔

”جو شخص جمعرات کو سو بار درود شریف پڑھے گا۔ وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔“

حکایت:

ایک ولی اللہ کا ایک قبرستان سے گذر ہوا تو عالم کشف میں دیکھا کہ روحوں کا ہجوم ہے پوچھا معاملہ کیا ہے تو بتایا گیا کہ اللہ کا ایک مقبول بندہ قبرستان کے پاس

سے گذرا اُس نے درود شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا اُس کو اہلِ قبرستان میں تقسیم کیا جا رہا ہے مگر اس کا ثواب ختم ہونے کو نہیں آ رہا۔ اس درودِ پاک کی برکت کے صدقہ سے سارا قبرستان بخشا گیا ہے۔

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۴۴۲، شرح الصدور فی جال الموتی والقبور)

دوانگلیوں کے سبب مغفرت:

حضرت ابو الفضل الکندی رحمۃ اللہ علیہ کو انتقال کے بعد عیسیٰ بن عباد رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ حق تعالیٰ نے آپ سے کیا سلوک کیا۔ انہوں نے کہا کہ میرے ہاتھ کی صرف دوانگلیوں نے مجھے نجات دلائی۔ حضرت عیسیٰ بن عباد رحمۃ اللہ علیہ نے تعجب و حیرانی سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب میں کتاب میں بنی پاک ﷺ کا نام مبارک لکھتا تو آپ ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ ﷺ لکھا کرتا تھا۔ (قول البدیع)

صلعم یا م لکھنا حرام ہے:

معلوم ہوا کہ درودِ پاک پڑھنے والے کا بہت بلند مقام ہے اور ادب کا تقاضا بھی یہی ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ کے نام اقدس ﷺ کے ساتھ لفظِ صلعم ضرور لکھنا چاہیے اور صرف لکھنے پر ہی اکتفا نہیں کرنا چاہیے بلکہ زبان سے بھی درود شریف پڑھنا چاہیے۔ اکثر لوگ آجکل درود شریف کے بدلے صلعم یا م لکھتے ہیں۔ یہ ناجائز و سخت حرام ہے۔ کس قدر ستم کی بات ہے کہ فضول مضامین میں تو ہزاروں صفحات سیاہ کر دیئے جاتے ہیں مگر جب بنی پاک ﷺ کا اسم مبارک آتا ہے لکھنے والے ﷺ کی جگہ

صلعم لکھ دیتے ہیں۔

80 سال کے گناہوں کی بخشش:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے جمعہ کے دن نمازِ عصر پڑھ کر اسی جگہ بیٹھے ہوئے اسی (۸۰) بار یہ درودِ پاک پڑھا تو اُس کے اسی سال کے گناہ بخشش دیئے جائیں گے۔ اور اُس کے نامہ اعمال میں اسی سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

درودِ پاک یہ ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

وَ عَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا ۝

حدیث:

رسول پاک ﷺ نے فرمایا جب جمعرات کا دن آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ کون جمعرات اور جمعہ کی رات کو نبی پاک ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درودِ پاک پڑھتا ہے۔

(سعادة الدارين صفحہ ۵۷)

صَلِّ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلِّمْ صَلَوةً وَ سَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

درود شریف اور ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص حج کر کے جہاد میں شرکت کرے تو اس کا ثواب (۴۰۰) حج کے برابر ہے۔ وہاں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو حج کی استطاعت اور جہاد لڑنے کی قوت نہ رکھتے تھے یہ بات سن کر ان کا دل ٹوٹ گیا کیونکہ وہ اس ثواب کو حاصل نہ کر سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا دریائے رحمت جوش میں آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی۔

”اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے گا اس کو چار سو (۴۰۰) غزوات کا ثواب ملے گا اور ہر غزوہ چار سو (۴۰۰) حج کے برابر ہوگا۔

سبحان اللہ ایک بار درود شریف پڑھنے کا ثواب چار سو (۴۰۰) غزوات کے برابر اور ہر غزوہ چار سو (۴۰۰) حج کے برابر۔ چار سو کو چار سو سے ضرب دینے سے حاصل ضرب ایک لاکھ ساٹھ ہزار آیا۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ اِيك بَارِدْرُو شَرِيفِ پڑھنے سے ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج کا ثواب ملتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ
وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ.

(جذب القلوب، فضیلت و عظمت درود شریف صفحہ ۶۳)

درود شریف پڑھنے والے کیلئے ملائکہ کا استغفار:

دلائل الخیرات میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب کوئی بندہ میرے اوپر درود شریف پڑھتا ہے تو وہ درود شریف فوراً

اُس کے مُنہ سے نکل کر دُنیا کے تمام میدانوں اور دریاؤں، مشرق و مغرب کی طرف نکل جاتا۔ اور دُنیا کا کوئی میدان اور دریا ایسا نہیں رہتا جس پر سے یہ درود پاک نہیں گذرتا اور کہتا ہے کہ میں فلاں بن فلاں کا درود شریف ہوں جو اُس نے کائنات میں سب سے بہتر محمد ﷺ پر بھیجا ہے۔ کوئی چیز باقی نہیں رہتی جو اُس پڑھنے والے پر درود نہ بھیجے اور اُس درود پاک سے ایک پرندہ پیدا کیا جاتا ہے جس کے ستر ہزار بازو ہوتے ہیں ہر بازو میں ستر ہزار پر، ہر پر میں ستر ہزار سر، ہر سر میں ستر ہزار چہرے اور ہر چہرے میں ستر ہزار مُنہ، ہر مُنہ میں ستر ہزار زبانیں، ہر زبان سے وہ ستر ہزار بولیوں میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُن تمام تسبیحات کا ثواب اُس درود پڑھنے والے کیلئے لکھتا ہے۔

(دلائل الخیرات)

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ.

ملائکہ کا وظیفہ اور انعامِ خداوندی:

سب سے پہلے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے درود شریف پڑھا اور سید الملائکہ فی الرُّسُل کا مرتبہ پایا۔ ایک بار چاروں ملائکہ رُسُل بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جو شخص آپ پر درود شریف بھیجے گا میں اُس کا ہاتھ پکڑ کر بجلی کی طرح پُلِ صراط سے گذر جاؤں گا۔ حضرت میکائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اُس کو آبِ کوثر سے سیراب کروں گا۔ جو ”أَحْلَى الْعَسَلِ“ شہد سے میٹھا ”أَبْرَدُ مِنَ الثَّلَاجِ“ برف سے ٹھنڈا ”أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ“ مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور جب تک اُسے اللہ تعالیٰ سے بخشوانہ لوں سر سجدے سے نہ اٹھاؤں گا۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں اُس کی روح اس طرح قبض کروں گا جیسے انبیاء کرام کی کرتا ہوں، یہ سن کر آپ ﷺ کا چہرہ مبارک آفتابِ درخشاں و مہتابِ نور افشاں کی طرح خوشی سے چمک اٹھا۔ سبحان اللہ درود شریف پڑھنے کی کس قدر فضیلت و عظمت ہے کہ اُس خوش نصیب کی بخشش کیلئے ملائکہ بھی بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہوں گے۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

(تحفة الصلوة الی النبی المختار ۵۷۴)

درودِ پاک

بزیانِ مصطفیٰ
صلی اللہ
علیہ وسلم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
 إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

حضور ﷺ کا ایک درود:

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی اثناء میں حضور ﷺ تشریف لے آئے تو حاضرین محفل میں سے بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے یا رسول اللہ ﷺ ہم کس طرح آپ ﷺ پر درود پاک پڑھیں صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے آخر ہمارے دل میں یہ بات اٹھی کاش ہم نہ پوچھتے مگر حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر یوں درود شریف پڑھو۔

(موطا امام مالک ۱۴۴)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَعَلَى
آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مَجِيدٌ.

”اے اللہ درود نازل فرما محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر اور برکت و سلام بھیج سیدنا محمد ﷺ اور محمد ﷺ کی آل پر رحمت فرما سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر جیسا کہ تو نے درود و برکت اور رحمت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور آل سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر سارے جہانوں میں بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔“

نبی اکرم ﷺ کا ایک اور درود:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَتَرَحَّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ O

”اے اللہ! درود نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آل سیدنا محمد ﷺ پر
جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور آل
ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آل
محمد ﷺ پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم
علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر اور رحمت بھیج سیدنا
محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی
حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر۔“

(خزینہ درود شریف ۲۹۳)

اہل بیت کیلئے ایک انمول درود:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف منقول ہے کہ
آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ درود شریف پڑھے اور
اُس کا ثواب بہت بڑے پیمانے پر ناپا جائے تو وہ ان الفاظ میں درود شریف پڑھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مَجِيدٌ ۝

(مطالع المسرات، آب کوثر، فضائل اعمال ۶۶۰)

”اے اللہ! درود نازل فرما نبی اکرم سیدنا محمد ﷺ اور آپ ﷺ
کی ازواج مطہرات پر جو سارے مسلمانوں کی مائیں ہیں اور
آپ ﷺ کی ذریات اور اہل بیت پر جیسا کہ تو نے سیدنا
حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجا۔ بیشک تو
پاک ہے تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔“

آپ ﷺ کی اولاد پاک:

مورخین و محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ آپ ﷺ کی چار بیٹیاں اور تین بیٹے تھے۔

آپ ﷺ کے بیٹے:

- (۱) - حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (۲) - حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (۳) - حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

بیٹوں میں حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے پیدا ہوئے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان سے بڑی تھیں یا چھوٹی۔ حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن ہی میں انتقال فرمایا۔ دو (۲) سال کی عمر اکثر نے لکھی ہے۔ بعضوں نے اس سے کم یا زیادہ بھی لکھی ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے بیٹے تھے جو اعلان نبوت کے بعد پیدا ہوئے اس وجہ سے ان کا نام طیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور طاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی پڑا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی بچپن ہی میں انتقال فرمایا۔ بعض نے لکھا ہے کہ حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال پر کفار بہت خوش ہوئے کہ آپ ﷺ کی نسل منقطع ہوگئی جس پر سورہ کوثر نازل ہوئی۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

آپ ﷺ کے تیسرے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو ہجرت کے بعد مدینہ شریف میں ۸ھ میں پیدا ہوئے یہ آپ ﷺ کی آخری اولاد ہیں آپ ﷺ نے ساتویں دن ان کا عقیقہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اس بیٹے کا نام اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر رکھا ہے۔ سولہ

سال (۱۶) کی عمر میں ان صاحبزادے نے ۱۰ ربیع الاول ۱۰ھ میں انتقال فرمایا۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے جنت میں دودھ پلانے والی تجویز ہوگئی۔

آپ ﷺ کی بیٹیاں:

- (۱)۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- (۲)۔ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- (۳)۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- (۴)۔ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

آپ ﷺ کی صاحبزادیوں میں سب سے بڑی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ حضور ﷺ کے نکاح کے پانچ (۵) برس بعد جبکہ آپ ﷺ کی عمر مبارک تیس (۳۰) برس تھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدا ہوئیں اور اپنے والدین کی آغوش میں جوان ہوئیں، مسلمان ہوئیں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح اپنے خالہ زاد بھائی ابوالعاص بن ربیع سے ہوا جو ۶ھ یا ۷ھ میں مسلمان ہوئے۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ۸ھ کو انتقال فرمایا۔

حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضور ﷺ کی دوسری صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں جو

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تین برس بعد پیدا ہوئیں۔ بعضوں نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑا کہا ہے لیکن صحیح یہی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چھوٹی تھیں۔ حضور ﷺ کے چچا ابولہب کے بیٹے عتیبہ سے نکاح ہوا تھا۔ جب سورہ تبت یدی نازل ہوئی تو ابولہب نے عتبہ اور عتیبہ دونوں سے کہا کہ آپ ﷺ کی دونوں بیٹیوں کو طلاق دے دیں۔ یہ دونوں نکاح بچپن میں ہوئے تھے اور رخصتی کی نوبت بھی نہیں آئی تھی۔ طلاق کے بعد ان کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا گیا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جنگ بدر کے بعد ۲ھ میں وفات پائی۔ اس وقت حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کی تیسری صاحبزادی تھیں۔ اس میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں سے کون سی بیٹی چھوٹی اور کون سی بڑی تھیں۔ اکثر کی رائے ہے کہ حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی تھیں حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے بعد ربیع الاول ۳ھ میں حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں نے حضرت اُمّ کلثوم کا نکاح آسمانی وحی کے حکم سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا۔ حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ۹ھ میں انتقال فرمایا۔ حضور ﷺ نے ان کے

انتقال کے بعد فرمایا تھا کہ اگر میری سو (۱۰۰) بیٹیاں بھی ہوتیں تو اسی طرح ایک دوسری کے بعد سب کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرما دیتا۔

حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضور ﷺ کی چوتھی صاحبزادی اور جنتی عورتوں کی سردار حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ جو اکثر مورخین کے مطابق عمر میں سب بہنوں سے چھوٹی ہیں۔ اعلان نبوت کے ایک سال کے بعد جبکہ آپ ﷺ کی عمر مبارک اکتالیس (۴۱) سال تھی پیدا ہوئیں اور بعض نے اعلان نبوت سے پانچ (۵) سال پہلے پینتیس (۳۵) سال کی عمر میں لکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ ان کا نام فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا الہام یا وحی سے رکھا گیا۔ فطم کے معنی روکنے کے ہیں یعنی یہ جہنم کی آگ سے محفوظ ہیں۔ ۲۔ ۵ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح ہوا اور نکاح کے سات (۷) ماہ اور پندرہ (۱۵) دن کے بعد خستہ ہوئی۔ یہ نکاح بھی اللہ جل شانہ کے حکم سے ہوا۔ کہتے ہیں کہ نکاح کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر پندرہ (۱۵) سال پانچ (۵) ماہ تھی اس سے بھی اکتالیس (۴۱) سال میں پیدائش یعنی پہلے قول کی تصدیق ہوتی ہے نبی پاک ﷺ کے وصال کے چھ (۶) مہینے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیمار ہوئیں اور ایک روز خادمہ سے فرمایا کہ میں غسل کروں گی پانی رکھ دو۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غسل فرمایا نئے کپڑے پہنے پھر فرمایا کہ میرا بسترہ کمرہ کے درمیان میں لگا دو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بستر پر تشریف لے گئیں اور قبلہ رخ لیٹ کر داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھا اور فرمایا کہ بس اب میں مرتی ہوں یہ فرما کہ آپ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصال فرمایا۔ آپ ﷺ کی اولاد کا سلسلہ انہی سے چلا اور انشاء اللہ قیامت تک چلتا رہے گا۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولادِ پاک:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔

بیٹے:

- (۱)۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (۲)۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (۳)۔ حضرت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ان کا وصال بچپن میں ہی ہو گیا تھا)۔

بیٹیاں:

- (۱)۔ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (بچپن میں وفات پا گئی تھیں)۔
- (۲)۔ حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- (۳)۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(فضائل اعمال ۱۵۱، ۱۴)

حضور ﷺ کی ازواجِ مطہرات:

آپ ﷺ کے نکاح جن پر محدثین اور مورخین کا اتفاق ہے گیارہ ہیں۔ ان میں سے سب سے پہلا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا جو کہ بیوہ تھیں۔ آپ ﷺ کی ازواجِ مبارکہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- ۱ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- ۲ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- ۳ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- ۴ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- ۵ حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- ۶ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- ۷ حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- ۸ حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- ۹ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- ۱۰ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
- ۱۱ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

جب آپ ﷺ کا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا تو ان کی

عمر چالیس سال جبکہ آپ ﷺ کی عمر مبارک پچیس سال تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس سے پہلے ایک بیٹی اور ایک بیٹا بھی تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نکاح کے بعد آپ ﷺ کے ساتھ پچیس سال تک رہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ۱۰ نبوی میں پینسٹھ سال کی عمر میں رحلت فرمائی۔ حضور ﷺ کو ان سے بے پناہ محبت تھی اور آپ ﷺ نے ان کی زندگی میں کوئی دوسرا نکاح نہ فرمایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب اسلام سے پہلے ہی طاہرہ تھا۔ ان کے انتقال پر آپ ﷺ نے خود قبر میں اتر کر ان کو دفن فرمایا۔ آپ ﷺ کی تمام اولادِ پاک بجز حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب انہی سے ہوئی۔

حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی بیوہ تھیں۔ ان کے والد کا نام زمعہ بن قیس ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے کچھ دنوں کے بعد آپ ﷺ کا نکاح ان سے ہوا۔ اور رخصتی مورخین کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پہلے ہوئی۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ۵۴ یا ۵۵ھ کو وفات پائی۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخیر زمانہ خلافت میں وفات پائی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ ﷺ کا نکاح مکہ مکرمہ میں ہجرت

سے پہلے شوال ۱۰ھ نبوی میں ہوا جس وقت اُن کی عمر چھ سال تھی۔ آپ ﷺ کی ازواج میں سے صرف یہی کنوارے پن میں آپ ﷺ کے نکاح میں آئیں باقی سب سے آپ ﷺ کا نکاح بیوگی میں ہوا۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر نو سال ہوئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی ہوئی۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر اٹھارہ سال تھی تو آپ ﷺ کا وصال ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ۷ رمضان ۵۷ھ کو چھیا سٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ ازواجِ مطہرات میں آپ ﷺ کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سب سے زیادہ محبت و انسیت تھی۔

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد آپ ﷺ کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی عابدہ زاہدہ تھیں۔ رات کو اکثر جاگتی تھیں اور دن میں کثرت سے روزہ رکھتی تھیں کسی وجہ سے آپ ﷺ نے انہیں ایک طلاق بھی دی تھی پھر حکمِ ربی سے ان سے رجوع فرمایا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تریسٹھ سال کی عمر میں جمادی الاولیٰ ۲۵ھ میں مدینہ میں انتقال فرمایا۔

حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی بیوہ تھی۔ جن کے خاوند کی جنگِ بدر میں شہادت کے بعد ان کا نکاح آپ ﷺ سے ۳ھ میں ہوا۔ آپ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا صرف آٹھ مہینے آپ ﷺ کے نکاح میں رہیں اور ۴۰ ہ کو انتقال فرما گئیں۔ آپ ﷺ کی ازواج میں سے صرف حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال آپ ﷺ کی حیات ظاہری میں ہوا۔ باقی نو آپ ﷺ کے وصال تک زندہ رہیں۔ حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت سخی تھیں اسی وجہ سے ان کا نام اسلام سے پہلے بھی ام المساکین (مسکینوں کی ماں) تھا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابوامیہ کی بیٹی تھیں انکا پہلا نکاح اپنے چچا زاد بھائی ابوسلمہ سے ہوا تھا۔ جن کا نام عبید اللہ بن عبدالاسد تھا۔ دونوں میاں بیوی ابتدائی مسلمانوں میں سے ہیں۔ آپ ﷺ کا نکاح ان سے ۴۰ ہ کو ہوا۔ بعض نے ۳۰ ہ اور بعض نے ۲۰ ہ لکھا ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مصیبت میں ہو وہ یہ دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے نجات دے دے گا۔

اللَّهُمَّ اجْرُنِي فِي مُصِيبَتِي وَاخْلُفْنِي خَيْرًا مِنْهَا

”اے اللہ مجھے اس مصیبت میں اجر عطا فرما اور اسکا بہتر نعم

البدل نصیب فرما۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حسن کی بہت شہرت تھی جب ان کا نکاح آپ ﷺ سے ہو چکا تو میں نے

ایک دن چھپ کر دیکھا تو جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا۔ امہات المؤمنین میں سب سے آخر میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چوراسی سال کی عمر میں ۵۹ھ یا ۶۲ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ انکا پہلا نکاح حضور ﷺ کے متبنی حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ ان کے طلاق دینے کے بعد خود اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے ان کا نکاح کر دیا۔ جس کا قصہ سورہ احزاب میں بھی ہے۔ یہ نکاح ۵ھ میں ہوا۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس بات پر فخر تھا کہ باقی سب عورتوں کا نکاح ان کے اولیاء نے کیا اور ان کا نکاح خود اللہ تعالیٰ نے کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت سخی اور بہت محنتی تھیں اور جو کچھ حاصل ہوتا اس کو صدقہ کر دیتی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پچاس سال کی عمر میں رحلت فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جنازہ پڑھایا۔

حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غزوہ مرہ سیح میں قید ہو کر آئی تھیں۔ اور غنیمت میں حضرت ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں۔ حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں مکاتب کر دیا۔ مکاتب اس غلام یا لونڈی کو کہتے ہیں جس سے یہ مقرر کر لیا جاتا

تھا کہ اتنے دام اگر تم دے دو تو تم آزاد ہو۔ حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی قوم کے سردار حارث کی بیٹی جویریہ ہوں جو مصیبت مجھ پر نازل ہوئی ہے آپ ﷺ کو معلوم ہے اب اتنی مقدار پر میں مکاتب ہوئی ہوں۔ اور یہ مقدار میری استطاعت سے باہر ہے اور آپ ﷺ کی امید پر آئی ہوں۔ آپ ﷺ نے ان کو آزاد کرا کر ان سے نکاح فرمایا یہ نکاح ۵۷ھ بعض کے مطابق ۶۷ھ کو ہوا۔ نکاح کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر بیس سال تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پینسٹھ سال کی عمر میں ۵۰ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابوسفیان کی صاحبزادی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ۶۷ھ میں آپ ﷺ سے ہوا ان کے پہلے شوہر حبشہ میں نصرانی ہو گئے تھے اور بہت پریشان تھیں تب اللہ تعالیٰ نے انکو آپ ﷺ کی صورت میں بہترین نعم البدل عطا فرمایا۔ ان کا نکاح نجاشی نے کرایا اور چار سو روپے مہر بھی ادا کیا اور بہت سا سامان بھی دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اکثر نے ۴۴ھ جبکہ کچھ نے ۴۲ھ اور ۵۰ھ روایت کیا ہے۔

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہارون

علیہ السلام کی اولاد میں سے تھیں۔ جنگِ خندق کے بعد آپ ﷺ کا نکاح ان سے ہوا۔ انہوں نے تین بار خواب دیکھا کہ آفتاب ان کے سینے پر ہے۔ جس پر ان کے گذشتہ خاوند نے اور ان کے والد نے انہیں ڈانٹا کہ آپ کی نگاہِ شرب کے تاجدار پر ہے۔ مگر آخر کار ان کا یہ خواب آپ ﷺ کے ساتھ نکاح کے بعد پورا ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ساٹھ سال کی عمر میں ۵۵ھ میں وصال فرمایا۔

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حارث بن حزن کی بیٹی تھیں۔ ان کا اصل نام برہ تھا۔ آپ ﷺ نے نام بدل کر میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رکھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ۷ھ میں آپ ﷺ سے ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اکیاسی سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

آل اور اہل بیت کون ہیں؟

وَ أَهْلِ بَيْتِهِ

یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی آل ہے۔ جیسے کہ مسلم شریف میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے۔

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ
يُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيرًا ○

”اللہ چاہتا ہے کہ اے اہل بیت! تم سے پلیدی دُور رکھے اور تمہیں پاک رکھے۔“

پاک رکھنا کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس سے مراد

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حسنین کریمین علیہ السلام ہیں

یہی جمہور کا قول ہے۔ قول مختار یہ ہے کہ اس سے مراد ازواجِ مطہرات اور

آلِ پاک دونوں ہیں اس کے علاوہ بھی مختلف اقوال ہیں۔

مواہب الدنیہ میں ہے۔ اس جگہ چار لفظ استعمال کئے جاتے ہیں۔

(۱)۔ آل

(۲)۔ اہل بیت

(۳) ذوی القربیٰ

(۴)۔ عترت

آل کے بارے میں چند اقوال:

- (i) نبی پاک ﷺ کے گھر والے ہیں۔ (ازواجِ مطہرات)
- (ii) یہ وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ حرام قرار دیا گیا ہے۔ اس کے عوض انہیں مالِ غنیمت کے خمس کا پانچواں حصہ دیا گیا ہے۔
- (iii) وہ لوگ ہیں جو آپ ﷺ کے دین پر ہیں اور آپ ﷺ کے پیروکار ہیں۔

اہل بیت سے متعلق چند اقوال:

- (i) وہ لوگ ہیں جو آپ ﷺ کے قریبی دادا سے تعلق رکھتے ہیں۔
- (ii) جو کسی رحم میں آپ ﷺ کے ساتھ شریک ہوں۔
- (iii) جن کا نسبی یا سببی (یعنی عقد نکاح کے ذریعے) آپ ﷺ سے تعلق ہو۔

ذوی القربی:

صحابہ کرام نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ذوی القربی کون ہیں؟
آپ ﷺ نے فرمایا!

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت حسن علیہ السلام

حضرت حسین علیہ السلام

عترت:

عترت کا معنی بعض لوگوں نے قبیلہ کہا ہے اور بعض نے ذریت قرار دیا

ہے۔ قبیلہ وہ قریبی رشتہ دار ہیں اور ذریت آدمی کی نسل اور بیٹی کی اولاد کو کہتے ہیں۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔

وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَعِيسَىٰ

حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام سے والدہ ماجدہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے ہے ابنِ عرفہ نے آیت شریفہ سے اس استدلال کا رد کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے والد تو موجود نہیں ہیں۔ اس لیے یہ لازم نہیں آتا کہ جس کا باپ موجود ہو وہ صرف اُس کی ذریت ہوگی بلکہ جس کے ساتھ ماں کے ذریعے نسبت (تعلق) ہے یعنی زوج کے رشتہ دار، بیٹی اور بہن کے شوہر کیلئے بھی یہ امر لاگو ہوگا۔ (مطالع المسرات ۳۴۰-۳۳۸)

فرشتوں کا مدینے کی گلیوں میں دوڑنا:

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ باہر نکلے جب ہم ایک چوراہے پر کھڑے ہوئے تو ایک اعرابی آیا اُس نے سلام عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا: اے اعرابی جب تو آیا تھا تو تو نے کیا پڑھا تھا کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آسمان سے فرشتے جوق در جوق اتر رہے ہیں اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے یہ درود پاک پڑھا تھا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْ
صَلَوَتِكَ شَيْءٌ وَبَارِكْ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتَّى
لَا يَبْقَى مِنْ بَرَكَاتِكَ شَيْءٌ وَسَلِّمْ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْ سَلَامِكَ شَيْءٌ O

(تحفة الصلوة الی النبی المختار ص ۲۳۲، سعادة الدارين ۶۴، آب کوثر ۵۹)

”اے اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ پر اس قدر درود پاک بھیج کہ
تیرے درودوں میں کچھ باقی نہ بچے اور ہمارے آقا محمد ﷺ پر

اس قدر برکت نازل فرما کہ تیری برکتوں میں کچھ باقی نہ بچے
 اور ہمارے آقا محمد ﷺ پر اس قدر سلام بھیج کہ تیرے سلام میں
 کچھ باقی نہ بچے۔“

درودِ افضل:

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب القول البدیع میں روایت درج کی
 ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے زوجہ محترمہ أم المؤمنین حضرت جویریہ بنت الحارث
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا کہ اگر کوئی شخص یہ حلف اٹھائے کہ میں حضور ﷺ پر افضل
 ترین درود بھیجوں گا اُسے چاہیے کہ یہ درود شریف پڑھے اگر کوئی شخص نماز فجر کے بعد
 (۱۰۰) بار ۴۰ دن تک پڑھے تو اُس کی ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ نَبِيِّكَ وَ
 رَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَ عَلَي آلِهِ وَ أَزْوَاجِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ
 وَ سَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِكَ وَ رِضَا نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ
 وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ ○

”اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو تیرے بندے اور
 تیرے نبی اور تیرے رسول نبی اُمی ہیں اور آپ ﷺ کی آل پر
 اور آپ ﷺ کی ازواج پر اور آپ ﷺ کے رشتہ داروں پر اور
 خلقت کی تعداد کے برابر اور اپنی ذات کی رضا کے برابر اور اپنے
 عرش کے وزن کے مطابق اور اپنے کلموں کی سیاہی کے برابر“

(خزینہ درود شریف ۲۴۰، فضیلت و عظمت ۲۷۸، تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۵۳۵)

مکمل درود شریف:

حضور ﷺ نے ایک دفعہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ مکمل درود شریف نہ پڑھا کرو۔ صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دریافت کرنے پر فرمایا یوں پڑھا کرو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

(زاد السعید، فضائل درود ۴۴)

ایک ہزار دن تک نیکیاں:

ایک شخص نبی پاک ﷺ کی بزم میں آیا تو آپ ﷺ نے اُس کو اپنے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھا دیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ اپنے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان کبھی کسی کو نہیں بٹھاتے اس شخص کو بٹھانے کی کیا وجہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ رواز نہ مجھ پر ان الفاظ میں درود پاک پڑھتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ.

”اے اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ اور ہمارے آقا محمد ﷺ کی آل پر

درود بھیج جیسے تجھے پسند ہے اور جس سے تو راضی ہو۔“

(تحفة الصلوٰۃ الی النبی المختار ص ۳۰۳، فضائل برکات درود شریف ۲۲۸)

مزرع الحسنات میں ہے کہ اگر کوئی شخص اس درود شریف کو پڑھے گا تو

ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

درود شفاعت:

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ درود پاک پڑھے اُس کیلئے میری

شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ

الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(الترغيب والترهيب ۵۰۴، تحفة الصلوة الى النبي المختار ۹۲)

”اے اللہ محمد ﷺ پر درود بھیج اور قیامت کے دن انہیں بلند

مقام پر بٹھا جو تیرے نزدیک مقرب ہے۔“

اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے جمعہ کے دن

نماز عصر کے بعد اسی جگہ بیٹھے ہوئے یہ درود پاک اسی (۸۰) بار پڑھا تو اُس کے اسی

(۸۰) سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اُس کے نامہ اعمال میں اسی (۸۰)

سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَي

إِلِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا ۝

”اے اللہ ہمارے آقا نبی امی ﷺ اور ان کی آل پر دائمی سلام بھیج۔“

(سعادة الدارين ۸۲)

ستر (۷۰) فرشتے ایک ہزار دن تک ثواب:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص یہ دعائیہ درود شریف پڑھے تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔

جَزَّ اللَّهُ عَنَّا سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدًا عَلَيْهِ مَا هُوَ أَهْلُهُ.

”اے اللہ! جزا دے ہمارے آقا محمد ﷺ کو، ہم لوگوں کی طرف سے جس بدلے کے وہ مستحق ہیں۔“

(مطالع المسرات، آب کوثر، فضائل اعمال ۶۶۶، طبرانی، الترغیب والترہیب)

درودِ نعم البدلِ صدقہ:

حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی مسلمان کے پاس صدقہ دینے کی طاقت نہ ہو تو مجھ پر یہ درودِ پاک روزانہ پڑھے مالی مشکلات ختم ہو جائیں گی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ
وَصَلِّ عَلَيَّ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ
وَالْمُسْلِمَاتِ ۝

”اے اللہ! درود نازل فرما ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور درود نازل فرما مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات پر۔“

(القول البدیع ۱۲۷، الترغیب والترہیب ۵۰۲/۲)

درودِ مغفرت:

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ درودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ ○

”اے اللہ! درود بھیج محمد ﷺ پر اور اُن کی آل پر۔“

(فضائل اعمال ۶۷۲، کشف الغمہ، القول البدیع)

زیارتِ رسول ﷺ کیلئے:

نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ درودِ پاک پڑھے اُسے خواب میں میری ﷺ زیارت ہوگی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَعَلَى

جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ ○

”اے اللہ! رحمت فرما محمد ﷺ کی روح پر عالم ارواح میں اور اُن

کے جسمِ پاک پر عالم اجسام میں اور اُن کی قبرِ نور پر قبور میں۔“

اولیاء کرام

اور

اہل طریقت کے

درود شریف

درودِ خضریٰ:

یہ درودِ پاک حضرت خضر علیہ السلام کی طرف سے اُمت محمد ﷺ کیلئے ایک تحفہ ہے۔ جو شخص اسے کثرت سے پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کو خانہ کعبہ اور روضہ رسول ﷺ کی حاضری لازمی نصیب فرمائے گا۔ اولیاء کرام میں یہ درودِ پاک بہت مقبول رہا ہے۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اکثر یہ درودِ پاک پڑھا کرتے تھے اور اپنے مریدوں کو بھی یہی درودِ پاک پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے کیونکہ یہ درود شریف الفاظ کے لحاظ سے مختصر مگر معنی کے لحاظ سے جامع ہے اس کی کثرتِ حُب نبوی ﷺ، راحتِ قلبی اور اخروی بخشش کا سبب ہے۔

صَلِّ اللّٰهُ عَلٰی حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ وَاَسَلِمُ ۝

”اے اللہ اپنے محبوب محمد ﷺ اور اُن کی آل اور اُن کے اصحاب

رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر درود و سلام بھیج۔“

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۶۳۳، خزینہ درود شریف ۸۲)

درودِ حل المشکلات:

یہ درودِ پاک مشکلات کو آسان کرنے کیلئے بہت مؤثر ہے اکثر بزرگوں نے اسے مشکل کے وقت پڑھا ابن عابدین نے اپنی کتاب ”فتویٰ شامی“ میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ دمشق کا ”مفتی حامد آفندی“ شدید مشکل میں گرفتار ہو گیا شدید پریشانی میں جب آنکھ لگی تو نبی پاک ﷺ تشریف لائے اور اُسے تسلی دی اور یہ درودِ پاک سکھایا۔

بیدار ہونے پر جب آپ نے یہ درود شریف پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ مشکل آسان کر دی۔ ابن عابدین نے کہا کہ میں نے ایک فتنہ عظیم میں اس درود پاک کو پڑھنا شروع کیا ابھی دو سو مرتبہ ہی پڑھا تھا کہ ایک شخص نے مجھے اطلاع دی کہ فتنہ ختم ہو گیا۔ کسی بھی وقت یہ درود شریف ہزار (۱۰۰۰) بار پڑھنا بہت مجرب ہے۔

طریقہ: عشاء کی نماز کے بعد تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز نوافل پڑھیں جس میں پہلی رکعت میں ”سورۃ الکافرون“ جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھیں اس کے بعد قبلہ رخ بیٹھ کر صدقِ دل سے توبہ کرتے ہوئے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ
(۱۰۰۰ بار پڑھیں)

اس کے بعد آپ ﷺ کا تصور باندھ کر سو بار، دو سو بار، تین سو بار الغرض پڑھتے رہیں جب نیند آنے لگے تو اسی جگہ قبلہ منہ کر کے سو جائیں انشاء اللہ ایک سے تین رات میں حاجت پوری ہو جائے گی۔ آخری رات اگر جمعہ کی ہو تو بہتر ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ
صَاقَتْ حِيَلْتِيْ اَدْرِ كُنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۝

”اے اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ پر درود بھیج اور برکت نازل فرما یا رسول اللہ ﷺ میری سفارش کیجئے میرا حیلہ اور کوشش تنگ آچکے ہیں۔“

(خزینہ درود شریف ۲۲۸، فضائل و برکات درود شریف ۲۲۸)

درود شفاعت:

یہ درود پاک بھی دوسرے درود پاک کی طرح حضور ﷺ کی شفاعت کیلئے

بہت مجرب ہے لہذا جو شخص ہر نماز کے بعد اسے گیارہ مرتبہ پڑھے اُس کیلئے روزِ قیامت حضور ﷺ کی شفاعت واجب ہوگی۔ اس کے علاوہ اس کی کثرت رزق میں اضافہ اور زیارتِ نبوی ﷺ کا باعث ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى حَبِيبِكَ شَفِيعِ

الْمُذْنِبِينَ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ○

”اے اللہ! درود و سلام اور برکت بھیج اپنے حبیب شفیع المذنبین

پر اور آپ ﷺ کی آل پر اور آپ ﷺ کے تمام اصحابہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ پر۔“

(فضیلت و عظمتِ درود شریف ۲۰۰، خزینہ درود شریف ۳۰۶)

درودِ مصطفیٰ ﷺ:

اس کی کثرت حُبِ نبوی ﷺ کا ذریعہ ہے۔ پڑھنے والا ذلت سے نکل کر عظمت میں آجاتا ہے اُس کا دل روشن ہو جاتا ہے کسی حاکم یا افسر کے پاس جائے تو عزت پائے گا۔ اگر شدید قسم کے بیمار آدمی کے پاس سو بار پڑھا جائے اور اُس کے بعد نبی ﷺ کے وسیلہ سے دُعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى حَبِيبِكَ الْمُصْطَفَى

وَ عَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ ○

”اے اللہ! درود اور سلام اور برکت بھیج اپنے حبیب مصطفیٰ ﷺ

پر اور اُن کی آل پر اور سلامتی۔“

(خزینہ درود شریف ۲۲۳، فضائل درود شریف ۲۲۳، زاد السعید ۲۰۴)

درودِ اول و آخر:

وہ شخص جو ایامِ جوانی میں خدا کو بھولا رہا اور اُس کی عمر کا بیشتر حصہ گناہوں میں گزر گیا اور گناہوں کی کثرت سے موت اور حشر کا خوف دامن گیر ہو تو وہ اس درودِ پاک کو دن رات کثرت سے پڑھنا شروع کر دے انشاء اللہ حق تعالیٰ اُس کے تمام گناہ بخش دے۔

صَلِّ اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ اَكْرَمِ الْاَوْلٰئِنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَعَلٰى
اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۝

”اے اللہ! اپنے اول و آخر معزز حبیب ﷺ پر اور اُن کی آل پر اور اُن کے اصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر درود و برکت اور سلام بھیج۔“

(خزینہ درود شریف ۲۰۷، فضائل و برکات درود شریف ۲۰۷)

درودِ محمدی ﷺ:

یہ درودِ پاک حضور ﷺ کے اسمِ گرامی سے منسوب ہے اس کے فوائد و فضائل بہت زیادہ ہیں۔ اگر کوئی چاہے کہ اُس کے سب گناہ معاف ہو جائیں۔ قیامت کو کوئی مرتبہ نصیب ہو۔ آپ ﷺ کی محبت نصیب ہو تو اس درودِ پاک کی کثرت کرے۔

یہ درود نہیں بلکہ ایک طاقت ہے جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا بس اتنا

کہہ دینا کافی ہے کہ جب کوئی بھی کام نہ ہو کہیں بھی کامیابی کے آثار نظر نہ آئیں کسی دوایا وظیفہ سے کوئی فائدہ نہ ہو تو اس درود پاک کا ورد شروع کر دیں انشاء اللہ ناممکن چیز ممکن ہو جائے گی۔ جمعہ کی رات کو اس کا پڑھنا بہت نفع بخش ہے اسے چالیس دن میں سو الاکھ مرتبہ پڑھنا ہر مشکل کا حل ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ بَعْدَ أَنْفَاسِ
الْخَلَائِقِ صَلَوَةٌ دَائِمَةٌ بِدَوَامِ خَلْقِ اللَّهِ ۝

”اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی

آل پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول اور نبی الامی ہیں اس

قدر مقدار میں کہ تعداد ہوا اتنی جتنی مخلوق سانس لیتی ہے درود اتنا

کہ جب تک قائم رہے اللہ کی مخلوق۔“

(فضائل و برکات درود شریف ۲۳۶، خزینہ درود شریف ۲۳۲، فضیلت و عظمت درود شریف ۲۱۲)

درودِ قرآنی:

اس درود پاک کو درودِ قرآنی اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اس کے الفاظ میں یہ

کہا گیا ہے کہ اے اللہ حضور ﷺ پر قرآن کے الفاظ کے برابر درود بھیج۔ اس کی کثرت

رحمت و خوشحالی کا باعث ہے۔ جو شخص تلاوتِ قرآن پاک سے پہلے اور آخر میں سات

مرتبہ اسے پڑھے وہ ہمیشہ پرسکون رہے گا اور رزق کی کمی کبھی نہ ہوگی۔ صبح و شام اس کو

تین بار پڑھنا گھر میں خیر و برکت اور اتفاق کا باعث ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ بِعَدَدِ مَا فِي
 جَمِيعِ الْقُرْآنِ حَرْفًا حَرْفًا وَبِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ أَلْفًا أَلْفًا ۝
 ”اے اللہ! درود بھیج محمد ﷺ پر اور ان کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ پر مطابق قرآن کے حروف کی تعداد کے اور ہر حرف کے
 بدلے ایک ایک ہزار کے عدد کے مطابق۔“

(فضائل و برکات درود شریف ۲۳۱، خزینہ درود شریف ۲۳۱، فضیلت و عظمت درود شریف ۲۱۴)

درودِ نعمتِ عظمیٰ:

یہ درود پاک ایک طرح کا دریائے رحمت ہے جس میں غوطہ زن ہو کر آدمی
 رحمتِ خداوندی، روحِ دِل کی تروتازگی اور دلی مرادوں کو پالیتا ہے اور اُس کے تمام
 گناہ مٹ جاتے ہیں ہر نماز کے بعد کثرت سے پڑھنے سے اس کے فیوض و برکات
 حاصل ہوتے ہیں۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو ایک بار ضرور پڑھیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلَى أَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۝

”اے اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا محمد ﷺ کی

آل پر اور ہمارے آقا محمد ﷺ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر

درود، برکت اور سلام بھیج۔“

(فضیلت و عظمت درود شریف ۲۲۶، خزینہ درود شریف ۸۳)

درودِ مستجاب الدعوت:

یہ درودِ پاک رحمتِ خداوندی کے حصول کا بہت بڑا وسیلہ ہے (۱۰۰) سو بار بعد از فجر اور عشاء پڑھنے والا ہمیشہ معزز و مکرم رہے گا اگر مفلسی و تنگدستی دور کرنے کیلئے پڑھے تو فراوانی رزق کا باعث ہے جو روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھے تو وہ عزت، دولت اور برکت جیسی نعمتوں سے مالا مال ہوگا۔ نوے (۹۰) دن تک (۱۱۰۰) گیارہ سو بار سوتے وقت پڑھنے سے دیدارِ مصطفیٰ ﷺ نصیب ہوگا۔ (انشاء اللہ)

صَلِّ اللّٰهُ عَلٰى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَعَلَى الْاٰلِهِ وَ
اَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ O

اے اللہ! اپنے امی کریم نبی ﷺ پر اور ان کی آل پر اور ان کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔“

(فضیلت و عظمت درود شریف ۲۳۶، خزینہ درود شریف ۲۲۱)

درودِ ہزارہ:

جو شخص دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کا خواہش مند ہو تو اسے چاہیے کہ رمضان المبارک میں درودِ پاک تہجد کے وقت ایک ہزار بار پڑھے۔ اسے ایک بار پڑھنے سے ہزار نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھنا غم و فکر اور مشکلات سے نجات کا باعث ہے۔ جو شخص قرض میں دبا ہو وہ بعد از نماز عشاء (۳۱۳) مرتبہ پڑھے اور جو شخص جمعہ کے دن اسے پڑھے وہ جنت میں جائے گا (انشاء اللہ)۔ یہ درودِ پاک خاندانِ چشتیہ کے اکثر بزرگوں کے معمول میں ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةِ أَلْفِ مَرَّةٍ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ۝

”اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر ہر
ایک ذرہ کے عوض دس کروڑ بار اور برکت دے اور سلام بھیج۔“

(خزینہ درود شریف ۲۶۴، فضیلت و عظمت ۲۶۴، فضائل و برکات درود شریف ۸۲)
سلام۔“

درودِ نجاتِ وبا:

درودِ نجاتِ وبا پڑھنے سے وباؤں سے نجات ملتی ہے اگر کسی جگہ وبا پھیل
جائے اور علاج نہ مل رہا ہو تو یہ درود شریف سوا لاکھ مرتبہ پڑھنے سے اس سے نجات مل
جاتی ہے۔ ایک دفعہ مولانا شمس الدین کے وطن میں ایک وبا پھوٹ پڑی بہت سی
اموات ہو گئیں ایک رات انہیں نبی پاک ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو مولانا نے
حضور ﷺ کی بارگاہ میں وبا کے بارے میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے انہیں یہ درودِ
پاک خواب میں بتایا اور فرمایا اگر کوئی وبا پھیل جائے تو یہ درود شریف پڑھنے سے اللہ
تعالیٰ اس علاقے کو وبا سے محفوظ کرے گا۔ چنانچہ مولانا نے یہ درودِ پاک کثرت سے
پڑھا تو وبا ختم ہو گئی اس لیے اسے درودِ نجاتِ وبا کہتے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
بَعْدَ كُلِّ دَاءٍ وَدَوَاءٍ وَبَعْدَ كُلِّ مَلَةٍ وَشَفَاءٍ ۝

”اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا محمد ﷺ کی آل پر مطابق تمام بیماریوں کی دوا کے اور تمام علت و شفاء کی تعداد کے مطابق۔“

(خزنیہ درود شریف ۲۵۲، فضیلت و عظمت درود شریف ۲۷۹)

درود شفاء قلوب:

یہ درود پاک روحانی و جسمانی بیماریوں کی شفاء کیلئے خصوصاً امراضِ دل کیلئے بہت اکسیر ہے لہذا جو شخص دل کے کسی مرض میں مبتلا ہو (۳۱۵) تین سو پندرہ بار فجر کی نماز کے بعد گیارہ دن تک پڑھے انشاء اللہ دل کی ہر قسم کی بیماری سے نجات مل جائے گی اسی وجہ سے اس کو درود شفاء قلوب کہتے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوبِ وَ دَوَائِهَا
وَ عَافِيَةِ الْأَبْدَانِ وَ شِفَائِهَا وَ نُورِ الْأَبْصَارِ وَ ضِيَائِهَا وَ
عَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ○

”یا اللہ! درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو دلوں کے طبیب اور ان کی دوا ہیں اور جسموں کی عافیت اور ان کی شفاء ہیں اور آنکھوں کا نور اور ان کی چمک ہیں اور آپ ﷺ کی آل پر اور اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر درود و سلام بھیج۔“

(فضیلت و عظمت ۳۰۹، فضائل و برکات درود شریف ۲۵۱)

دِن رات درودِ پاک پڑھنے کا ثواب:

جو شخص تین بار (۳) دِن میں پڑھے اُسے پورا دِن جبکہ جو تین بار (۳) رات کو پڑھے اُسے ساری رات درودِ پاک پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي أَوَّلِ كَلَامِنَا ○

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي أَوْسَطِ كَلَامِنَا ○

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي آخِرِ كَلَامِنَا ○

”اے اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر ہر کام سے پہلے درود بھیج۔“

اے اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر ہر کام کے درمیان میں درود بھیج۔

اے اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر ہر کام کے آخر میں درود بھیج۔

(درودوں کی سوغات ۳۲، زاد السعید ۱۹۱)

درودِ سعادت:

علامہ سید احمد دہلان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں فرمایا کہ جو شخص خلوصِ دل سے یہ درود شریف پڑھے گا اُسے ایک بار پڑھنے کے بدلے چھ لاکھ بار پڑھنے کا ثواب ملے گا اور جو شخص ہر جمعہ کو درود شریف ہزار بار پڑھے اُس کا شمار دونوں جہان کے سعادت مند لوگوں میں ہونے لگے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ

صَلْوَةَ ذَاتِئِمَّةٍ بِدَوَامِ مُلْكِ اللَّهِ ○

”یا اللہ! ہمارے آقا محمد ﷺ پر درود بھیج اُس تعداد کے مطابق جو تیرے علم میں ہے ایسا درود جو اللہ تعالیٰ کے دائمی ملک کے ساتھ دوامی ہے۔“

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۵۳۶، فضائل درود، خزینہ درود شریف ۲۳۴)

درودِ نوری:

اس درودِ پاک کے پڑھنے سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے اور انسان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس درودِ پاک کے ایک ایک حرف میں نور کے سمندر سمائے ہوئے ہیں۔ صبح و شام گیارہ بار پڑھنے سے دین و دنیا میں فلاح حاصل ہوگی۔ اگر کوئی ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھے تو وہ ہمیشہ آنکھوں کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔

يَا نُورُ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُورِ الْأَنْوَارِ وَ سِرِّ
الْأَسْرَارِ وَ سَيِّدِ الْأَبْرَارِ وَ عَلَي إِلِهِ وَ صَحْبِهِ
الْمُنُورِيِّنَ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ۝

”اے نور! درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو نوروں کا نور ہیں جو اسراروں کے سر ہیں جو نیکوں کے سردار ہیں اور ان کی آل پر اور اصحاب پر جو منور ہیں اور برکت و سلام بھیج۔“

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۲۶۵، خزینہ درود شریف ۲۳۷)

درودِ حُبِّ رسول ﷺ:

رسول اللہ ﷺ کی محبت دین اسلام کی اصل بنیاد ہے لہذا جو شخص یہ چاہے کہ

اُس کے دل میں نبی پاک ﷺ کی بے پناہ محبت قائم رہے تو اُسے چاہیے کہ یہ درودِ پاک کثرت سے پڑھے۔ اس کی کثرت سے زیادہ مصطفیٰ ﷺ بھی نصیب ہوگی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ حَبِيبِنَا وَ مَحْبُوبِنَا
مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ۝

”اے اللہ! ہمارے آقا اور حبیب اور محبوب اور ہمارے مولا
محمد ﷺ پر درودِ برکت اور سلامتی بھیج۔“

(فضائل و برکاتِ درود شریف ۲۵۴، خزینہ درود شریف ۶۵۴)

درودِ ثمرات:

جو شخص یہ درودِ پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُسے دنیاوی ثمرات سے نوازے گا اور اُس کے رزق میں خوب اضافہ کرے گا۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رشید عطار رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ مصر میں ایک بزرگ تھے جن کا نام ابوسعید خیاط رحمۃ اللہ علیہ تھا وہ اکیلے رہتے تھے لوگوں سے میل جول بالکل بند تھا کچھ عرصہ بعد لوگوں نے ابوسعید خیاط رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت ابن ریف رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں کثرت سے آتے جاتے دیکھا لوگوں نے تعجب سے اُن سے اُس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضور ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابن ریف رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں جایا کرو اس لیے کہ وہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ أَوْرَاقِ

الزَّيْتُونِ وَ جَمِيعِ الثَّمَارِ ○

”اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا ﷺ پر جتنے زیتون کے پتے

ہیں اور جتنے پھل ہیں۔“

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار، خزینہ درود شریف ۲۵۸)

بغیر حساب کے جنت والا درود:

احیاء العلوم میں مذکور ہے کہ ایک بزرگ ابوالحسن کو نبی پاک ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو عرض کیا یا رسول ﷺ! امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ ﷺ کی بارگاہ سے کیا انعام ملا انہوں نے اپنی کتاب الزساتہ میں یہ درود شریف لکھا ہے حضور ﷺ نے فرمایا ان کو ہماری جانب سے یہ انعام دیا گیا کہ انشاء اللہ بروز قیامت ان کو بلا حساب جنت میں داخل کیا جائے گا۔ یہ درود شریف وہ ہے۔ جس کی سند خود حضور پر نور ﷺ نے خود عطا فرمائی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَ

كُلَّمَا غَفَلَ عَنِ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ ○

”اے اللہ محمد ﷺ پر تمام ذکر کرنے والوں کے ذکر جتنا اور ذکر

سے غافل رہنے والوں کے برابر درود بھیج۔“

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار، فضائل و برکات درود شریف ۲۵۹)

انمول کثرتِ درود شریف:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ
اے اللہ ہمارے آقا اور مولا حضرت محمد ﷺ پر اس قدر درود بھیج جتنے
بارش کے قطرے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ أَوْرَاقِ
الْأَشْجَارِ

اے اللہ ہمارے آقا اور مولا حضرت محمد ﷺ پر اس قدر درود بھیج جتنے
درختوں کے پتے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ دَوَابِّ الْبِحَارِ
اے اللہ ہمارے آقا اور مولا حضرت محمد ﷺ پر اس قدر درود بھیج جتنے
دریاؤں کے جانور

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ دَوَابِّ الْقِفَارِ
اے اللہ ہمارے آقا اور مولا حضرت محمد ﷺ پر اس قدر درود بھیج
جتنے جنگل کے چوپائے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مِيَاهِ الْبِحَارِ
اے اللہ ہمارے آقا اور مولا حضرت محمد ﷺ پر اس قدر درود بھیج جتنے
سمندروں کے پانی

(مطالع المسرات ۴۰۵)

صَلْوَةٌ ذَاتِيَّةٌ:

ایام سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا خضر والیاس علیہم السلام سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ درود پاک سات جمعرات پڑھے مجھے خواب میں دیکھے گا اور مجھ سے روایت و حکایت کرے گا۔ یہ درود شریف لفظاً مختصر اور صغیر ہے لیکن معنی و برکات میں اتنا ہی عظیم ہے، فضائل میں کیمیا اور زیارت کیلئے اکسیر، زبان پر سُبک اور دشمنوں پر بھاری ہے۔ درود شریف یہ ہے:

صَلِّ اللَّهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ ط (تحفة الصلوٰۃ الی النبی المختار ۵۳۹)

”اے محمد ﷺ آپ پر درود و سلام ہو۔“

مترقات

دوزخ سے نجات:

حضرت خلد رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کے دن یہ درود شریف ایک ہزار بار پڑھا کرتے تھے ان کے انتقال کے بعد ان کے تکیہ کے نیچے کاغذ پڑا تھا جس پر لکھا تھا ”یہ خلد بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کیلئے دوزخ سے نجات کا پروانہ ہے۔“

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ

(زاد السعيد، فضائل درود ۱۸۲)

ثواب میں سب سے زیادہ:

صَلِّ اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ○

یہ درود شریف سب سے چھوٹا اور ثواب میں سب سے زیادہ ہے جو شخص روزانہ (۵۰۰) پانچ سو بار پڑھے تو اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں ہوگا۔

(زاد السعيد، فضائل درود ۱۵۳)

قرض کی ادائیگی:

ظہر کی نماز کے بعد یہ درود شریف سو مرتبہ پڑھنے والے کو (۳) تین چیزیں حاصل ہوں گی۔ (۱) کبھی مقروض نہ ہوگا۔ (۲) اگر مقروض ہو تو قرض ادا ہو جائے گا۔ (۳) قیامت کے دن اس کا کوئی حساب نہ ہوگا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ○

(زاد السعيد، فضائل درود ۱۵۲)

ایمان کی حفاظت:

جو شخص پچاس مرتبہ دن میں اور پچاس مرتبہ رات میں پڑھے اس کا ایمان محفوظ رہے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَوةً دَائِمَةً مَبْدُومِكِ ۝

(زاد السعید صفحہ ۱۵۲)

اولاد کو عزت ملنا:

جو شخص صبح و شام سات سات مرتبہ اس درود پاک کو پابندی سے پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی اولاد کو باعزت رکھے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِ الْعَالَمِينَ حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
صَلَوةً أَنْتَ لَهَا أَهْلٌ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ كَذَلِكَ ۝

(زاد السعید، فضائل درود ۱۵۴)

کامل درود:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ایسا درود شریف دریافت کیا جس کو کامل درود کہا جاسکے تو آپ ﷺ نے یہ فرمایا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَنَا نُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَصَلِّ
عَلَيْهِ كَمَا يَنْبَغِي أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ ۝

(زاد السعید، فضائل درود ۴۴)

حضرت حسن علیہ السلام کا درود شریف:

حضرت حسن علیہ السلام دُعائے قنوت کے بعد یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔

وَ صَلِّ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَ سَلِّمْ ۝

اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف:

جو شخص (۸۰) اسی مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کے (۸۰) اسی

سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ۝

(زاد السعيد، فضائل درود ۱۴۴)

تا بعین رحمۃ اللہ علیہ کا درود شریف:

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے ستر سے زیادہ

تا بعین رحمۃ اللہ علیہ کو دورانِ طواف یہ درود شریف پڑھتے سنا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آبِنَا اِبْرَاهِيمَ ۝

(زاد السعيد، فضائل درود ۱۰۰)

دس ہزار مرتبہ پڑھنے کا ثواب:

اس درود شریف کے بارے میں منقول ہے کہ یہ دس ہزار مرتبہ درود شریف

پڑھنے کے برابر ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ أَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ ۝

(زاد السعيد، فضائل درود ۱۵۰)

عرشِ عظیم کے برابر ثواب:

اس درود شریف کے پڑھنے والے کو آسمان وزمین بھرا ہوا اور عرشِ عظیم کے

برابر ثواب ملتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَلَأَ السَّمَوَاتِ وَمِلَأَ الْعَرْشِ

الْعَظِيمِ ۝

(زاد السعيد، فضائل درود ۱۸۴)

مغفرت کا ذریعہ:

جو شخص چھینک آنے پر درود شریف پڑھے تو منجانب اللہ ایک پرندہ پیدا ہوگا

جو عرش کے نیچے اپنے پروں کو پھڑپھڑائے گا اور عرض کرے گا اے العالمین اس

درود شریف پڑھنے والے کو بخش دے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ

عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ ۝

(زاد السعيد، فضائل درود ۵۸)

دیدارِ مصطفیٰ ﷺ:

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہر شب جمعہ اس درودِ پاک کو پابندی سے پڑھے کم از کم ایک بار تو مرتے وقت سر کا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی یہاں تک دیکھے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُسے خود قبر میں اتار رہے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْحَبِيبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيمِ الْجَاهِ وَ
عَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ ۝

(افضل الصلوٰۃ علی سید السادات)

ایک لاکھ درودِ پاک کا ثواب:

اس درودِ پاک کو ایک بار پڑھنے سے ایک لاکھ بار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے نیز اگر کسی کو کوئی حاجت ہو تو یہ درودِ پاک پانچ سو بار پڑھے انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ الْنُورِ الذَّاتِي السَّارِي
فِي جَمِيعِ الْاَثَارِ وَالْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَعَلَى آلِهِ وَ
صَحْبِهِ وَسَلِّمْ ۝

(احسن الكلام في فضائل الصلوٰۃ والسلام)

گیارہ ہزار درود شریف کا ثواب:

حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس درود پاک کو ایک بار پڑھنے سے گیارہ ہزار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ صَلَوةً أَنْتَ
لَهَا أَهْلٌ وَهُوَ لَهَا أَهْلٌ ۝

چودہ (۱۴) ہزار درود شریف کا ثواب:

اس درود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چودہ (۱۴) ہزار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ
آلِهِ عَدَدَ كَمَالِ اللَّهِ وَكَمَا يَلِيْقُ بِكَمَالِهِ ۝

(افضل الصلوة ۱۸۲)

منہ کی بدبو زائل کرنے کیلئے:

ایک ہی سانس میں گیارہ مرتبہ یہ درود پڑھنے سے منہ میں بدبودار چیزیں کھانے سے جو بو پیدا ہوتی ہے زائل ہو جاتی ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَي النَّبِيِّ الطَّاهِرِ ۝

(افضل الصلوة ۱۸۲)

بارش کے وقت پڑھنے کیلئے:

جو شخص بارش کے دوران یہ درود پاک پڑھے اُسے بارش کے قطروں کے برابر ثواب ملتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ بَعْدَ قَطْرَاتِ الْأَمْطَارِ ۝

درودِ بہشتی:

اس درود پاک کی برکت سے جب تک پڑھنے والا بہشت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے اُسے موت نہ آئے گی۔ یہ درود پاک جمعۃ المبارک سے خاص نسبت رکھتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدْرِ حُسْنِهِ وَ
جَمَالِهِ وَكَمَالِهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ ط

(تحفة الصلوٰۃ الی النبی المختار ۵۴، افضل الصلوٰۃ علی سید السادات)

درودِ فضیلت:

یہ درود تمام درودوں سے افضل درود شریف ہے اس کی روایت صحیحین مسلم و بخاری سے ہے یہ خصوصاً جمعہ کیلئے ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ
النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ
الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّاتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَعِترته وَصَحْبِهِ وَ

بَارِكْ وَسَلِّمْ ۝

(تحفة الصلوة الی النبی المختار ۵۳۳)

صَلْوَةُ النُّورِ الْقِيَامَةِ:

قیامت کی ہر منزل قبر، حشر و نشر میزان، پل صراط اور جنت کے دروازے تک تاریکیوں میں نور ہوگا یہ ایک پتھر پر لکھا دیکھا ہے جو من جانب اللہ تھا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۞ بَعْدَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ
وَصَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۞ بَعْدَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَ
صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَ
صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تَجِبُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَ
صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تَبَغَى الصَّلَاةُ عَلَيْهِ

(تحفة الصلوة الی النبی المختار ۵۳۸)

درود مفتاح الجنة:

قطب الکبیر، بدالاساتذہ الشہیر محمد البکر نی نور اللہ مصححہ فرماتے ہیں:

کہ جو شخص اس درود شریف کو زندگی بھر میں صرف ایک بار پڑھے گا اگر وہ دوزخ میں ڈالا جائے تو مجھے قیامت کے روز اللہ کے ہاں اُس کی جناب میں پکڑ لے۔ ایک مرتبہ آپ کو خبر دی گئی کہ بلوچستان میں آپ کا مرید مارا گیا ہے۔ آپ فوراً مراقب ہوئے فرمایا نہیں میرا مرید زندہ ہے۔ کیونکہ میں نے ساری جنتیں دیکھی ہیں اسے کہیں نہیں پایا عرض کیا گیا۔ حضور دوزخ میں دیکھنا تھا۔ فرمایا میرا مرید دوزخ میں نہیں جا

سکتا کیونکہ میرے سب مرید درود شریف پڑھتے ہیں۔ پھر چند دن بعد وہ غلام اور مرید حاضر بھی ہو گیا۔ یہ درود شریف مبتدی متوسط اور مثنوی کیلئے مفید ہے۔ اور بہت سے عارفین نے اس کے اسرار و عجائب بیان کیے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ حجاب قلبی کھل جاتے ہیں اور وہ انوار حاصل ہوتے ہیں جنکی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا آزمودہ درود پاک ”مفتاح الجنۃ“ یہ ہے

” صَلَوَةُ الزَّاهِرَةِ عَلَى سَيِّدِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ “

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ
الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ النَّاصِرِ الْحَقِّ الْهَادِي إِلَى صِرَاطِكَ
الْمُسْتَقِيمِ ط صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ
وَأَصْحَابِهِ حَقَّ مِقْدَارِهِ الْعَظِيمِ O

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۵۳۴)

آبِ كَوْثَرٍ سے بھرا پیالہ:

جو شخص رسول اکرم ﷺ کے حوضِ کَوْثَرِ سے بڑے پیمانے کے ساتھ پانی نوش

کرنا چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ یہ درود شریف پڑھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَ
أَوْلَادِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَصْحَابِهِ وَ
أَنْصَارِهِ وَأَشْيَاعِهِ وَمُحِبِّيهِ وَأُمَّتِهِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمُ
أَجْمَعِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ O

(زاد السعید، فضائل درود شریف ۹۷)

دُرُودِ تَجْنِیْنَا

دُرُودِ تَجْنِیْنَا سے مراد وہ درود شریف ہے جسے پڑھنے سے ہر کام مشکل اور مہم سے نجات ملتی ہے علامہ فاکہانی رحمۃ اللہ علیہ نے قمر منیر میں ایک بزرگ شیخ موسیٰ کا واقعہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے بتایا کہ ہم قافلے کے ساتھ ایک بحری جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ جہاز طوفان کی زد میں آ گیا یہ طوفان قہر خداوندی بن کر جہاز کو ہلانے لگا ہم لوگ یقین کر بیٹھے کہ چند لمحوں کے بعد جہاز ڈوب جائے گا اور ہم لقمہ لوجل بن جائیں گے کیوں کہ ملا حوں نے بھی یہ سمجھ لیا تھا کہ اتنے تند و تیز طوفان سے کوئی قسمت والا جہاز ہی بچتا ہے۔

شیخ فرماتے ہیں اس عالمِ افراتفری میں مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا چند لمحے غنودگی طاری ہوئی میں نے دیکھا کہ ماہِ بطحا حضرت محمد الرسول ﷺ تشریف لائے اور مجھے حکم دیا کہ تم اور تمہارے ساتھی یہ درود شریف ہزار بار پڑھو۔ میں بیدار ہوا اپنے دوستوں کو جمع کیا وضو کیا اور درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا ابھی ہم نے تین سو (۳۰۰) بار درودِ پاک پڑھا تھا کہ طوفان کا زور کم ہونے لگا آہستہ آہستہ طوفان رُک گیا اور تھوڑے ہی وقت میں آسمان صاف ہو گیا اور سمندر کی سطح پُر امن ہو گئی۔ اس درودِ پاک کی برکت سے تمام جہاز والوں کو نجات مل گئی۔

اس درودِ پاک کا نام تجنی یا تَجْنِیْنَا رکھا گیا۔ اس کے بے پناہ فضائل ہیں بزرگانِ دین نے بارہا مرتبہ آزمایا ہے جناب غوثِ الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نہایت مشکل میں گرفتار ہو گیا اس نے وضو کر کے معطر ہو کر یہ درودِ پاک

پڑھنا شروع کیا تو مشکل حل ہو گئی اس درود پاک کو جو شخص ادب و احترام سے قبلہ رو ہو کر روز تین سو بار پڑھے گا اللہ کے فضل سے اس کی سخت سے سخت مشکل حل ہو جائے گی۔

شرح دلائل الخیرات کے مؤلف نے لکھا ہے۔ جسے نبی کریم ﷺ کی زیارت کا شوق ہو وہ خالص نیت سے یہ درود پڑھے اور بعد از نمازِ عشاء ایک ہزار بار پورا کرے اور بستر کو معطر کر کے با وضو سو جائے انشاء اللہ تعالیٰ چالیس (۴۰) روز کے اندر ہی زیارت رسول کریم ﷺ ہوگی اگر اللہ کرم کرے تو ہو سکتا ہے ایک ہفتے کے اندر ہی زیارت ہو جائے۔

ایک بزرگ کا کہنا ہے کہ جو شخص اس درود پاک کو صبح و شام دس دس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور اللہ کے قہر سے نجات ملے گی اللہ تعالیٰ اسے بُرائیوں سے محفوظ رکھے گا اس کے غم مٹ جائیں گے۔

اس درود پاک کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جو شخص بیماری سے تنگ آ کر طبیبوں اور ڈاکٹروں سے مایوس ہو گیا ہو اسے چاہئے کہ اس درود پاک کو کثرت سے پڑھے انشاء اللہ بیماری کی تکلیف سے نجات ملے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُنَجِّبُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاتِ
وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ
جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلٰى الدَّرَجَاتِ

وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي
 الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ إِنَّكَ مَجِيبُ الدَّعَوَاتِ وَ
 رَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَيَاقَاضِيَ الْحَاجَاتِ وَيَا كَافِيَ
 الْمُهَيَّمَاتِ وَيَادَافِعَ الْبَلِيَّاتِ وَيَا حَلَّ الْمَشْكَالَاتِ
 اغْنِنِي اغْنِنِي يَا إِلَهِي إِنَّكَ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ
 قَدِيرٌ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے
 ”اللہ تعالیٰ ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کی آل پر
 ایسی رحمت و برکت نازل فرما جس سے ہمیں تمام ڈر خوف اور
 آفتوں سے نجات ہو جائے اور جس کی برکت سے ہماری تمام
 حاجتیں روا ہو جائیں اور جس کی بدولت ہم تمام گناہوں سے
 پاک صاف ہو جائیں اور جس کے وسیلہ سے ہم تیری بارگاہ میں
 اعلیٰ درجوں پر متمکن اور جس کے ذریعے ہم زندگی کی تمام نیکیوں
 اور مرنے کے بعد کی تمام اچھائیوں سے بدرجہ غایت فائدہ
 حاصل کریں خدائے پاک تحقیق آپ ﷺ ہماری دُعاؤں کے
 قبول فرمانے والے ہیں اور ہمارے درجات کو بلند کرنے والے
 اور ہماری حاجتوں کو بر لانے والے اور ہماری بلاؤں کو رفع
 کرنے والے اور ہماری سخت مشکلات کے حل کرنے والے
 میری فریاد کو پہنچیں اور اسے اپنے حضور ﷺ تک رسائی دیں
 میری عرض قبول فرمائیں الہی تحقیق تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔“

درودِ ماہی:

درودِ ماہی ہر قسم کی مُصیبت اور آفت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رحمت سے حفاظت میں رکھتا ہے اسے کثرت سے پڑھنے والا دشمن کے حملے حاسد کے حسد جتات اور آسیب کے تنگ کرنے سے ہمیشہ اللہ کی پناہ میں رہتا ہے یہ درود شیطان کے وسوسوں کو دور کرتا ہے جو شخص اسے روزانہ بعد نمازِ فجر ایک سو گیارہ (۱۱۱) مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت اور عزت افزائی کیلئے غیبی مخلوق سے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو ہر لحاظ سے درود شریف پڑھنے والے کی حفاظت پر مامور رہتا ہے۔

جو شخص ہر نماز کے بعد چار (۴) ماہ تک اسے ایک مرتبہ پڑھے وہ ہمیشہ کیلئے لوگوں میں باعزت ہو جائے گا ہر شخص اُس کی عزت کرے گا جو شخص اسے رمضان المبارک میں نماز تراویح کے بعد اکتالیس (۴۱) مرتبہ پورا ماہ پڑھے اسے رسول اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ اور جو شخص اس درود شریف کو قید میں پڑھے وہ قید سے رہائی پائے اور جو تاحیات اسے روزانہ کثرت سے پڑھے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے گی۔

اس درود شریف کی سند یہ ہے کہ ایک روز حضور ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اس کے پاس ایک بڑا برتن تھا جسے اُس نے کپڑے سے ڈھانپ رکھا تھا اُس اعرابی نے وہ برتن آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا۔ حضور ﷺ نے پوچھا: کہ اے اعرابی اس برتن میں کیا ہے؟ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ تین دن سے اس میں مچھلی کو پکا رہا ہوں مگر یہ بالکل پک

نہیں رہی اس پر آگ کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا اب آپ ﷺ کے پاس لایا ہوں کہ آپ ﷺ اسے اچھی طرح جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے مچھلی سے دریافت کیا تو مچھلی کو اللہ نے قوتِ گویائی عطا فرمادی اور وہ بولنے لگی۔ اُس نے عرض کیا: کہ میں پانی میں کھڑی تھی تو ایک آدمی آیا وہ ایک درود شریف پڑھ رہا تھا اُس کی آواز میرے کان میں پڑی اور میں نے پورا درود شریف سنا۔ حضور ﷺ نے فرمایا! کہ اے مچھلی وہ درود پڑھ کر سنا۔ چنانچہ اس نے پڑھ کر سنا یا۔ رسول اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا! اے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس درود کو لکھ لو اور لوگوں کو سکھاؤ انشاء اللہ یہ درود پڑھنے والے پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے گی لہذا اس درود کو درودِ ماہی کہا جاتا ہے اور وہ درود شریف یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ
 الْخَلَائِقِ وَاَفْضَلِ الْبَشَرِ وَ شَفِّعِ الْاُمَّمِ يَوْمَ الْجَسْرِ وَ
 النَّشْرِ وَ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ
 عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ وَ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ
 الْاَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ صَلِّ عَلٰی كُلِّ الْمَلٰئِكَةِ
 الْمُقَرَّبِيْنَ وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ وَ سَلِّمْ تَسْلِيْمًا
 كَثِيْرًا كَثِيْرًا ظَبْرًا حَمِيْمًا وَ بِفَضْلِكَ وَ بِكَرَمِكَ

يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط
 قَدِيمُ يَادَائِمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا وَتْرُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَمْ
 يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ بِرَحْمَتِكَ
 يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے
 ”اے اللہ! درود بھیج محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جو مخلوق میں
 سب سے بہتر ہیں اور افضل بشر ہیں اور یوم حشر و نشر میں اُمت
 کے شفیع ہیں اور سیدنا محمد ﷺ پر محمد ﷺ کی آل پر معلوم اعداد کی
 حد تک درود بھیج محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود اور برکت اور
 سلامتی ہو تمام انبیاء اور رسولوں پر درود بھیج اور تمام مقرب ملائکہ
 اور صالح بندوں پر زیادہ سے زیادہ درود اور سلام بھیج ساتھ اپنی
 رحمت اور اپنے فضل اور اپنے کرم کے اے سب سے زیادہ کرم
 کرنے والے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے ساتھ اپنی
 رحمت کے اے قدیم اے ہمیشہ رہنے والے اے زندہ اے قائم
 اے وتر اے احداے بے نیاز جسے کسی نے جنا نہیں اور نہ وہ کسی
 سے جنا گیا اور نہیں اُس کے جوڑ کا کوئی ہے وہ اکیلا ہے ساتھ اپنی
 رحمت کے اے رحم کرنے والے رحم کر۔“

درودِ خمسہ:

باعزت زندگی بسر کرنے اور ہر قسم کے مصائب اور مشکلات سے امن و امان میں رہنے کے لئے درودِ خمسہ کا وردِ نسب سے موثر ہے۔ اس درودِ پاک کو کثرت سے پڑھنا ہر مہم میں یقینی کامیابی کی دلیل ہے اور حاجات کے پورا ہونے کیلئے اس درودِ پاک کو ہر روز بعد نمازِ عشاء سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھنا بہت مجرب ہے۔ اس درودِ پاک کو روزانہ ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھنا مرنے کے بعد قبر میں سوال جواب میں آسانی راحت اور مغفرت کا سبب بنے گا۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک اللہ کا بندہ اس دار فانی سے کوچ کر گیا۔ ایک صاحب کشف ولی اللہ نے ان سے دریافت کیا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا تو اس نے جواب دیا کہ میں ہر جمعرات کو درودِ خمسہ پڑھا کرتا تھا اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ تحفة المقاصد میں ہے کہ یہ درود حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات میں شامل تھا اور آپ اسے کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ وَصَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَنَا بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ كَمَا تَنْبَغِي الصَّلَاةُ عَلَيْهِ

”اے اللہ! محمد ﷺ پر اس تعداد میں صلوٰۃ بھیج جتنی کہ بھیجی گئی ہے اور محمد ﷺ پر اپنی چاہت اور رضا کے مطابق رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے نازل کی ہے اور محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جیسا کہ تو

نے ہمیں ان پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے اور محمد ﷺ پر درود بھیج جیسا کہ ان پر درود بھیجنے کا حق ہے۔“

درودِ غوثیہ:

یہ درود خاندانِ قادریہ کے معمولات میں سے ہے اکثر قادری بزرگ اپنے مریدوں کو اسے روزانہ (۵۱۱) مرتبہ یا () مرتبہ پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں یہ درود رحمتِ خداوندی کا خزانہ ہے لہذا جو شخص اس درود کو روزانہ (۱۱۱) مرتبہ تا حیات پڑھتا رہے وہ رحمتِ خداوندی سے مالا مال ہو جاتا ہے ایک اللہ کے بندے کا کہنا ہے کہ جو شخص روزانہ اس درود شریف کو کم از کم ایک بار ضرور پڑھے اسے سات نعمتیں حاصل ہوں گی۔ (۱)۔ رزق میں برکت۔ (۲)۔ تمام کام آسان ہو جائیں گے۔ (۳)۔ نزع کے وقت کلمہ نصیب ہوگا۔ (۴)۔ جان کنی کی سختی سے محفوظ رہے گا۔ (۵)۔ قبر میں وسعت ہوگی۔ (۶)۔ کسی کی محتاجی نہ ہوگی۔ (۷)۔ مخلوقِ خدا اُس سے محبت کرے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس درودِ پاک کی برکات حاصل کرنے کیلئے اسے روزانہ پڑھنا چاہیے اس کے علاوہ رسول اکرم ﷺ کے قرب اور زیارت کیلئے یہ درودِ پاک بہت مؤثر ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُودِ

وَالْكَرَمِ وَاللَّهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۝

”اے اللہ! ہمارے سردار و آقا محمد ﷺ پر جو جو دو کرم کا خزانہ

ہیں اور ان کی آل پر درود برکت اور سلام بھیج۔“

درودِ قبرستان:

درودِ روحی ایک ایسا درود شریف ہے جس کے پڑھنے سے فوت شدہ حضرات کو عالم برزخ میں بہت فائدہ پہنچتا ہے لہذا یہ درود مردوں کیلئے بخشش کا ذریعہ ہے۔ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کے فوت شدہ ماں باپ بخشے جائیں یعنی اللہ تعالیٰ ان کے تمام گناہ معاف فرمادے تو اسے چاہیے کہ اکتالیس (۴۱) روز ماں باپ کی قبروں پر جا کر اس درودِ پاک کو روزانہ صبح کے وقت (۴۱) مرتبہ پڑھے اور بعد میں اللہ کے حضور ان کی مغفرت کی دعا کرے انشاء اللہ دعا قبول ہوگی اور اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کر دے گا۔ اور عالم برزخ میں ان کی قبر کو مثل جنت بنا دے گا اور اسکو یہ مقام حاصل ہوگا کہ گویا اس نے ماں باپ کا عمر بھر کا حق ادا کر دیا۔ اس درود شریف کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ قبرستان میں اسے پڑھنے سے رحوں کو عذاب سے نجات ملتی ہے لہذا جب کوئی قبرستان میں زیارتِ قبور کیلئے جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں یہ درود شریف ضرور پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَا دَامَتْ الصَّلٰوَةُ وَصَلِّ عَلٰی
 مُحَمَّدٍ مَا دَامَتْ الرَّحْمَةُ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَا دَامَتْ
 الْبَرَكَاتُ وَصَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ
 عَلٰی صُوْرَةِ مُحَمَّدٍ فِی الصُّوْرِ وَصَلِّ عَلٰی اِسْمِ مُحَمَّدٍ
 فِی الْاَسْمَاءِ وَصَلِّ عَلٰی نَفْسِ مُحَمَّدٍ فِی النَّفُوْسِ
 وَصَلِّ عَلٰی قَلْبِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ

مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُورِ وَصَلِّ عَلَى رَوْضَةِ مُحَمَّدٍ فِي
الرِّيَاضِ وَصَلِّ عَلَى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَجْسَادِ وَصَلِّ
عَلَى تُرْبَةِ مُحَمَّدٍ فِي الثَّرَابِ وَصَلِّ عَلَى خَيْرِ
خَلْقِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ
وَذُرِّيَّاتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَحْبَابِهِ أَجْمَعِينَ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝ ط

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
”اے اللہ! درود بھیج محمد ﷺ پر جب تک نماز باقی ہے اور درود
بھیج محمد ﷺ پر جب تک رحمت باقی ہے اور درود بھیج اوپر محمد ﷺ
پر جب تک برکتیں ہیں اور درود بھیج محمد ﷺ کی روح پر درمیان
روحوں کے درود بھیج اوپر صورت محمد ﷺ کے درمیان صورتوں کے
اور درود بھیج اوپر نام محمد ﷺ کے تمام ناموں میں اور درود بھیج اوپر
نفس محمد ﷺ کے درمیان نفسوں کے اور درود بھیج اوپر قلب
محمد ﷺ کے درمیان دلوں کے اور درود بھیج اوپر قبر محمد ﷺ کے
درمیان قبروں کے اور درود بھیج اوپر روضہ محمد ﷺ کے درمیان
روضوں کے اور درود بھیج اوپر جسم محمد ﷺ کے درمیان جسموں کے
اور درود بھیج اوپر تربت محمد ﷺ کے تمام تربتوں میں اور درود بھیج
اوپر اپنی مخلوق کے بہترین (فرد) ہمارے سردار محمد ﷺ اور اوپر

اُن کی اولاد کے اور ان کے اصحاب پر ان کی ازواج پر اور اُن کی ذریعات پر اور ان کے اہل بیت پر اور اُن کے تمام احباب پر اور درود نازل کر اپنی رحمت کے ساتھ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔“

دُرُودِ تَاج:

دُرُودِ تَاج بے پناہ فیوض و برکات کا منبع ہے اور یہ عاشقانِ رسول اکرم ﷺ کا محبوب و وظیفہ ہے بے شمار صوفیا اور اولیاء نے یہ دُرُودِ پاک خود پڑھا اور اپنے سلسلہ طریقت میں اپنے ارادتمندوں کو پڑھنے کی تلقین کی۔ اس دُرُودِ پاک میں پڑھنے والے کو صاحب کشف بنا دینے کی خصوصیت بہت نمایاں ہے لہذا اگر کوئی شخص صاحب کشف بننا چاہے تو اُسے چاہیے کہ اس دُرُودِ پاک کو روزانہ سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے اور تین سال تک یہی معمول جاری رکھے انشاء اللہ اس عرصہ میں صاحب کشف بن جائے گا اور اگر وہ اس سلسلے کو تاحیات جاری رکھے تو وہ صاحب روحانیت بن جائے گا۔ کیونکہ درود صفائی قلب کیلئے نہایت ہی اکیسر کا درجہ رکھتا ہے اس لیے جو شخص اس دُرُودِ پاک کو روزانہ ایک بار پڑھتا ہو اس کا دل گناہوں سے پاکیزہ ہو جاتا ہے۔ اور نیک راستے پر گامزن ہو جاتا ہے اس کے علاوہ اگر کوئی شخص رسول اکرم ﷺ کی زیارت کا خواہش مند ہو تو وہ اُسے شب جمعہ میں (۱۷۰) مرتبہ پڑھے اور (۴۰) جمعہ تک یہی عمل جاری رکھے انشاء اللہ شرفِ زیارت سے مشرف ہوگا۔

دفعِ سحر یا آسیب اور جنِ شیطین کے تنگ کرنے کی صورت میں اس دُرُودِ

پاک کو گیارہ مرتبہ پڑھیں انشاء اللہ آسیب یا جن وغیرہ ہوا تو دفع ہو جائے گا اضافہ رزق کے لئے بعد نماز فجر سات (۷) مرتبہ روزانہ وظیفہ کے طور پر پڑھنا روزی میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔ دشمنوں، ظالموں، حاسدوں اور حاکموں کی زیادتیوں سے بچنے کیلئے اسے روزانہ ایک بار پڑھنا ہی کافی ہے۔ کسی نیک مقصد یا حاجت کیلئے نصف شب کے بعد چالیس (۴۰) مرتبہ صدقِ دل سے پڑھنا بہت اکسیر ہے شفاً، امراض کیلئے پانی پر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کرنا شفا یابی کا موجب ہوگا۔ اگر کوئی حُبِ تسخیر خلق کیلئے اس کا عامل بننا چاہے تو اسے چاہیے کہ چالیس (۴۰) رات خلوت میں بیٹھ کر اسے روزانہ ایک سو گیارہ (۱۱۱) مرتبہ پڑھے انشاء اللہ چلہ مکمل ہونے پر جس کی طرف توجہ کرے گا وہی قائل ہو کر اسیر ہو جائے گا۔

بانجھ عورت کے واسطے اکیس (۲۱) خرموں پر سات دفعہ پڑھ کر دم کرے اور ہر روز ایک خرم اس کو کھلائے خدا کے فضل سے فرزند صالح پیدا ہوگا اگر عورت حاملہ کو کسی بھی قسم کا خلل ہو تو سات دن تک سات مرتبہ روزانہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائے خدا کے فضل سے خیر ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ
وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ طَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ
وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْآلَمِ طَاسْمَةِ مَكْتُوبِ مَرْفُوعِ
مَشْفُوعِ مَنقُوشِ فِي اللُّوحِ وَالْقَلَمِ طَسِيْدِ الْعَرَبِ
وَالْعَجَمِ طَجِسْمَةِ مُقَدَّسِ مُعَطَّرِ مُطَهَّرِ مُنَوَّرِ فِي الْبَيْتِ

وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحَى بَدْرِ الدُّجَى صَدْرِ الْعُلَى نُورِ
 الْهُدَى كَهْفِ الْوَرَى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِيلِ الشِّيمِ ط
 شَفِيعِ الْأُمَمِ ط صَاحِبِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ ط وَاللَّهِ عَاصِمُهُ
 وَجِبْرِيلُ خَادِمُهُ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهُ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهُ
 وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهَى مَقَامُهُ وَقَابِ قَوْسَيْنِ مَطْلُوبُهُ وَالْمَطْلُوبُ
 مَقْصُودُهُ وَالْمَقْصُودُ مَوْجُودُهُ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ خَاتَمِ
 النَّبِيِّينَ شَفِيعِ الْمُذْنِبِينَ أَيْسِ الْغَرِيِّينَ رَحْمَةِ لِلْعَالَمِينَ
 رَاحَةَ الْعَاشِقِينَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِينَ شَمْسِ الْعَارِفِينَ ۴
 سِرَاجِ السَّلِيكِينَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِينَ مُجِبِّ الْفُقَرَاءِ
 وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسْكِينِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ إِمَامِ
 الْقِبْلَتَيْنِ وَسَيَّلَتَنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابِ قَوْسَيْنِ
 مَحْبُوبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ
 وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ نُورٍ مِّنْ نُورِ اللَّهِ ط يَا أَيُّهَا الْمُشْتَاقُونَ بِنُورِ
 جَمَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا O
 اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔
 ”اے اللہ! ہمارے آقا و مولیٰ محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو
 صاحبِ تاج و معراج اور براق والے اور جھنڈے والے ہیں
 جن کے وسیلے سے بلا، وبا، قحط، مرض اور دکھ دور ہوتا ہے

آپ ﷺ کا نامِ نامی لکھا گیا بلند کیا گیا قبولِ شفاعت کیا گیا اور
 لوح و قلم میں کھدا ہوا ہے آپ ﷺ عرب و عجم کے سردار ہیں
 آپ ﷺ کا جسم نہایت مقدس خوشبودار پاکیزہ اور خانہ کعبہ و حرم
 پاک میں منور ہے آپ ﷺ چاشت گاہ کے آفتاب اندھیری
 رات کے ماہتاب بلندیوں کے صدر نشین راہِ ہدایت کے نور
 مخلوقات کی جائے پناہ اندھیروں کے چراغ نیک اطوار کے
 مالک اُمتوں کے بخشوانے والے بخشش و کرم سے موصوف ہیں
 اللہ آپ ﷺ کا نگہبان جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے خدمت
 گزار براق آپ ﷺ کی سواری معراج آپ ﷺ کا سفر سدرۃ
 المنتہی آپ ﷺ کا مقام اور قربِ خداوندی میں قابِ قوسین کا
 مرتبہ آپ ﷺ کا مطلوب ہے اور مطلوب ہی آپ ﷺ کا مقصود
 ہے اور مقصود آپ ﷺ کو حاصل ہے آپ ﷺ رسولوں کے
 سردار نبیوں میں سب سے پیچھے آنے والے گنہگاروں کے
 بخشوانے والے مسافروں کے غمخوار دُنیا جہان کیلئے رحمت
 عاشقوں کی راحت مشتاقوں کی مُراد خدا شناسوں کے آفتابِ راہ
 خدا پر چلنے والوں کے چراغِ مقربوں کے راہِ نمائتا جوں، غریبوں
 اور مسکینوں سے محبت رکھنے والے جن و انس کے سردارِ حریمین
 کے نبی دونوں قبلوں (بیت المقدس و کعبہ) کے پیشوا اور دُنیا و
 آخرت میں ہمارے وسیلہ ہیں وہ جو مرتبہ قابِ قوسین پر فائز ہیں

دو مشرقوں اور دو مغربوں کے رب کے محبوب ہیں حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے جد امجد اور ہمارے آقا اور (تمام) جن وانس کے آقا ہیں ابی القاسم محمد بن عبداللہ جو اللہ کے نور میں سے ایک نور ہیں اے نورِ جمالِ محمدی ﷺ کے مشاقتو! آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام پر درود اور سلام بھیجو جو بھیجئے کا حق ہے۔“

قصیدہ بردہ شریف:

امام شرف الدین بوسیری رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں بہت سے قصیدے لکھے جن میں سے بعض وزیرین الدین یعقوب بن زبیر کی درخواست پر تصنیف ہوئے تھے۔ بعد ازاں ایسا اتفاق ہوا کہ وہ مرضِ فالج میں مبتلا ہو گئے۔ جس سے ان کا نصف بدن بپکار ہو گیا۔ اس بیماری کی حالت میں ان کے جی میں آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ایک اور قصیدہ لکھیں چنانچہ انہوں نے قصیدہ بردہ تیار کیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے اپنی عافیت کے لیے دعا کی۔ انہوں نے اس قصیدے کو بار بار پڑھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے دعا کر کے سو گئے۔ خواب میں انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ امام بوسیری رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ بارگاہ رسالت میں پیش کیا جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پسند فرمایا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست شفا ان کے بدن کے فالج زدہ حصے پر پھیرا اور اپنی چادر (بردہ) مبارک ان پر ڈال دی۔

آنکھ کھلی تو انہوں نے اپنے آپ کو بالکل تندرست و توانا پایا اور دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کردہ چادر ان کے بدن پر پڑی ہے۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس قصیدے کا ذکر کسی سے نہ کیا تھا مگر جب

وہ صبح کو گھر سے نکلے تو راستے میں ایک درویش ملے۔ انہوں نے کہا:

”جناب! وہ قصیدہ مجھے عنایت فرمائیے جو آپ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کی مدح میں لکھا ہے۔“

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

”میں نے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں کئی قصیدے لکھے ہیں۔

آپ کون سا قصیدہ طلب فرما رہے ہیں؟“

درویش نے کہا:

”وہی قصیدہ جو آپ نے بیماری کی حالت میں لکھا ہے۔“

درویش نے اس قصیدہ کا مطلع بھی بتا دیا اور پھر کہنے لگا:

”خدا کی قسم! رات کو یہی قصیدہ میں نے دربارِ نبوی ﷺ میں سنا ہے۔ جب

یہ قصیدہ پڑھا جا رہا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے سن کر یوں جھوم رہے تھے جیسے

کہ بادِ نسیم کے جھونکے سے میوہ دار درخت کی شاخیں جھومتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ

وسلم نے اسے پسند فرمایا اور پڑھنے والے پر اپنی چادر ڈال دی۔“

درویش کی یہ بات سن کر امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا خواب بیان کیا

اور وہ قصیدہ اس درویش کو دے دیا۔ مشہور ہے کہ اس قصیدے کے ذریعے شفا مانگنے

والوں کو شفا حاصل ہو جاتی ہے۔ (فوات الوفيات، معجزات نبوی ﷺ ۳۵۱)

قصيده

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمِ

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِي تُرْجَىٰ شَفَاعَتُهُ
لِكُلِّ هَوْلِ مِنْ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

يَا رَبِّ بِالْمُصْطَفَىٰ بَلِّغْ مَقَا صِدْنَا
وَ اغْفِرْ لَنَا مَا مَضَىٰ يَا وَاَسِعَ الْكَرَمِ

چهل احادیث

فضیلت چہل حدیث:

ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ جو شخص امرِ دین کے متعلق چالیس حدیثیں میری اُمت کو پہنچائے گا اُس کو اللہ تعالیٰ زمرہٴ علماء میں محشور فرمائے گا اور میں اُس کا شفیع ہوں گا۔ درود شریف کا امرِ دین میں سے ہونا بوجہ اُس کا مامور بہ ہونے کے ظاہر ہے تو ان احادیث شریف کے جمع کرنے سے مضاعفِ ثواب (اجر درود شریف و اجر تبلیغ چہل حدیث) کی توقع ہے۔

حضرت ابی ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَنْ أَخْلَصَ لِلَّهِ أَرْبَعِينَ صَبَا حَا انْفَجَرَتْ مَنَا بِيْعُ
الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ ۝

”جو شخص خالصتاً اللہ کے لئے چالیس صحبیں کرے تو اُس کے قلب سے زبان پر حکمت کے چشمے ابلیس گے۔“

لہذا درودِ پاک سے متعلق یہ چالیس احادیثِ مبارکہ چالیس (۴۰) کے مبارک عدد کے مطابق نقل کی گئی ہیں۔

(تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار ۱۰۶)

حدیث ۱:

مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَلَا دِينَ لَهُ

”جس نے مجھ پر درودِ پاک نہ پڑھا، اُس کا کوئی دین نہیں ہے۔“

(آبِ كَوْثَرٍ ۱۱۵، كَشْفِ الْغُمَّةِ ۶۷۲)

حدیث ۲:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ طَهَّرَ قَلْبَهُ مِنَ النِّفَاقِ كَمَا يُطَهَّرُ الثُّوبَ
الْمَاءَ .

”جو مجھ پر درودِ پاک پڑھے تو درودِ پاک اُس کا دلِ نفاق سے
یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔“

(آبِ كَوْثَرٍ ۱۱۴، كَشْفِ الْغُمَّةِ ۲۷۱)

حدیث ۳:

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ أَحَدٌ كُمْ مَنِيَّ إِذَا ذَكَرَنِي وَ صَلَّى عَلَيَّ

”تم میں سے کوئی میرے زیادہ قریب اُس وقت ہوتا ہے جب

وہ میرا ذکر کرتا ہے اور مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے۔“

(آبِ كَوْثَرٍ ۱۱۴، كَشْفِ الْغُمَّةِ ۶۷۱)

حدیث ۴:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِنَّ
الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ
شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَيَّ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَالِهِ وَسَلَّمَ ○

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دُعَا زَمین و آسمان
کے درمیان روک دی جاتی ہے جب تک تو اپنے حبیب ﷺ پر
دروِ پاک نہ پڑھے اوپر نہیں جاتی۔

(آبِ كُوثر ۱۰۲، الترمذی، مشکوٰۃ شریف ۸۷)

حدیث ۵:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ عَسُرَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيُكْثِرْ مِنَ
الصَّلَاةِ عَلَيَّ فَإِنَّهَا تَكْشِفُ الْهُمُومَ وَالْغُمُومَ وَالْكَرُوبَ
وَتُكْثِرُ الْأَرْزَاقَ وَتَقْضِي الْحَوَائِجَ ○

”نبی پاک ﷺ نے فرمایا! جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو مجھ پر
دروِ پاک کی کثرت کرے کیونکہ دروِ پاک پریشانیوں، دکھوں اور
مصیبتوں کو لے جاتا ہے، رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں بر لاتا ہے۔

(آبِ كُوثر ۱۰۶، دلائل الخیرات ۱۴، نزہتہ الناظرین ۳۱)

حدیث ۶:

مَنْ سَلَّمَ عَلَيَّ عَشْرًا فَكَانَ مِمَّا أَعْتَقَ رَقَبَةً ۝
 ”جس نے مجھ ﷺ پر دس بار درود و سلام پڑھا گویا اُس نے غلام
 کو آزاد کیا۔“

(آبِ كُوثر ۱۱۱، سعادة الدارين ۷۹)

حدیث ۷:

إِنَّ اللَّهَ لَيَنْظُرُ إِلَى مَنْ يُصَلِّي عَلَيَّ وَ مَنْ نَظَرَ اللَّهَ إِلَيْهِ
 لَا يُعَذِّبُهُ أَبَدًا ۝
 ”بیشک اللہ تعالیٰ اُس بندے پر نظرِ رحمت فرماتا ہے جو مجھ ﷺ
 پر درودِ پاک پڑھے اور جس پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر کرے،
 اُسے کبھی عذاب نہ دے گا۔“

(آبِ كُوثر ۱۱۲، كشف الغمّة ۱/۲۶۹)

حدیث ۸:

إِنَّكُمْ تُعْرَضُونَ عَلَيَّ بِأَسْمَائِكُمْ وَ سِيمَاكُمْ فَاحْسِنُوا
 الصَّلَاةَ عَلَيَّ ۝

”تم مجھ پر اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنے چہروں کے ساتھ پیش
 کیئے جاتے ہو لہذا تم مجھ پر اچھے طریقے سے درودِ پاک پڑھا کرو۔“

(آبِ كُوثر ۱۱۱، سعادة الدارين ۸۰، القول البدیع ۱۰۸)

حدیث ۹:

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَقَدْ شَقِيَ.

”جس کے پاس میرا ذکر پہنچا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ
پڑھا وہ بد بخت ہے۔“

(آبِ كُوثر ۹۴، القول البدیع ۱۳۵)

حدیث ۱۰:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرَادٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ
دَخَلَ النَّارَ.

”جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ پاک نہ
پڑھا وہ دوزخ میں جائے گا۔“

(آبِ كُوثر ۹۴، القول البدیع ۱۳۶)

حدیث ۱۱:

مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ أَذْكَرَ عِنْدَ رَجُلٍ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ.

”یہ جفا ہے کہ کسی شخص کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درودِ
پاک نہ پڑھے۔“

(آبِ كُوثر ۹۴، القول البدیع ۱۳۷)

حدیث ۱۲:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَا يَرَى وَجْهِي ثَلَاثَةَ أَنْفُسِ الْعَاقِ لِوَالِدَيْهِ
وَتَارِكِ سُنَّتِي وَمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ إِذَا ذُكِرْتُ بَيْنَ
يَدَيْهِ

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین ایسے شخص ہیں جو میری زیارت
سے محروم رہیں گے۔“ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

- (۱)۔ اپنے والدین کا نافرمان۔ (۲)۔ میری سنت کا تارک۔
(۳)۔ جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درودِ
پاک نہ پڑھا۔

(آبِ كُوْثَرِ ۹۱، الْقَوْلُ الْبَدِيعِ ۱۵۱)

حدیث ۱۳:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ نَسِيَ وَفِي رَوَايَةٍ
حَطِيءُ طَرِيقِ الْجَنَّةِ.

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

(آبِ كُوْثَرِ ۹۰، الْقَوْلُ الْبَدِيعِ ۱۳۰)

حدیث ۱۴:

أَكْثَرُ وَالصَّلَاةَ عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ يَوْمٌ مَشْهُودٌ
تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنْ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا بَعْرَضَتْ
عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا ۝

”آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے روز درودِ پاک کی
کثرت کرو کیونکہ یہ دن مشہود ہے اس دن میں فرشتے حاضر
ہوتے ہیں اور بیشک تم میں کوئی جب درودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس
کے درودِ پاک سے فارغ ہونے سے پہلے اُس کا درودِ پاک
میرے دربار میں پہنچ جاتا ہے۔“

(آبِ كُوثر ۷۷، جامع صغیر ۱/۵۴)

حدیث ۱۵:

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ
قِيرَاطًا وَالْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ.

”حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھے اُس کیلئے
اللہ تعالیٰ ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔“

(آبِ كُوثر ۶۸، القول البدیع ۱۱۸)

حدیث ۱۶:

إِنَّ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ اللَّهَ
تَعَالَى قَدْ أَعْطَاكَ قُبَّةً فِي الْجَنَّةِ عَرْضُهَا ثَلَاثُمِائَةِ عَامٍ
قَدْ حَفَّتْهَا رِيَّاحُ الْكِرَامَةِ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا مَنْ أَكْثَرَ الصَّلَاةَ
عَلَيْكَ ۝

”حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جنت میں ایک قبہ عطا کیا ہے۔ جس کی چوڑائی تین سو سال کی مسافت ہے اور اُسے کرامت کی ہواؤں نے گھیر رکھا ہے۔ اس قبہ میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو آپ ﷺ کی ذات گرامی پر کثرت سے درودِ پاک پڑھتے ہیں۔“

(آبِ کوثر ۶۹، نزہۃ المجالس ۱۱۱)

حدیث ۱۷:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ أَكْثَرَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ فِي حَيَاتِهِ أَمَرَ اللَّهُ
تَعَالَى جَمِيعَ الْمَخْلُوقَاتِ أَنْ يَسْتَغْفِرُوا اللَّهَ عِنْدَ مَمَاتِهِ.
”آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اپنی زندگی میں مجھ پر درودِ
پاک زیادہ پڑھا اُس کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ ساری
مخلوقات کو فرمائے گا اس بندے کیلئے استغفار کرو، بخشش کی
دُعائیں کرو۔“

(آبِ کوثر ۶۸، نزہۃ المجالس ۱۱۰/۲)

حدیث ۱۸:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي يَوْمِ خَمْسِينَ مَرَّةً صَافَحْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

”آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو مجھ پر دن میں پچاس بار درودِ پاک پڑھے قیامت کے دن میں اُس سے مصافحہ کروں گا۔“

(آبِ کوثر ۶، القول البدیع ۱۳۶)

حدیث ۱۹:

لِكُلِّ شَيْءٍ طَهَارَةٌ وَغُسْلٌ وَطَهَارَةُ قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الصُّدَا عِ الْبَصَلَةِ عَلَيَّ ﷺ .

”ہر چیز کیلئے طہارت اور غسل ہوتا ہے اور ایمان والوں کے دلوں کی زنگ سے طہارت مجھ پر درودِ پاک پڑھنا ہے۔“

(آبِ کوثر ۶، القول البدیع ۱۳۵)

حدیث ۲۰:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ مَا دَامَ اسْمِي فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ .

”جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام (مبارک) اُس کتاب میں رہے گا فرشتے اُس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔“

(سعادة الدارين ۸۳، نزہۃ الناظرین ۳۱)

حدیث ۲۱:

مَنْ كَتَبَ عَنِّي عِلْمًا فَكَتَبَ مَعَهُ صَلَاةً عَلَيَّ لَمْ يَزَلْ فِي
أَجْرِ مَا قَرَأَ ذَلِكَ الْكِتَابُ.

”جس شخص نے میری طرف سے کوئی علم کی بات لکھی اور اُس
کے ساتھ مجھ پر درودِ پاک لکھ دیا تو جب تک وہ کتاب پڑھی
جائے اُس کو ثواب ملتا رہے گا۔“

(آبِ كَوْثَرٍ ۶۵، سَعَادَةُ الدَّارَيْنِ ۸۳)

حدیث ۲۲:

صَلَاتُكُمْ عَلَيَّ مُحْرَزَةٌ لِدُعَائِكُمْ وَمَرْضَاةٌ لِرَبِّكُمْ وَزَكَاةٌ
أَعْمَالِكُمْ.

”اے میری اُمت! تمہارا مجھ پر درودِ پاک پڑھنا تمہاری
دُعاؤں کا محافظ ہے اور تمہارے لیے رب تعالیٰ کی رضا اور
تمہارے اعمال کی طہارت ہے۔“

(آبِ كَوْثَرٍ ۶۱، سَعَادَةُ الدَّارَيْنِ ۲۸)

حدیث ۲۳:

مَا مِنْ عَبْدَيْنِ مُتَحَابِّينِ يَسْتَقْبِلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ

فِيصَافِحَانِ وَيُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى
يُغْفَرَ لَهُمَا ذُنُوبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهُمَا وَمَا تَأَخَّرَ ○

”آپ ﷺ نے فرمایا! جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور
مصافحہ کرتے ہیں اور حضور ﷺ پر درودِ پاک پڑھتے ہیں تو جدا
ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے
جاتے ہیں۔“

(آبِ كَوْثَرٍ ۵۸، الزَّوْجِ ۱۱، نَزْمَةُ النَّاطِرِينَ ۳۱، سَعَادَةُ الدَّارِينَ ۷۷، التَّرْغِيبُ وَالتَّرْهِيْبُ ۵۰۴)

حدیث ۲۲:

أَكْثَرُ وَأَمِنَ الصَّلَاةِ عَلَى لَأَنَّ أَوَّلَ مَا تُسَلُّونَ فِي الْقَبْرِ عَنِّي.
”اے میری امت مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرو کیونکہ قبر میں تم
سے پہلے میرے متعلق سوال ہوگا۔“

(آبِ كَوْثَرٍ ۵۴، سَعَادَةُ الدَّارِينَ ۵۹، كَشْفُ الْغَمِّ ۲۹۹)

حدیث ۲۵:

إِذَا نَسِيتُمْ شَيْئًا فَصَلُّوا عَلَيَّ تَذْكُرُوهُ إِنشَاءَ اللَّهِ تَعَالَى.
”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر
درودِ پاک پڑھو، انشاء اللہ یاد آجائے گی۔“

(آبِ كَوْثَرٍ ۵۳، سَعَادَةُ الدَّارِينَ ۵۷)

حدیث ۲۶:

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ كُنْتُ

شَفِيعَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ○

”سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھے میں

اُس کا قیامت کے دن شفیع بنوں گا۔“

(آبِ كَوْثَرٍ ۵۲، القول البدیع ۱۲۱)

حدیث ۲۷:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةَ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ عَشْرًا فَلْيُقِلَّ عَبْدًا أَوْ لِيُكْثِرُ.

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اُس پر دس

مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درود

پاک کم پڑھے یا زیادہ۔“

(آبِ كَوْثَرٍ ۵۰، القول البدیع ۱۰۷)

حدیث ۲۸:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَلْفًا وَمَنْ زَادَ صَبَابَةً وَشَوْقًا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا وَشَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

”جس نے مجھ پر دس بار درودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درودِ پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اُس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو محبت اور شوق سے اس سے زیادہ پڑھے میں قیامت کے دن اُس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔“

(آبِ كَوْثَرٍ ۴۶، الْقَوْلُ الْبَدِيعُ ۱۰۳)

حدیث ۲۹:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي يَوْمٍ أَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ .

”جس نے مجھ پر دن بھر میں ہزار بار درودِ پاک پڑھا وہ مرے گا نہیں جب تک کہ وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے۔“

(آبِ كَوْثَرٍ ۴۵، كَشَفُ الْغَمِّ ۲۷۱، الْقَوْلُ الْبَدِيعُ ۱۲۶، جَلَالِ الْفَهَامِ ۲۷، التَّرْغِيبُ وَالتَّرْهيبُ ۵۰۱)

حدیث ۳۰:

لَيَرِدَنَّ عَلَى الْحَوْضِ أَقْوَامًا عَرَفُهُمُ إِلَّا بَكْثَرَةَ
الصَّلَاةِ عَلَيَّ.

”قیامت کے دن میرے حوضِ کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن
کو میں درودِ پاک کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔“

(آبِ کوثر ۴۱، کشف الغمہ ۲۷۱، شفا شریف ۷۶، القول البدیع ۱۲۳)

حدیث ۳۱:

زَيِّنُوا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتِكُمْ عَلَيَّ
نُورٌ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

”آپ ﷺ نے فرمایا! تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درودِ پاک پڑھ کر
مزین کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر درودِ پاک پڑھنا قیامت کے دن
تمہارے لیے نور ہوگا۔“

(آبِ کوثر ۳۹، جامع صغیر ۲/۲۸)

حدیث ۳۲:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
مَلَائِكَتِهِ سَبْعِينَ صَلَاةً.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو نبی پاک ﷺ پر ایک بار درودِ پاک پڑھے اُس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے ستر (۷۰) رحمتیں بھیجتے ہیں۔“

(مشکوٰۃ شریف ۸۷، القول البدیع ۱۰۳)

حدیث ۳۳:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً.

”قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر درودِ پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔“

(آبِ كَوْثَرٍ ۳۱، سَعَادَةُ الدَّارَيْنِ ۶۱)

حدیث ۳۴:

قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ إِنْ جَعَلْتُ صَلَاتِي كُلَّهَا عَلَيْكَ قَالَ إِذَا يَكْفِيكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا أَهْمُكَ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ وَاسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

”کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ فرمائیں کہ اگر آپ کی

ذات بابرکت پر درودِ پاک ہی وظیفہ بنا لوں تو کیسا رہے گا؟ نبی پاک ﷺ نے فرمایا! اگر تو ایسا کرے تو اللہ تعالیٰ دُنیا و آخرت کے تیرے سارے معاملات کیلئے کافی ہے۔“

(آبِ کوثر ۳۱، القول البدیع ۱۱۹)

حدیث ۳۵:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَكُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبَّالِي وَشَوْقًا إِلَيَّ كَانَ حَقًّا عَلَيَّ اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ ذُنُوبَهُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَذَلِكَ الْيَوْمَ.

”ابو کاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اے ابو کاہل جو شخص مجھ پر ہر دن اور ہر رات کو تین تین مرتبہ میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے درودِ پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اُس کے اُس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔“

(آبِ کوثر ۵۲، القول البدیع ۱۱۷، الترغیب والترہیب ۲/۵۰۶)

حدیث ۳۶:

مَنْ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ فَقَدْ فَتَحَ عَلَيَّ نَفْسِهِ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الرَّحْمَةِ وَالْقَى اللَّهُ مُحَبَّتَهُ فِي قُلُوبِ

النَّاسِ فَلَا يَبْغِضُهُ إِلَّا مَنْ فِي قَلْبِهِ نِفَاقٌ.

”جس نے مجھ پر درودِ پاک پڑھا اُس نے اپنی ذات پر رحمت کے ستر دروازے کھول لیے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے لہذا اُس کے ساتھ وہی شخص بغض رکھے گا جس کے دل میں نفاق ہوگا۔“

(کشف الغمہ ۱/۲۷۱)

حدیث ۳۷:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِى سَمِعْتُهُ رَمَنُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهُ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درودِ پاک بھیجتا ہے میں اُس کو خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درودِ پاک بھیجتا ہے وہ مجھ پر پہنچا دیا جاتا ہے۔“

(مشکوٰۃ شریف)

حدیث ۳۸:

عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِي
السَّلَامَ.

”ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔“

(نسائی، القول البدیع)

حدیث ۳۹:

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِينَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِينَ
يُمْسِي عَشْرًا أَذْرَكَتُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

”حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا! جو شخص صبح و شام مجھ پر دس مرتبہ درود شریف پڑھے اُس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔“

(القول البدیع)

حدیث ۴۰:

إِذَا سَمِعْتُمُ الْمَوْءِذِينَ فَقُولُوا آمِينَ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ
 مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ
 سَأَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي
 إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ وَارْجُوا أَنِ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ
 سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

”جب مؤذن کی آواز سنیو! تو جیسے وہ کہتا ہے تم بھی کہو، پھر مجھ پر
 درود سلام پڑھو! بیشک جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے، اس
 کے بدلے اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے، پھر اللہ پاک
 سے میرے لئے مقام وسیلہ مانگو! بیشک وہ جنت میں ایک اعلیٰ
 مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک ہی کے شایاں شان
 ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ سو جس نے
 میرے لئے وسیلہ مانگا اس کیلئے میری شفاعت لازم ہوگی۔

(صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۸۸)

دُعا

يَا رَسُولَ اللَّهِ اُنْظُرْ حَالَنَا
يَا حَبِيبَ اللَّهِ اِسْمِعْ قَالَنَا
اِنِّي فِي بَحْرِ هَمِّ مُغْرَقٌ
خُذِيْدِي سَهْلَنَا اِسْكَالَنَا

اے اللہ! اپنے حبیب ﷺ پر درود بھیجنے سے ہمارے سینے کھول دے اور درود شریف کی بدولت ہمارے کام آسان فرما، ہمارے غم دُور فرما، ہمارے گناہ بخش دے، ہمارے قرضوں کو ادا فرما ہمارے حالات درست فرما، ہماری امیدیں بڑلا اور اے اللہ! بخش دے ہمارے والدین، آباؤ اجداد کو، ہمارے اساتذہ کو، ہمارے بزرگوں کو اور تمام ایماندار مردوں، عورتوں اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو خواہ وہ زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں۔

يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ

ہماری توبہ کو قبول فرما، ہمارے گناہ دھو دے، ہماری حجت کی امداد فرما، ہماری وحشت کو سکون عطا فرما، ہماری مفلسی پر رحم فرما اور درود شریف کو نور بنا دے ہماری زندگی میں اور موت میں ہماری قبروں میں اور ہمارے حشر و نشر میں اور قیامت کے دن ہمارے سروں پر سایہ بنا اور اس کی برکت سے ہماری نیکیوں کے وزنوں کو بھاری فرما اور اس (درود شریف) کی برکتیں ہم پر ہمیشہ رکھ یہاں تک کہ ہم اپنے نبی اور آقا ﷺ سے ملاقات کریں اس حال میں کہ ہم امن والے؛ مطمئن اور مسرور و

شادمان ہوں اور ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان جدائی نہ فرما یہاں تک کہ تو ہمیں ان کے داخلے والی جگہ پر داخل فرما دے اور ہمیں ان کی عزت والے پڑوس میں جگہ عطا فرما اور ان لوگوں کے ساتھ جن پر تو نے انعام کیا یعنی انبیاء کرام، صدیقین، شہداء اور صالحین۔

اے اللہ! ہم زیارت کیے بغیر تیرے حبیب ﷺ پر ایمان لائے ہیں اے اللہ تو ہمیں دونوں جہانوں میں ان کی زیارت سے بہرہ ور فرما ہمارے دلوں کو آپ ﷺ کی محبت پر پختگی عطا فرما ہمیں ان کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں آپ ﷺ کے دین پر موت عطا فرما، ہمیں آپ ﷺ کے نجات پانے والے گروہ اور کامیاب جماعت میں اٹھا۔ ہمیں حضور ﷺ کی اُس محبت سے نفع عطا فرما جس پر ہمارے دل مشتمل ہیں اُس دن جب دولت، مال اور بیٹے کسی کام نہ آئیں گے ہمیں آپ ﷺ کے صاف اور شفاف حوض پر پہنچا۔ ہمیں آپ ﷺ کے پوری پیاس بجھانے والے پیالے سے پلا ہمارے لئے اپنے حرم مکہ اور آپ ﷺ کے حرم مدینہ منورہ کی زیارت موت سے پہلے آسان فرما اور ہمارا قیام اپنے اور اپنے حبیب ﷺ کے حرم میں اُس وقت تک ہمیشہ رکھ کہ ہم فوت ہو جائیں۔

اے اللہ! ہم ان کی سفارش تیری بارگاہ میں لاتے ہیں کیونکہ وہ تیرے دربار کے سب سے مقبول شفیع ہیں ہم تجھے ان کی قسم دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان حضرات میں سے عظیم ترین ہیں جن کے حق کی تجھے قسم دی جاتی ہے ہم تیری بارگاہ میں ان کا وسیلہ پیش کرتے ہیں کیونکہ وہ تیری بارگاہ میں قریب ترین وسیلہ ہیں۔

اے اللہ ہم تیری بارگاہ میں شکایت کرتے ہیں اپنے دلوں کی سختی، اپنے

گناہوں کی زیادتی، اُمیدوں کی لمبائی، اعمال کے فساد، عبادتوں سے اپنی سستی اور مخالفتوں پر اپنے مائل ہونے کی اور ہم تجھی سے مدد چاہتے ہیں اپنے دشمنوں اور سرکش نفسوں پر پس تو ہماری مدد فرما اور ہم اپنی نیکی میں تیرے فضل پر بھروسہ کرتے ہیں لہذا اے ہمارے رب ہمیں غیر کے سپرد نہ کر۔ اے اللہ! ہم تیرے رسول مقبول ﷺ کی بارگاہ کی طرف نسبت رکھتے ہیں تو ہمیں دور نہ فرما ہم تیرے دروازے پر حاضر ہیں تو ہمیں رد نہ فرما اور ہم تجھ سے ہی دُعا کرتے ہیں تو ہمیں ناکام نہ فرما۔

اے اللہ! ہماری عاجزی پر رحم فرما، ہمیں خوف سے پناہ دے، ہمارے اعمال قبول فرما، ہمارے حالات درست فرما، ہمارا انجام بھلائی کی طرف بنا، ہماری اُمیدیں پوری فرما اور ہماری زندگیاں سعادت کے ساتھ ختم فرما۔ اے اللہ! یہ ہماری ذلت تیرے سامنے ظاہر ہے اور ہمارا حال تجھ سے پوشیدہ نہیں کہ تو نے ہمیں حکم دیا ہم نے اُسے ترک کیا تو نے ہمیں منع کیا ہم نے اس کا ارتکاب کیا ہمارے لئے صرف تیری معافی کافی ہے۔ اے غفور الرحیم اے مُجِيبُ الدُّعَا! تو ہمیں معاف فرما۔

بیشک تو معاف فرمانے والا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے رب! ہمارے آقا ﷺ اُن کی آل اور اُن کے اصحاب پر رحمت اور بہت سلامتی نازل فرما۔

(آمین)

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا عَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
الْصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
الْصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

نعتِ رسول مقبول ﷺ

کرو مجھ پہ کرم ایسا بن جاؤں میں دیوانہ
 گناہوں سے ملے بخشش دُور ہو دل کا ویرانہ
 اک تیرے سوا مجھ کو کچھ بھی نہ نظر آئے
 ہو ایسی عطا الفت کہیں سب مجھے دیوانہ
 شہنشاہوں کو بھی ہے ناز تیرے دَر کی غلامی پر
 آتے ہیں تیرے دَر پر لیے کسکول فقیرانہ،
 ولیل کی زلفوں کا دیدار کیا جس نے
 پھر بھرتا نہیں اُس کی چاہت کا پیانہ
 وحی کا مکھڑا ہے تیرا چاند سے روشن تر
 تیرے نور کا یہ جلوہ کرے دُنیا سے بیگانہ
 دو جہانوں کا والی ہے پر سادگی یہ اُس کی
 بس زمین کا ہے بستر اور اینٹ کا سرہانہ
 قسم خدا کی یہ اک زندہ حقیقت ہے
 پڑھا جس نے درود اُن پر پایا جنت کا پروانہ
 تب تک نہ ملی بخشش آدم و حوا کو
 کیا پیش ہیں جب نہ درود پاک کا نذرانہ
 تیرے نور نے کر دیا ہے روشن ساری دُنیا کو
 ارشد کا بھی دل کر دو روشن جانِ جاناں

سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ بزمِ رسالت پہ لاکھوں سلام
 جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
 اُس دل افروزِ ساعت پہ لاکھوں سلام
 ہم یہاں پر پڑھیں وہ مدینے سنیں
 مصطفیٰ کی ساعت پہ لاکھوں سلام
 تیلی تیلی گلِ قدس کی پتیاں
 اُن لبوں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
 ہم غریبوں کے آقا پہ دائمِ درود
 ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
 وہ ہمارے نبی ہم اُن کے اُمتی
 اُمتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام
 جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
 اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
 مجھ سے قسمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
 مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

قربِ قیامت رونما ہونے والے فتنوں ،
ظہورِ امام مہدی علیہ السلام سے نزولِ عیسیٰ علیہ السلام

اور

سورج کے الٹا غروب ہونے تک کے تمام واقعات اور مستند
تحقیق پر مبنی تصنیف

اسرارِ قیامت

مؤلف

ارشاد علی خان جلالی

دوسرا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مَدَنِیَّةٌ كَرِیْمٌ
وَدَوْلَةٌ حَسْبُهَا
عِلْمٌ

جلالیہ پبلی کیشنز

Cell:0301-4662973